قرآن اور ظفر علی خان

طاہر قریشی ☆

Abstract

Quran and Zafar Ali Khan

Maulana Zafar Ali Khan, a renowned journalist, poet and politcal thinker of un-divided India, played a vital role in freedom movement. *Nigaristan, Baharistan* and *Chamanistan* are his poetic works. In his poetry, he very often used Quranic verses somewhere in terms of words and somewhere in terms of the meaning.

In this article about 323 such verses are reported with complete refrence and meaning where the poet used Quranic verse word to word.

Key words: *Zafar Ali Khan - Quran.*

☆ ڈاکٹر طاہر قریشی، استاد اردو، گورنمنٹ ڈی۔ جے سائنس کالج، کراچی۔

اردو زبان میں ابتدا ہی سے اسلامی تہذیب کے اثرات موجود رہے ہیں۔ نہ صرف عربی زبان وادب کے اثرات کے لحاظ سے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اردو میں شروع ہی سے قرآن سے (اور حدیث سے بھی) استفادے کی مثالیں عام ملتی ہیں۔ اور یہ استفادہ محض معنوی ہی نہیں لفظی بھی ہے۔ متعدد شعراء نے قرآنی الفاظ کو بعینہٖ یا معمولی ردوبدل کے ساتھ اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے[۱] اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔

اس مقالے میں مولانا ظفر علی خان (۱۸۷۶ء۔ ۱۹۵۶ء) کی اردو شاعری میں قرآن سے استفادے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور معنوی استفادے سے قطع نظر لفظی استفادے کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ معنوی استفادے کی مثال کے طور پر ان کا یہ مشہور زمانہ شعر پیش کیا جاسکتا ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

یہ شعر معنوی لحاظ سے قرآن پاک کی سورۂ رعد:۱۱ سے ماخوذ ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ: کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے نہ بدلے جو ان کے دلوں میں ہے۔

اس مقالے میں ایسے تمام اشعار سے صرفِ نظر کرتے ہوئے قرآنی لفظیات سے راست استفادے پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے۔ یعنی مولانا کی شاعری میں قرآن پاک کے کون کون سے الفاظ اور تراکیب ایسی ہیں جو استعمال ہوئی ہیں اور جنھیں اصطلاح میں اقتباس کہا جاتا ہے البتہ مولانا کے کلام میں قرآنی اقتباسات ہر جگہ اصل صورت میں ہی نہیں بلکہ کہیں تھوڑی سی تبدیل شدہ صورت میں بھی ملتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہاں وہ الفاظ وتراکیب مراد نہیں ہیں جو اردو میں عام طور سے مستعمل ہیں۔

مثلاً:

☆ اللہ تعالیٰ کا ذاتی اور اس کے بعض صفاتی نام: رحمٰن، رحیم، خالق، مالک وغیرہ
☆ انبیاء کے نام یا صفاتی نام: آدمؑ، نوحؑ، کلیم اللہ، یونسؑ، رحمت للعالمینؐ وغیرہ
☆ فرشتوں کے نام: جبرئیل، اسرافیل، میکائیل وغیرہ
☆ مقدس کتابوں کے نام: توریت، زبور، انجیل وغیرہ
☆ دیار وامصار کے نام: بابل، مصر، روم وغیرہ
☆ مذہبی شعائر کے نام: مسجد، بیت اللہ، عرش، رمضان وغیرہ
☆ ارکان اسلام کے نام: صلوٰۃ، زکوٰۃ، حج وغیرہ
☆ حتیٰ کہ کفار کے نام: فرعون، شداد، ابولہب وغیرہ

علی ہذا القیاس:

بلکہ ایسے الفاظ اور تراکیب اور تلمیحات کو مدنظر رکھا گیا ہے جن کا اردو میں استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ البتہ بعض ایسی امثال بوجوہ لے لی گئی ہیں جن میں نظم کیا گیا قرآنی جزو مفرد صورت میں تو اردو میں مستعمل ہے لیکن مرکب کی شکل میں بالعموم استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً لیل اور غیر وغیرہ اردو میں عام ہیں لیکن ''والّیل'' اور ''غیری'' عموماً استعمال نہیں ہوتے۔

مولانا ظفر علی خان نے قرآنی الفاظ کو اپنے اشعار میں مختلف طریقوں سے نظم کیا ہے۔

ا۔ **اپنی اصل صورت میں:** لاتقنطوا، والضّحیٰ، سبحان الّذی اسریٰ وغیرہ

ب۔ **کچھ تبدیل شدہ صورت میں:** حبلِ ورید، بطشِ شدید، ختام مسک وغیرہ

ج۔ **الفاظ میں تقدیم و تاخیر کر کے:** ھوالآخر ھوالاوّل، مثواہ جھنّم، عنداللہ اکرم وغیرہ

د۔ **مختلف مقامات سے قرآنی الفاظ کو یکجا کر کے:** باذن اللہ قم، حبل المتین، صفراء لونھا وغیرہ

ہ۔ **عربی فارسی یا اردو الفاظ کے ساتھ ترکیب بنا کر:** الیٰ یوم التّناد، نوید لاتخف، اصوات حماری وغیرہ

و۔ **حرکات میں تخفیف و ترمیم کر کے:** ظلام، فاتّبعہ، للمتّقین وغیرہ

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اس مطالعے کا دائرۂ کار مولانا ظفر علی خان کی صرف اردو شاعری تک محدود ہے۔ فارسی اشعار خواہ وہ اردو نظم کے درمیان میں ہی کیوں نہ آئے ہوں انھیں مدّنظر نہیں رکھا گیا (ایک شعر کا استثنا ہے جسے اردو اور فارسی دونوں کا کہا جا سکتا ہے) البتہ اگر کسی شعر کا ایک مصرع اردو اور ایک فارسی ہے تو اُسے شمار کر لیا گیا ہے۔

یہاں ایک بات کی وضاحت بے حد ضروری ہے کہ بعض اشعار ایسے بھی درج کیے گئے ہیں جن میں نظم کیے گئے الفاظ کے بارے میں وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ مولانا نے انھیں بطور قرآنی اقتباس نظم کیا ہے یا بطور عربی الفاظ۔ چوں کہ شعر میں ایسا کوئی واضح قرینہ موجود نہیں ہے جس سے قطعی فیصلہ کیا جا سکے۔ لہٰذا تحفظات کے باوجود ایسے بعض اشعار کو احتیاطاً اس لیے شامل کیا گیا ہے کہ اُس میں نظم کیے گئے الفاظ بہرحال قرآن پاک میں بھی موجود ہیں۔

اگرچہ ممکنہ طور پر قرآنی الفاظ و تراکیب کے حامل تمام اشعار کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاہم سہو و خطا انسانی سرشت ہے اس لیے اس بات کا قطعاً دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ تمام اشعار کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔

آیات کی تلاش میں ''المعجم المفھرس لالفاظ القرآن ''[۲] سے مدد لی گئی ہے۔ اور ان آیات کے ترجمے کے لیے مولانا محمد جونا گڑھی کے ترجمۂ قرآن سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مولانا ظفر علی خان نے بیسویں صدی کے نصف اول میں برعظیم پاک و ہند کی ادبی، سیاسی اور صحافتی تاریخ میں اپنی زوردار ملّی شاعری اور خدمات سے انمٹ نقوش مرتب کیے ہیں۔ مسلمانانِ ہند کی جدوجہد آزادی میں مولانا ظفر علی خان کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے نہ صرف عملی طور سے سیاست میں حصہ لیا بلکہ اپنی قومی اور ملّی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں مسلمان ہونے کا احساس بھی بیدار کیا۔ ان کی دلیری، بے خوفی اور انگریزوں اور ہندوؤں سے بیک وقت چومکھی لڑنے کی صلاحیت

بے پناہ تھی۔ بالخصوص انگریزوں سے نفرت ان کے مزاج میں ایسی رچی بسی تھی کہ وہ کبھی سرکاری ملازمت کے پیچھے نہیں بھاگے علی گڑھ کالج کی تعلیم بھی انھیں انگریزوں کے ساتھ ہمدردانہ اور مصالحانہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور نہ کرسکی۔ مولانا ظفر علی خان کا دینی پس منظر ان کی دینی غیرت وحمیّت میں اضافے کا باعث ثابت ہوا۔ انھیں اسلام، قرآن اور سرکار دو عالم ﷺ سے بے حد عقیدت تھی۔ ان کی دینی اور ملّی حمیّت پر بزرگ مولانا الطاف حسین حالؔی نے نوجوان شاعر کو یوں خراج تحسین پیش کیا تھا۔

اے دین کے امتحاں میں جاں باز
اے نصرت حق میں تیغ عریاں
اے صدق و صفا کی زندہ تصویر
اے شیر دل اے ظفر علی خاں
زندہ ہے وہ ملک اور ملّت
ہوں زندہ دل جس میں ایسے انساں ۳

ویسے تو ظفر علی خان کی شاعری پر اقبال اور اکبرالہٰ آبادی کے اثرات بھی ملتے ہیں لیکن ''ان کی شاعری پر صحیح چھاپ حالی کی ہے'' ۴ البتہ ان کا لہجہ حالی سے کہیں زیادہ بلند آہنگ ہے کیوں کہ وہ ''درمیانی راہ جانتے ہی نہیں تھے'' ۵ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کے بقول مزاج کے اعتبار سے وہ شعلۂ جوالہ تھے۔ ۶ انھوں نے سب سے زیادہ قلمی جہاد مسلمان کو مسلمان بنانے کے لیے کیا۔ ویسے بھی ''ان کا اصل میدان رزم ہی ہے اور وہ تنہا اس میدان میں مبارز طلبی کے لیے نظر آتے ہیں'' ۷ اسی لیے شدھی، سنگھٹن اور قادیانیت کے فتنوں پر ان کا قلم تیغ عریاں بن گیا۔ ان کے کلام میں قرآنی الفاظ کی بہتات ان کی دین سے گہرے شغف کی غمازی کرتی ہے۔ انھیں مذہبی ماحول بچپن ہی سے دستیاب تھا۔ انھوں نے عربی، فارسی کی تعلیم اپنے دادا کرم الٰہی سے حاصل کی تھی ۸ جو علوم شرقیہ کے اپنے دور کے متبحر عالم تھے۔ ۹ سچ تو یہ ہے کہ مولانا ظفر علی خان جیسے مجاہد ملّت ''قدرت کسی قوم کو اس وقت ودیعت کرتی ہے جب اس کی تقدیر بدلنا مقصود ہو'' ۱۰

ذیل میں مولانا ظفر علی خان کی اردو شاعری سے وہ مثالیں درج کی جاتی ہیں جن میں قرآنی الفاظ یا تراکیب استعمال ہوئی ہیں۔ واضح رہے کہ مولانا ظفر علی خان کی شاعری کے اصل میں چھے (۶) مجموعے ہیں۔ یعنی بہارستان، نگارستان، چمنستان، خیالستان، حبسیات اور ارمغان قادیان۔ لیکن خیالستان کی تقریباً تمام منظومات دوسرے مجموعوں میں بھی شامل کر لی گئیں غالباً اسی وجہ سے ''کلیات مولانا ظفر علی خان'' میں دوسرے مجموعے تو شامل ہیں لیکن خیالستان موجود نہیں ہے۔ ۱۱ ان کے علاوہ ایک مجموعہ بنام ''خمستانِ حجاز'' کتب خانہ مقبولِ عام، لاہور سے جون ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا تھا۔ لیکن اس میں موجود تمام کلام بھی مولانا کے دیگر مجموعوں میں موجود ہے۔ نیز مولانا نے چالیس (۴۰) احادیث کا منظوم ترجمہ بھی کیا تھا جو ''گنج شائگان'' کے عنوان سے ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا تھا۔ لیکن یہ بھی کلیات میں شامل نہیں ہے۔

یہ بات پیش نظر رہے کہ ''کلیات مولانا ظفر علی خان'' میں ہر مجموعے کے صفحات نمبر الگ الگ درج کیے گئے ہیں اور ایک

مجموعے کے اختتام پر دوسرے مجموعے کا صفحہ نمبر ایک (۱) شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی کلیات میں صفحہ نمبر ۵۹۵ تک ''بہارستان'' ہے لیکن اس کے بعد ''نگارستان'' بجائے صفحہ نمبر ۵۹۶ کے دوبارہ صفحہ نمبر ا سے شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آخر تک ہے۔ چوں کہ زیرِ نظر مقالے میں زیادہ تر کلیات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے اس لیے یکسانی کی خاطر اسی کے مطابق صفحہ نمبر بھی درج کیا گیا ہے۔ تاہم اشتباہ سے بچنے کے لیے ابتدا میں مجموعے کا عنوان بھی لکھ دیا گیا ہے اور حوالوں کی کثرت سے بچنے کے لیے نظم کا عنوان اور صفحہ نمبر متن ہی میں دے دیا گیا ہے۔ نیز اختصار ہی کی خاطر صرف مختصر آیات پوری درج کی گئی ہیں۔ بصورت دیگر آیت کے مختصر اور مطلوبہ جزو پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جزوِ قرآنی ایک سے زائد آیات میں آیا ہے تو بطور حوالہ کسی ایک ہی آیت یا جزوِ آیت کو درج کیا گیا ہے، تمام آیات کے اندراج کو ضروری نہیں سمجھا گیا ہے۔ نیز اگر کوئی اقتباس قرآنی ایک سے زائد اشعار میں آیا ہے (اور ایسا بہت سے اشعار میں ہوا ہے) تو بغرضِ اختصار اور تکرار سے بچنے کے لیے صرف پہلی بار آیت کا مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔ بعد کے اشعار میں اس کا التزام نہیں رکھا گیا البتہ قاری کی آسانی کے لیے بطور حوالہ قوسین میں وہ شعر نمبر درج کر دیا گیا ہے جس میں مذکورہ قرآنی اقتباس سب سے پہلے آیا تھا۔

اگرچہ ''کلیاتِ ظفر علی خان'' میں اقتباسات قرآنی پر اعراب کا اہتمام بالعموم نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن چوں کہ اس طرح شعر کی قرأت میں دشواری پیدا ہو رہی تھی اس لیے قرآنی الفاظ و تراکیب پر اعراب بھی لگا دیے گئے ہیں۔ لیکن ایسا صرف ان ہی اشعار میں کیا گیا ہے جس میں جزوِ قرآنی کو بعینہٖ نظم کیا گیا ہے۔ اگر کوئی جزوِ قرآنی تبدیل شدہ صورت میں آیا ہے یا دو مختلف مقامات سے قرآنی الفاظ لے کر انھیں نظم کیا گیا ہے تو اس صورت میں اس قرآنی اقتباس پر بطور احتیاط اعراب نہیں لگائے گئے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ شعر پڑھتے ہی فوراً معلوم ہو جائے گا کہ اس میں موجود قرآنی الفاظ اپنی اصل صورت میں لیے گئے ہیں یا نہیں۔ نیز بغرض سہولت اشعار میں موجود قرآنی الفاظ اور تراکیب کا قریب تر مختصر مفہوم شعر کے فوراً بعد درج کیا گیا ہے اور مطلوبہ آیت اور ترجمے کا اندراج اس کے بعد کیا گیا ہے۔ تاکہ شعر کی فوراً تفہیم ہو سکے۔ علاوہ ازیں ایسے تمام اقتباسات قرآنی کو نمایاں کرنے کے لیے انھیں عربی رسم الخط میں درج کیا گیا ہے۔

''بہارستان'' مشمولہ: ''کلّیاتِ ظفر علی خان'' سے انتخابِ اشعار پیش کیا جاتا ہے:

حمدیہ نظم ''ربّ العالمین''، ص ۴ پر آخری شعر ہے۔

۱۔ مئے لَاتَقْنَطُوْا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
یہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

لَاتَقْنَطُوْا: نا امید نہ ہو

یہ قرآنی اقتباس سورۂ زمر: ۵۳ کا جزو ہے۔

لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ: اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ

''حمد ذوالجلال''، ص ۵۔۶

۲۔ سپیدہ دم کہ ہوا میں شریک رازِ انام
سنا سروش سے فَلْیَعْبُدُوا کا میں نے پیام

فَلْیَعْبُدُوا: پس عبادت کرو

مصرع ثانی کا قرآنی جزو سورۂ قریش کی تیسری آیت سے ماخوذ ہے۔

فَلْیَعْبُدُوا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْت: پس انھیں چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔

۳۔ کیا خلوص سے میں نے جبینِ طاعت کو
رہینِ بارگہِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

۴۔ شہنشہوں کے شہنشہ خدایگان انام
خدائے جل وعلا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ: جلال وعظمت والا

دونوں اشعار میں سورۂ رحمٰن: ۲۷ اور ۷۸ سے استفادہ ہے

وَیَبْقیٰ وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ: صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی۔ (۲۷)

۵۔ لبِ ملائکہ پر تھا ترانۂ توحید
مٹایا روح کے نیّر سے جس نے زنگِ ظَلَّام

ظلام: ظلم کرنے والا، اندھیرا

مصرع ثانی کی ترکیب کا ثانی الذکر لفظ سورۂ آل عمران: ۱۸۲، انفال: ۵۱، حج: ۱۰، فصلت: ۴۶ اور ق: ۲۹ میں گویا کل پانچ (۵) مرتبہ آیا ہے۔

وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ: اور نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا ہوں۔ (ق)

۶۔ نظر فلک پہ اگر ڈالیے ذرا تو ہمیں
دکھائے شعبدہ بازی لَیَالِیَ و ایّام

لَیَالِیَ و ایام: راتوں اور دنوں

مصرع ثانی میں قرآنی اقتباس صحیح شکل میں سورہ سبا: ۱۸ سے ماخوذ ہے۔

وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّاماً آمِنِينَ: اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں، ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن وامان چلتے پھرتے رہو۔

۷۔ نجوم لامعہ کی بے حساب دنیائیں
شموس بَـــــــازِغَة کے زائد از شمار نظام

بَازِغَة: چمکتا ہوا

دوسرے مصرعے میں اول الذکر ترکیب کا ثانی الذکر لفظ سورۂ انعام:۷۸ سے لیا گیا ہے۔

فَلَمَّا رَأَی الشَّمْسَ بَازِغَةً: پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا۔

۸۔ جنھیں سمجھنے کی کوشش میں آج کے دن تک
فلاسفہ بھی ہیں مثلِ عوام کَـــالْأَنْـــعَـــامِ

کَالْأَنْعَامِ: چوپایوں جیسے

دوسرے مصرعے میں سورۂ اعراف:۱۷۹ اور سورۂ فرقان:۴۴ سے قرآنی جزو لیا گیا ہے۔

إِنْ هُمْ إِلَّا كَـالْأَنْـعَـامِ بَـلْ هُـمْ أَضَلُّ سَبِيلًا: وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔ (فرقان)

۹۔ ادا شناس نے پوچھا ہے سچ کہ لالہ و گل
کہاں سے آئے ہیں کیا ہے نسیم کیا ہے غـــمـــام

غمام: بادل

مصرع ثانی کا آخری لفظ قرآن پاک میں چار (۴) مرتبہ آیا ہے۔ یعنی بقرہ:۵۷، ۲۱۰، اعراف:۱۶۰ اور فرقان:۲۵ میں

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ: اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا۔ (بقرہ:۵۷)

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ص۸

۱۰۔ خدائے واحد و قہّار لاَ شَـــرِيْـكَ لَـــهُ
ہوالقدیر ہوالآخر و هُــــــوَ الْأَوَّلُ

مصرع اولیٰ میں موجود قرآنی اقتباس سورۂ انعام:۱۶۳ سے ماخوذ ہے۔

لاَ شَرِيْكَ لَهُ: اس کا کوئی شریک نہیں۔

اگرچہ مصرع اولیٰ و ثانی کے الفاظ واحد، قہّار، قدیر اور آخر بھی قرآن سے ہی ماخوذ ہیں لیکن یہ تمام الفاظ مفرد صورت میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ صرف مصرع ثانی کا جزو آخر ہو کی ضمیر کے ساتھ ایسا ہے جو اردو میں عام نہیں ہے۔ اس لیے اسے اختیار کیا گیا ہے۔ یہ جزو قرآنی اس شکل میں سورۂ حدید:۳ میں ملتا ہے۔

هُوَ الْأَوَّلُ: وہی پہلے ہے۔

''آوازۂ حق'' ص۱۱

۱۱۔ جس نے ہُوا لکل اس کو بتایا اس سے خدا بیزار ہوا
اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنکُم أَمرُ اللّٰہِ ھو المفعول

اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنکُم: بے شک اللہ تم سے بے نیاز ہے

أَمرُ اللّٰہِ ھو المفعول: اللہ تعالیٰ کا حکم (ہی ہے) جو نافذ کیا گیا

مصرع ثانی میں اول الذکر جزو سورۂ زمر: ۷ کا ابتدائی ٹکڑا ہے

اِن تَکفُرُوا فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنکُم: اگر تم کفر کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے

اور ثانی الذکر جزو صحیح صورت میں سورۂ نساء: ۴۷ میں ملتا ہے

وَکَانَ أَمرُ اللّٰہِ مَفعُولا: اور ہے اللہ تعالیٰ کا کام کیا گیا۔

۱۲۔ نورِ امانت پھیل چلا ہے روشن ہوگئے دیر و حرم
اب وہی ہستی بن گئی مسلم کل تک تھی جو ظلوم و جھول

ظلوم و جھول: بڑا ظالم اور بڑا جاہل

مصرع ثانی کے آخری دونوں الفاظ اپنی صحیح شکل میں سورۂ احزاب: ۷۲ میں دکھائی دیتے ہیں۔

اِنَّہُ کَانَ ظَلُوماً جَھُولاً: وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔

اسی نظم کا ایک شعر بی بی فاطمہؓ کی شان میں ہے

۱۳۔ اَکرَمَکُم پر غور کیا کر ہے یہی رازِ فوزِ عظیم
بن گئیں اس نکتہ کو سمجھ کر جنّت کی خاتون، بتولؓ

اَکرَمَکُم: تم میں زیادہ باعزت

فوزِ عظیم: بڑی کامیابی

مصرع اولیٰ کا اوّلین جزو سورۂ حجرات: ۱۳ سے لیا گیا ہے۔

اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُم: اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

مصرع اولیٰ کے آخری الفاظ سورۂ نساء: ۱۳ سے ماخوذ ہیں۔

وَذٰلِکَ الفَوزُ العَظِیم: اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۴۔ نَاشِئَۃَ الَّیل آج سے دے گا میری روح کو نشو ونما
اَقوَمُ قِیلاً آج سے ہوگا میری اقامت کا معمول

نَاشِئَۃَ الَّی ل: رات کا اٹھنا

اَقوَمُ قِیلاً: بات کو بہت درست کرنے والا

دونوں مصرعوں میں سورۂ مزمل کی چھٹی آیت سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْئاً وَاَقوَمُ قِیلاً: بے شک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بہت درست کرنے والا ہے۔

۱۵۔ مجلس کے آداب میں باقی عہد کہن کا رنگ نہیں
اب نہ وہ انداز هِیَ أَحْسَنُ اور نہ وہ طرز قَالَ اقول

هِیَ أَحْسَنُ: یہی بہتر ہے

قال اقول: اس نے کہا، میں کہتا ہوں

دوسرے مصرعے میں پہلا اقتباس قرآنی سورۂ انعام:۱۵۲ تا سورۂ فصلت:۳۴، کل سات (۷) مرتبہ آیا ہے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ أَحْسَنُ: برائی کو بھلائی سے دفع کرو۔ (فصلت)

اور دوسرا اقتباس اس شکل میں کہیں نہیں آیا ہے۔ بلکہ دو مختلف مقامات سے قرآنی الفاظ لے کر ترکیب بنائی گئی ہے۔ لفظ قَالَ قرآن پاک میں سورۂ بقرہ:۳۰ تا سورۂ زلزال:۳ میں کل پانچ سو انتیس (۵۲۹) مرتبہ آیا ہے مثلاً:

قَالَ إِنِّیْ أَعْلَمُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ: (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ (بقرہ)

اور دوسرا لفظ اقول سورۂ مائدہ:۱۱۶ تا سورۂ غافر:۴۴ میں کل نو (۹) مرتبہ آیا ہے۔ البتہ قالَ کے ساتھ سورۂ ص:۸۴ میں نظر آتا ہے۔ اس لیے گمان غالب ہے کہ مولانا ظفر علی خان نے اسی آیت سے استفادہ کیا ہوگا۔

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُوْلُ: فرمایا سچ تو یہ ہے، اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔ (ص)

''مقام حیرت''، ص۱۵

۱۶۔ مگر جب عقل نے چاہا کرے حل اس معمّے کو
نَـــعَـــمْ کے ساتھ پیش اس کو ہمیشہ شق لا آئی

نَعَمْ: ہاں

دوسرے مصرعے کا اوّلین لفظ سورۂ اعراف:۴۴، ۱۱۴، سورۂ شعراء:۴۲ اور صافات:۱۸ میں یعنی کل چار (۴) مرتبہ آیا ہے۔

قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ: آپ جواب دیجیے کہ ہاں ہاں اور تم ذلیل بھی ہو گے۔ (صافات)

اگرچہ دوسرا لفظ لا (نہیں) بھی قرآنِ پاک میں متعدد مرتبہ آیا ہے لیکن یہ اردو الفاظ کے ساتھ بطور سابقہ عام استعمال ہوتا ہے۔

''شبِ معراج''، ص۲۲

۱۷۔ ماہِ و انجم نے سر راہ بچھا دی آنکھیں
کیونکہ ہے ناقۂ أَسْـــــرىٰ کا سفر آج کی رات

أَسْرىٰ: (رات ہی رات میں) لے گیا۔

مصرع ثانی میں سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت سے مذکورہ جز ولیا گیا ہے۔

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ أَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلاً مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ إِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡأَقۡصیٰ: پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا

''عرضداشت امّت بحضور سرورکون ومکاں ﷺ''، ص ۲۶۔۲۸

۱۸۔ حشر کے دن جن کو ملتا ساغر آبِ حَمِیۡم
تو نے پلوایا انھیں جام شراب سلسبیل

حَمِیۡم: کھولتا ہوا گرم۔

سلسبیل: جنت کی ایک نہر کا نام۔

پہلے مصرعے میں حمیم کا لفظ قرآن پاک میں سترہ (۱۷) مرتبہ آیا ہے۔ یعنی سورۂ انعام: ۷۰ تا سورۂ معارج: ۱۰ میں

یَطُوفُونَ بَیۡنَهَا وَبَیۡنَ حَمِیۡمٍ آنٍ: اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔ (رحمٰن: ۴۴)

اور دوسرے مصرعے کا آخری لفظ اصل صورت میں قرآن پاک کی سورۂ دہر: ۱۸ میں ملتا ہے۔

عَیۡناً فِیۡهَا تُسَمّٰی سَلۡسَبِیۡلاً: جنت کی ایک نہر سے جس کا نام سلسبیل ہے۔

۱۹۔ دولت و اقبال کر سکتے نہیں ہم سے ابا
آیت استخلاف کی ہے اپنے دعویٰ کی دلیل

استخلاف: خلیفہ بنانا۔

دوسرے مصرعے میں سورۂ نور: ۵۵ سے استفادہ کیا گیا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ آمَنُوا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡأَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِن قَبۡلِهِمۡ: تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے۔

۲۰۔ کر رہا ہے یونہی دور آسماں ہم پر یورش
جس طرح کعبہ پر چڑھ کر آئے تھے اصحاب فیل

اصحاب فیل: ہاتھی والے

مذکورہ جز وسورۂ فیل کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

أَلَمۡ تَرَ كَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصۡحَابِ الۡفِیۡلِ: کیا تو نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔

۲۱۔ دُر فشاں اے ابرِ رحمت ہند پر بھی ہو یونہی
تاکہ ہوں سیراب اس کشور کے بھی زرع و نخیل

زرع و نخیل: کھیت، کھجوروں کے درخت

مصرع ثانی کے آخری دونوں الفاظ ایک ساتھ سورۂ رعد:۴ میں دکھائی دیتے ہیں۔

وَفِی الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ: اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں۔

''اسلامیانِ ہند کی فریاد بارگاہِ سرورِ کائنات ﷺ میں''، ص۲۹

۲۲۔ عالم دیں فروش نے، صوفی مکر کوش نے
دام ریا بچھا دیا اوڑھ لی دلق سَیِّـئَـات

سَیِّئَاتُ: برائیاں

مصرع ثانی میں آخرالذکر ترکیب کا جزو ثانی سورۂ نساء:۱۸ تا سورۂ جاثیہ:۳۳ میں کل اکیس (۲۱) بار آیا ہے۔

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا: پھر ان کی تمام برائیاں ان پر آ پڑیں۔(زمر:۵۱)

''جشنِ میلادنبوی ؐ''، ص۳۲

۲۳۔ نشانِ اِنَّا فَتَحْنَا کا نہ ہو کیوں آشکارا جب
علم بردارِ حق تم ہو سپہ سالارِ دیں تم ہو

اِنَّا فَتَحْنَا: بے شک ہم نے فتح دی

یہ جزو سورۂ فتح کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُبِيناً: بے شک اے نبی (ﷺ) ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی ہے۔

اسی نظم کے ایک اور شعر کے پہلے مصرعے میں دونوں ٹکڑے قرآنِ پاک سے ماخوذ ہیں۔

۲۴۔ تمھارا عُروَۃِ الْوُثْقٰی ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ
پھر اس رسّی کو یارو تھام لیتے کیوں نہیں تم ہو

عُرْوَةِ الْوُثْقٰی: مضبوط کڑا

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو

پہلا جزو دو آیتوں میں آیا ہے یعنی سورۂ بقرہ:۲۵۶ اور سورۂ لقمان:۲۲ میں۔

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا: اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔(بقرہ)

دوسرا جزو سورۂ آل عمران:۱۰۳ سے لیا گیا ہے

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا: اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

۲۵۔ پڑے پتلون میں سلوٹ مبادا کوئی جھکتے ہی
نہیں اس ڈر سے ہو سکتے شریک راکعین تم ہو

راکعین: رکوع کرنے والے

دوسرے مصرعے کا قرآنی جز و سورۂ بقرہ: ۴۳ اور سورۂ آل عمران: ۴۳ میں نظر آتا ہے

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ: اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (بقرہ)

۲۶۔ نہ یہ امید بھی گر ہو کہ حضرتؑ بخشوا لیں گے
تو مطلق شک نہیں اس میں کہ جمع خاسریں تم ہو

خاسرین: نقصان اٹھانے والے

مصرع ثانی میں نظم کیا گیا قرآنی لفظ سورۂ بقرہ: ۶۴ تا سورۂ احقاف: ۱۸ میں کل اٹھارہ (۱۸) مرتبہ آیا ہے۔

فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ: پھر اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان والے ہو جاتے۔ (بقرہ)

''فخر رسلؐ''، ص ۳۵

۲۷۔ تجھ سے مزیّن ہوئی مسند پیغمبری
تجھ سے فروزاں ہوئی بزم الٓمّٓ

مصرع ثانی کا آخری لفظ حروف مقطعات میں سے ہے اور قرآن پاک کی چھے (۶) سورتوں کا آغاز اس لفظ سے ہوتا ہے۔ یعنی بقرہ، آل عمران، عنکبوت، روم، لقمان اور سجدہ

۲۸۔ دیکھ کر تجھ کو گرے لات و ہبل سر کے بل
آتے ہی تیرے فرو ہو گئی نار جَحِیۡم

جَحِیۡم: دوزخ

دوسرے مصرعے میں مذکور ترکیب کا ثانی الذکر لفظ قرآن پاک میں سورۂ بقرہ: ۱۱۹ تا سورۂ تکاثر: ۶، پچیس (۲۵) مرتبہ آیا ہے۔

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ: تو بے شک تم دوزخ دیکھ لو گے۔ (تکاثر)

۲۹ تو نے تو زندہ کیا بات میں اس جسم کو
رہ گئی تھیں اک فقط جس کی عظام رمیم

عظام رمیم: گلی سڑی ہڈیاں

مصرع ثانی کے اختتامی الفاظ اصل صورت میں سورۂ یٰسین: ۷۸ میں ملتے ہیں

وَنَسِیَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ: اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کرسکتا ہے؟

۳۰۔ تو نے پلایا انھیں جام شراب طہور
جن کے مقدر میں تھی سوزش آبِ حَمِیْم

حَمِیْم: کھولتا ہوا گرم

دوسرے مصرعے کا آخری لفظ قرآن پاک میں سترہ (۱۷) مرتبہ آیا ہے۔ تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۱۸)

۳۱۔ خسرو و خاقاں کا فخر تیرے گدایانِ در
صاحب فوز عظیم تیری گلی کے مقیم

مصرع ثانی میں آنے والی ترکیب کے بارے میں تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ (شعر ۱۳)

''نورِ حقیقت''، ص ۳۷

۳۲۔ پھر اس نے کیا مغربی کشوروں میں
جدا نقشِ وَالَّيْلِ سے وَالضُّحٰی کو

وَالَّيْلِ: رات کی قسم

دوسرے مصرعے کا اول الذکر جز و قرآن پاک میں مدثر: ۳۳ تا الضحیٰ: ۲ میں کل سات (۷) بار آیا ہے۔

وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰی: اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔ (الضحیٰ)

اور ثانی الذکر جز و سورۃ الضحیٰ کی پہلی آیت ہے

وَالضُّحٰی: قسم ہے چاشت کے وقت کی۔

یہ شعر ''نگارستان''، مشمولہ: ''کلیات ظفر علی خان'' میں بھی نظم ''حجت منتظر کا انتظار'' ص ۵۷ پر موجود ہے۔

۳۳۔ ضلالت کی شب ہائے غَاسِق کی ظلمت
نہیں میٹ سکتی ہے اس انجلا کو

غَاسِق: اندھیری رات

مصرع اولیٰ کی ترکیب کا آخر الذکر جز و سورۂ فلق: ۳ سے لیا گیا ہے۔

وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ: اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔

یہ شعر بھی ''نگارستان''، مشمولہ: ''کلیات ظفر علی خان'' ص ۵۷ پر موجود ہے۔

''صاحب معراج'' ص ۳۸ کے تین اشعار میں قرآنی الفاظ موجود ہیں۔ واضح رہے کہ یہی تینوں اشعار ''سینا ستان'' ص ۱۵۰ میں بھی

شامل ہیں۔

۳۴۔ بادۂ آمَـــــنُــــوا پیوں موت کے بعد میں جیوں
مطلع فجر کی طرح ہو مری زندگی دراز

آمَنُوا: وہ ایمان لائے

آمنوا (بفتح دوم) کا لفظ قرآن پاک میں ۲۵۸ مرتبہ آیا ہے یعنی بقرہ:۱۸۳ تا عصر:۳ میں۔

یا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا۔ (بقرہ)

۳۵۔ جھوم کے پی رہا ہوں میں جام مُتِـــــمُّ نُــــوْرِہٖ
گھوم رہا ہے جام میں نشۂ بادۂ حجاز

مُتِمُّ نُوْرِہٖ: وہ (اللہ) اپنے نور کو پورا پھیلانے والا ہے۔

پہلے مصرعے میں سورۂ صف:۸ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُو نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ: یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا۔

۳۶۔ دعـــــوتِ داع ہوگئی در گر دِاِذَا دَعَـــــان
یا کہ ہے خوابِ ناز میں چشمِ سیاہ نیم باز

دعوتِ داع: پکارنے والے کی پکار

اِذَا دَعَانِ: جب وہ پکارے

مصرع اولٰی کے اول الذکر اور آخر الذکر الفاظ سورۂ بقرہ:۱۸۶ سے ماخوذ ہیں۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ: جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔

''اللہ والے، من کان للہ کان اللہ لہٗ'' ص۳۹

۳۷۔ خورشید و ماہ و انجم و لیل و نہار پر
ان کی یـــــدالـــــلٰھـــــی کا علم ہے گڑا ہوا

یداللٰھی: اللہ کی مدد

مصرع ثانی میں موجود ترکیب۔ اس شکل میں تو نہیں ہے البتہ یداللہ کی ترکیب چار (۴) مقامات پر یعنی آل عمران:۷۳، مائدہ:۶۴، فتح:۱۰ اور حدید:۲۹ میں آئی ہے۔

وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ: اور یہ کہ (سارا) فضل اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے۔ (حدید)

''عالم وعامل'' ص۴۰

۳۸۔ محمد مصطفیٰ کا نام لکھ کر
منور ہو گئے میرے أَنَامِل

أَنَامِل: انگلیاں

دوسرے مصرعے کا آخری لفظ آل عمران: ۱۱۹ سے ماخوذ ہے۔

وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ: لیکن تنہائی میں مارے غصہ کے انگلیاں چباتے ہیں۔

''اسلام، فطرة الله التی فطر النّاس علیها'' ص۴۳۔۴۴

۳۹۔ ہے کسی مذہب کی منّت کش اگر عقل سلیم
ہے وہ مذہب، مذہبِ اسلام بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ

بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ: اللہ عظیم و برتر

مصرع ثانی کا آخری جزو قرآنی سورۂ حاقہ: ۳۳ سے لیا گیا ہے۔

إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ: بے شک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا۔

۴۰۔ پیتے ہی جام شراب فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي
ہو گئے مفلس غنی اور بن گئے جاہل علیم

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي: اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت

نظم کا عنوان اور شعر میں موجود الفاظ سورۂ روم: ۳۰ سے لیے گئے ہیں۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا: اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔

۴۱۔ جو شقی تھے بن گئے اُس کے تصدق میں سعید
مل گیا کوثر انھیں، تھا جن کی قسمت میں حَمِيم

حَمِيم: کھولتا ہوا گرم

مصرع ثانی کے آخری لفظ کے بارے میں تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ (شعر ۱۸)

۴۲۔ نصرت دیں کا صلہ دنیا میں ہے فتح مبیں
اور انعام اس کا عقبیٰ میں ہے جنّت النعیم

جنّت النعیم: نعمت والی جنت

مصرع ثانی کے آخر میں آنے والا اقتباس قرآن پاک میں دس (۱۰) مرتبہ آیا ہے۔ یعنی سورۂ مائدہ: ۶۵ تا معارج: ۳۸ میں۔

أَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِءٍ مِّنْھُمْ أَنْ یُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ: کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔(معارج)

''شانِ اسلام''ص۵۲

۴۳۔ ہم صَلِّ لِرَبِّکَ پڑھتے ہیں پروان اسی سے چڑھتے ہیں
کیوں کر نہ عدو سب ابتر ہوں ہم خیرِ کثیر کوثر ہیں

صَلِّ لِرَبِّکَ: اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے

سورۂ کوثر کی دوسری آیت سے مصرع اولیٰ میں موجود قرآنی ٹکڑا لیا گیا ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَر: پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

مولانا ظفر علی خان کی ایک نظم ''توکّل'' کے عنوان سے ص ۵۷ پر ہے جس کے آٹھ میں سے پانچ اشعار میں قرآنی الفاظ نظم کیے گئے ہیں۔اس سے مولانا کی قرآن کی وابستگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۴۴۔ ہے ازبر کُلُوا بھی تجھے وَاشْرَبُوا بھی
کبھی یاد آیا ہے لاَ تُسْرِفُوا بھی

کُلُوا: کھاؤ

وَاشْرَبُوا: اور پیو

لاَ تُسْرِفُوا: فضول خرچی نہ کرو

ویسے تو کلوا اور واشربوا ایک ساتھ سورۂ بقرہ: ۶۰، ۱۸۷، سورۂ طور: ۱۹، حاقہ: ۲۴ اور مرسلات: ۴۳ میں بھی آئے ہیں۔لیکن مصرع ثانی میں موجود لاتسرفوا کے ساتھ سورۂ اعراف: ۳۱ سے لیے گئے ہیں۔

وکُلُوا وَاشْرَبُوا وَلاَ تُسْرِفُوا: اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو۔

۴۵۔ جہاں غل مچاتا ہے فَلْیَعْبُدُوا کا
لگا ایک تو نعرۂ جَاھِدُوا بھی

فَلْیَعْبُدُوا: پس چاہیے کہ عبادت کریں

جَاھِدُوا: اور جہاد کرو

پہلے مصرعے میں مذکور جزو سورۂ قریش کی تیسری آیت سے ماخوذ ہے۔جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے۔(شعر۲)

دوسرے مصرعے کا جزو جَاھِدُوا (بکسر سوم) ہے۔یہ لفظ اس شکل میں قرآن پاک میں چار (۴) بار آیا ہے۔سورۂ مائدہ: ۳۵، سورۂ توبہ: ۴۱، ۸۶ اور حج: ۷۸ میں۔

وَجَاھِدُوا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ: اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسا جہاد کا حق ہے۔(حج)

۴۶- اطاعت اُولِــــــیْ الْأَمْــــر کی ہے مسلّم
اگر اس میں مِــــنْــــکُــــمْ کی ہو جستجو بھی

أُولِیْ الْأَمْرِ: صاحب اختیار
مِنكُمْ: تم میں سے
دونوں مصرعوں کے الفاظ سورۂ نساء:۵۹ سے لیے گئے ہیں۔
يَـا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِيْ الْأَمْرِ مِنكُمْ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔

۴۷- یہ مانا کہ ہے بے پنہ عدل اس کا
مگر شان رحمت ہے لَا تَــقْــنَــطُــوْا بھی

لَا تَقْنَطُوْا: ناامید نہ ہو
مصرع ثانی کا ٹکڑا سورۂ زمر:۵۳ سے ماخوذ ہے۔ آغاز میں تفصیل گزر چکی ہے۔ (شعرا)

۴۸- وَيَــرْزُقْــهُ مِــنْ حَيْــثُ لَا يَــحْتَسِــب پر
ہے ایمان تو کر لے توکّل کی خو بھی

یہ اقتباس قرآنی سورۂ طلاق کی تیسری آیت سے لیا گیا ہے۔
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ: اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔
''مے باقی''، ص ۵۸

۴۹- عارض وَالْــضُّــحٰــی وثیقہ مرا
زلف وَالَّیْــــل میری دستاویز

وَالْضُّحٰی: چاشت (کے وقت) کی قسم
وَالَّیْل: اور رات کی قسم
مصرع اولیٰ وثانی میں موجود الفاظ قرآنی کی تفصیل اوپر دی جا چکی ہے۔ (شعر ۳۲)
''آہِ فاطمہؓ'' کا انجام، ص ۶۷

۵۰- وہ مَــنْ يُّــقْــتَ ل کی سرخی ہے حدیثِ نامۂ جاں پر
خدا کی طرح اس کا آخری پیغام باقی ہے

مَنْ يُّقْتَل: جو قتل کر دیا گیا۔
پہلے مصرعے میں موجود قرآنی جز و سورۂ بقرہ:۱۵۴ سے لیا گیا ہے۔

وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ: اور اللہ تعالیٰ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو۔

"قتل حسینؓ"، ص ۶۸

۵۱۔ سرمایہ ہے خونِ شہداء روزِ ازل سے
منشور بَلْ أَحْيَاء کے عنوان جلی کا

بَلْ أَحْيَاء: بلکہ وہ زندہ ہیں

اس شعر کے مصرع ثانی میں بھی سورۂ بقرہ:۱۵۴ سے استفادہ ہے۔

وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لاَّ تَشْعُرُوْنَ: اور اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں، مگر تمھیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔

"سرنگا پٹم، سلطان ٹیپو کے مزار پر دو آنسو"، ص ۷۳-۷۴

۵۲۔ تیری آنکھوں میں ہے اپنوں کا عروج اور زوال
تو نے دیکھا ہے پرایوں کا ہبوط اور صعود

صعود: سخت چڑھائی

دوسرے مصرعے کا آخری لفظ اپنی صحیح صورت میں سورۂ مدثر:۱۷ میں دکھائی دیتا ہے۔

سَأُرْهِقُهُ صَعُوداً: عنقریب میں اُسے ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا۔

۵۳۔ اُس کے اٹھتے ہی مسلمان کا گھر بیٹھ گیا
تھا قیامت کا قیام اور قیامت کا قُعُود

قُعُودٌ: بیٹھنا

مصرع ثانی کا آخری لفظ سورۂ توبہ:۸۳ اور سورۂ بروج:۶ میں ملتا ہے۔

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ: جب کہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔ (بروج)

۵۴۔ پھر گئی آنکھ میں فردوسِ بریں کی تصویر
وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ میں تھا جلوۂ سِدْرٍ مَّخْضُودٍ

دوسرے مصرعے میں نظم کیے جانے والے اول الذکر اور آخر الذکر الفاظ سورۂ واقعہ:۳۰ اور ۲۸ سے مستعار لیے گئے ہیں۔

وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ: اور لمبے لمبے سایوں۔ (۳۰)

فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ: وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں (میں)۔ (۲۸)

۵۵۔ اُس کی دہلیز سے لپٹی ہوئی تھی رحمت حق
چومتے تھے جسے جھک جھک کے ملائک کے جُنُود

جُنُود:لشکر

مصرع ثانی کا آخری لفظ قرآن پاک میں نو (۹) مرتبہ آیا ہے۔یعنی بقرہ:۲۴۹ تا بروج:۱۷ میں۔

هَلُ أَتَاکَ حَدِیثُ الْجُنُودِ: تجھے لشکروں کی خبر بھی ملی ہے؟ (بروج)

اکبرالہ آبادی کی سنگلاخ زمین میں مولانا ظفر علی خان نے بھی شاعرانہ کمال دکھایا ہے۔ایک شعر میں قرآن سے بھی ایک لفظ مستعار لیا ہے۔نظم کا عنوان ہے''زمینِ اکبر''، ص۷۸

۵۶۔ کہیں میں جَاهِدُوا کے نعرہ سے تم کو نہ لرزا دوں
مرا خوں گرم ہے پہلے ہی اور اس کو نہ کھولانا

جَاهِدُوا:جہاد کرو

تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔(شعر۴۵)

''ذوق معرفت''،ص۸۲

۵۷۔ بہار آئی گلستانِ رسالت میں تعجب کیا
ہر اک پتہ اگر اک جنّت مَّخْضُود ہوجائے

مَّخْضُودٍ:بغیر کانٹوں کی

اس شعر میں موجود لفظ کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے۔(شعر۵۴)

''ماضی و حال،قسمت کی شوخی''،ص۸۶ پر مولانا اسلاف کی توصیف میں کہتے ہیں

۵۸۔ تجاوز کر نہ سکتے تھے وَجَادِلْهُم میں احسن سے
کہ حسنِ خلق کی اوراقِ قرآں میں اشارت تھی

وَجَادِلْهُم:اوران سے بحث مباحثہ کیجیے

پہلے مصرعے میں سورۂ نحل:۱۲۵ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

وَجَادِلْهُم بِالَّتِیْ هِیَ أَحْسَنُ:اوران سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے۔

''اتمام نور''،ص:۹۸

۵۹۔ کہہ دو انھیں سنا کے لَیَسْتَخْلِفَنَّهُم
تقدیر کا نشان مٹایا نہ جائے گا

لَیَسْتَخْلِفَنَّهُم:انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

پہلے مصرعے کا قرآنی جز وسورۂ نور:۵۵ سے لیا گیا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُم فِی الْأَرْضِ :تم میں سے ان لوگوں سے جو

ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

''جگر پارے''ص ۱۰۱

۶۰۔ ہمارے دل میں اگر جلوہ گر ہے نورِ خدا
تو سومنات کو بَیْتَ الْحَرَام کرلیں گے

بَیْتَ الْحَرَام: بیت اللہ

مصرع ثانی میں مذکور قرآنی ترکیب سورۂ مائدہ: ۲ اور ۹۷ میں یعنی دو مقامات پر آئی ہے۔

وَلا آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَاناً: اور نہ اُن لوگوں کی جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضاجوئی کی نیت سے جا رہے ہوں۔ (۲)

''نفیر اسلام''ص ۱۰۲

۶۱۔ بحکم أَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم
بڑھے جس قدر اپنی طاقت بڑھاؤ

أَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم: ان سے مقابلے کے لیے مقدور بھر تیاری کرو

مصرع اولیٰ میں جو الفاظ ہیں وہ سورۂ انفال: ۶۰ کے ہیں۔

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ: تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی۔

''دستۂ گل''ص ۱۰۵ پر مولانا ظفر علی خان طنزیہ لہجہ میں کہتے ہیں۔

۶۲۔ دیتے ہیں قرار آپ نصاریٰ کو أُولِي الأَمْر
فرمودۂ شاہِ دوسرا اور ہی کچھ ہے

أُولِي الأَمْر: صاحب اختیار

شعر میں مذکور ترکیب کی تفصیل پہلے آچکی ہے۔ (شعر ۴۶)

''نقشِ عید برنگ امید''ص ۱۰۶

۶۳۔ غافل ہے فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْر سے فرعون
یا رب یہ ندا موسیٰ عمراں کو مبارک

فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْر: پس ہم نے دریا کو چیر دیا

پہلے مصرعے کا قرآنی اقتباس سورۂ بقرہ: ۵۰ سے لیا گیا ہے۔

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ :اور جب ہم نے تمھارے لیے دریا چیر (پھاڑ) دیا اور تمھیں اس سے پار کر دیا اور فرعونیوں کو تمھاری نظروں کے سامنے اس میں ڈبو دیا۔

''مدینہ منورہ''ص ۱۱۱

۶۴۔ آداب جانتا نہیں شدِ رحـــــــال کے
کچھ بھی نہیں سلیقہ مجھے ان اُمور کا

رحال: سامان

مصرع اولیٰ کی ترکیب کا دوسرا لفظ اپنی صحیح شکل میں سورۂ یوسف:۶۲ میں دکھائی دیتا ہے۔

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ :اپنے خدمت گاروں سے کہا کہ ان کی پونجی انھی کی بوریوں میں رکھ دو۔

''مجلس خلافت پنجاب کا اعلان''ص ۱۱۲

۶۵۔ تمھاری ہڈیاں اینٹیں ہوں جس کی اور لہو گارا
نہ جس کو ڈھا سکے دنیا وہی بُـــنیَـــان ہو جاؤ

بُنیَان: دیوار، عمارت

مصرع ثانی میں وارد لفظ سورۂ صف:۴ سے ماخوذ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

''بچہ سقا کی پشت پر استعمار کا مشکیزہ''ص ۱۱۶

۶۶۔ پیوں گا بادۂ لَاتَــقْــنَــطُــوْا کے جام بھر بھر کر
خمستانِ عرب کی میرے ہاتھوں میں کلید آئی

لَاتَقْنَطُوْا: ناامید نہ ہو

تفصیل پیچھے ملاحظہ کیجیے۔ (شعر ۱)

۶۷۔ کسی کے حصہ میں انعام أنــزَلْــنَــا الْــحَــدِيْــد آیا
کسی کے حق میں مثـــواہ جھـــنّـــم کی وعید آئی

أَنزَلْنَا الْحَدِيْد: ہم نے لوہا نازل کیا

مثواہ جھنّم: ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

اس شعر کے پہلے مصرعے میں موجود الفاظِ قرآنی سورۂ حدید:۲۵ سے ماخوذ ہیں۔

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ :اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں۔

البتہ مصرع ثانی میں تقدیم وتاخیر کر کے قرآنی الفاظ لیے گئے ہیں۔اصل صورت میں سورۂ زمر:۳۲،۶۰ اور سورۂ عنکبوت:۶۸ میں اس طرح ہیں۔

أَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِيْنَ: کیا ایسے کفّار کے لیے جہنم ٹھکانہ نہیں ہے؟(زمر)

''لاتائیسو من روح اللّٰہ''ص۱۲۱

۶۸۔ خوش خوش تھے یہ حریف کہ اتنے میں دفعتاً
لَاتَقْنَطُوْا پکار کے اسلام آ گیا

لَاتَقْنَطُوْا: ناامید نہ ہو

آیت اور ترجمہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔(شعرا)

''دُرِمنثور''ص۱۲۵

۶۹۔ نعمتیں خوان صحافت کی ہیں ساری بے لطف
اگر اس مایدہ میں لذّتِ دشنام نہ ہو

مایدہ: خوان (دسترخوان)

مصرع ثانی میں موجود لفظ اصل میں مائدہ ہے جو اسی نام کی سورت میں آیت:۱۱۲ اور ۱۱۴ میں آیا ہے۔

هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ :کیا آپ کا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما دے؟(۱۱۲)

''تابوتِ استعمار کی آخری میخ''ص۱۳۴

۷۰۔ جب اڑائی رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً کی تان
جبرئیلی ساز تھا گت بھی سریلی ہو گئی

مندرجہ بالا قرآنی ٹکڑا سورۂ مزمل:۴ سے لیا گیا ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر۔

''انوارِ معرفت، شعرائے یمانی کا طلوع''ص۱۳۹

۷۱۔ صوفیوں نے شاعروں کو درسِ قرآں دے دیا
یاد ان کو يَتَّبِعُهُم کی کہانی ہو گئی

يَتَّبِعُهُم: پیروی کرتے ہیں

مذکورہ جز وسورۂ شعراء:۲۲۴ سے اخذ کیا گیا ہے۔

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ: شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں۔

''مارا نص باید نہ فص'' ص ۱۴۷

۷۲۔ خدا تم کو شرمائے تم نے بنایا
مرادف آلـــــــــــــــــمّ اور الم کو

الٓمّ حروفِ مقطعات میں سے ہے، تفصیل پیچھے دیکھی جا سکتی ہے۔(شعر ۲۷)

''سیناستان'' ص ۱۵۰-۱۵۱

۷۳۔ پیر کی اقتدا میں گر قصر ہو عصر کی نماز
کیا عجب اُس سے منکشف مجھ پہ بھی خُسْــــــــر کا ہو راز

خُسْر: نقصان

مصرع ثانی کا قرآنی جز وسورۂ عصر:۲ سے لیا گیا ہے۔

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ: بے شک (بالیقین) انسان سرتاسر نقصان میں ہے۔

۷۴۔ عالم اعتبار ہے سلسلۂ امید و بیم
شرط ہبوط ہے صَــــــعُــــــوْد وجہ نشیب ہے فراز

صَعُوْد: بیٹھنا

مصرع ثانی میں مذکور قرآنی لفظ کی تفصیل اوپر دی جا چکی ہے۔(شعر ۵۲)

''مغربی تہذیب کے پتلے'' ص ۱۵۷

۷۵۔ جیئیں گے کب تک آخر بال میں یہ ناچنے والے
چھڑا ہے قاف سے تا قاف آہنگ اِذَا مِتْــــــنَــــــا

اِذَا مِتْنَا: جب ہم مر جائیں گے

مصرع ثانی میں موجود الفاظ قرآن پاک میں پانچ (۵) مقامات پر آئے ہیں یعنی مومنون:۸۲، صافات:۱۶، ۵۳، ق:۳ اور واقعہ:۴۷ میں۔

قَالُوا ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَاباً وَعِظَاماً ءَ اِنَّا لَمَبْعُوثُونَ: (کہتے ہیں) کہ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا پھر بھی ہم ضرور اٹھائے جائیں گے۔(مومنون)

''مشہد مقدس پر روسی گولہ باری۔ سر ایڈورڈ گرے، ناظر صیغۂ خارجہ برطانیہ سے گلہ'' ص ۱۵۹

۷۶۔ جوان و پیر و طفل و زن ہوئے سب قتل مشہد میں
کہ گزرا سر سے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کا پانی

مذکورہ جزو قرآنی سورۂ رحمٰن کی آیت ۲۶ ہے۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ: زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں

''ترک اور اطالوی'' ص۱۶۴

۷۷۔ گھمنڈ اپنے جہازوں پر ہے جس کو
سبق بھولا ہے جو اَیْنَ الْمَفَر کا

اَیْنَ الْمَفَر: کہاں بھاگنے کی جگہ

سورۂ قیامہ: ۱۰ سے مندرجہ بالا الفاظ ماخوذ ہیں۔

یَقُولُ الْاِنسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ: اس دن انسان کہے گا آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟

''بادل میں بجلی، جنگ طرابلس'' ص۱۷۲

۷۸۔ یہ کہتی ہے اٹنا کی آتش فشانی
سَقَر میں کسی کا مقر دیکھ لیجے

سَقَر: دوزخ

مصرع اولیٰ کا اوّلین لفظ سورۂ قمر: ۴۸ اور مدثر: ۲۶، ۲۷ اور ۴۲ میں گویا کل چار (۴) بار آیا ہے۔

وَمَا اَدْرَاکَ مَا سَقَرُ: اور تجھے کیا خبر کہ دوزخ کیا چیز ہے۔ (مدثر: ۲۷)

''مسلمانان ہند کی آہ شرربار'' ص۱۸۰

۷۹۔ پہلے تو مستعین ہوں بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃ
اس سے چلے نہ کام تو جاں کو ہدر کریں

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃ: صبر اور نماز کے ساتھ

مصرع اولیٰ کا ثانی الذکر جزو سورۂ بقرہ میں دو مقامات پر آیت: ۴۵ اور ۱۵۳ پر آیا ہے۔ اور دونوں مقامات پر استعینو کے ساتھ والصّلوٰۃ ہے۔

وَاسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو۔ (۴۵)

''لاتخف انّک انت الاعلیٰ'' ص۱۸۴

۸۰۔ نکلا ہے پھر نیام سے خنجر ہلال کا
چمکا ہے صاعقۂ غضب ذُوالْجَلَال کا

ذُو الْجَلَال: جلال والا

مصرع ثانی میں موجود جزوِ قرآنی کی تفصیل پیچھے دیکھی جا سکتی ہے۔ (شعر ۳)

۸۱۔ ہے لَا تَخَفْ کہیں تو ہے لَا تَحْزَنُوا کہیں
قرآن خود جواب ہے میرے سوال کا

لَا تَخَفْ: ڈرو مت

لَا تَحْزَنُوا: غمگین مت ہو

مصرع اولیٰ کا جزو اول قرآن پاک میں نو (۹) مرتبہ آیا ہے یعنی ہود: ۷۰ تا ذاریات: ۲۸ میں۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ: ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب و برتر رہے گا۔ (طٰہٰ: ۶۸)

جزو ثانی قرآن کریم میں تین (۳) بار یعنی آل عمران: ۱۳۹، ۱۵۳ اور فصلت: ۳۰ میں آیا ہے۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ: تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان دار ہو۔ (آل عمران: ۱۳۹)

۸۲۔ شرعِ نبیؐ سے جب نہ أُولِي الْأَمْر ہو خجل
شرمندہ امر کس لیے ہو امتثال کا

أُولِي الْأَمْر: صاحب اختیار

پہلے مصرعے میں موجود اقتباس قرآنی کے بارے میں اوپر تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ (شعر ۴۶)

''حضور نظام کی مساوات پسندی''، ص ۱۹۳

۸۳۔ شبِ معراج وہ شب ہے کہ کھولے ربِّ اکبر نے
رسول اللہؐ پر اسرار خلوت گاہِ أَوْ أَدْنَىٰ

أَوْ أَدْنَىٰ: بلکہ اس سے بھی کم

دوسرے مصرعے میں آنے والے قرآنی الفاظ سورۂ نجم: ۹ سے لیے گئے ہیں

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ: پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس بھی کم۔

۸۴۔ اسی دن مکّہ مسجد میں جب اگلے دن نظام آئے
تو قدوسی پکار اٹھے کہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ: پاک ہے وہ (اللہ) جو (رات ہی رات میں) لے گیا

دوسرے مصرعے میں جو قرآنی الفاظ ہیں ان سے سورۂ بنی اسرائیل کا آغاز ہوتا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى: پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو

اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔

۸۵۔ کسی کو گر کسی پر کچھ فضیلت ہے تو اتنی ہے
کہ عند اللہ اکرم ہیں وہی جو ہم میں ہیں اتقیٰ

عند اللّٰہ اکرم: اللہ کے نزدیک زیادہ معزز

اتقیٰ: زیادہ پرہیز گار

مصرع ثانی میں قرآنی الفاظ، تقدیم وتاخیر کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔ یہ اصل میں سورۂ حجرات: ۱۳ سے ماخوذ ہیں۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ: اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

اسی نظم کا ایک اور شعر ہے جو کلیات میں درج نہیں ہے البتہ ''بہارستان'' کی پچھلی اشاعتوں میں ص ۲۲۰ پر موجود ہے۔

۸۶۔ یہ وہ شب ہے کہ مسلم کو ملی دنیا بھی اور دیں بھی
وہ تعبیر فَتَرْضٰی اور یہ تفسیر مِنَ الْأُولٰی

فَتَرْضٰی: پس آپ (ﷺ) راضی ہو جائیں گے

مِنَ الْأُولٰی: (انجام آغاز سے) بہتر ہوگا

دوسرے مصرعے میں قرآنی الفاظ بالترتیب سورۃ الضحیٰ: ۵ اور ۴ سے لیے گئے ہیں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی: تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی (خوش) ہو جائے گا۔ (۵)

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰی: یقیناً تیرے لیے انجام آغاز سے بہتر ہوگا۔ (۴)

''اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان کی شریعت نوازی''، ص ۱۹۵

۸۷۔ کس قدر ہم پر ہے حق اس شاہ حق آگاہ کا
جو سبق ہم کو پڑھائے وَاسْجُدُوا لِلّٰہ کا

وَاسْجُدُوا لِلّٰہ: اللہ کے لیے سجدہ کرو

مندرجہ بالا اقتباس سورۂ فصلت: ۳۷ سے لیا گیا ہے۔

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ: تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے۔

''نذرِ عقیدت بحضور آصف جاہ ہفتم تاجدار دکن''، ص ۲۰۷

۸۸۔ خَیل باطل کے مکاید کی ہزیمت کے لیے
حق پرستوں کی دعاؤں کا اثر لایا ہوں

خَیل: گھوڑے

مصرع اولیٰ کا اول الذکر لفظ قرآن پاک میں چار (۴) مقامات پر دکھائی دیتا ہے۔ آل عمران: ۱۴، انفال: ۶۰، نحل: ۸ اور حشر: ۶ میں۔

وَمَا أَفَآءَ اللّٰہُ عَلَی رَسُولِہِ مِنھُمْ فَمَا أَوجَفتُمْ عَلَیہِ مِنْ خَیلٍ: اور ان کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگایا ہے جس پر نہ تو تم نے اپنے گھوڑے دوڑائے ہیں۔ (حشر)

''تاجدار افغانستان امان اللہ خان غازی سے خطاب، اعلیٰ حضرت کے عزم یورپ کی تقریب پر''، ص ۲۲۳

۸۹۔ کر جا کے تُرْھِبُونَ بِہِ کا علم بلند
دیں کا جو ہو حلیف ملا اس کو اپنے سات

تُرْھِبُونَ بِہِ: خوف زدہ رکھو

مصرع اولیٰ میں مذکور جزو سورۂ انفال: ۶۰ سے ماخوذ ہے۔

وَأَعِدُّوا لَھُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّۃٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْھِبُونَ بِہِ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ: تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو۔

''بچہ سقا کی مسند نشینی''، ص ۲۲۹

۹۰۔ چُپ ہوئے پاپا، چل دیے پطرس، گُم ہوئے مرقس، مٹ گئے لُوقا
جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوقًا

مصرع ثانی سورۂ بنی اسرائیل: ۸۱ سے لیا گیا ہے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوقًا: اور اعلان کر دے کہ حق آ چکا اور ناحق نابود ہو گیا یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔

''شور بازاری شریعت کے پرستاروں کا اسلام''، ص ۲۳۱

۹۱۔ جس نے روندا پاؤں میں ارشاد أَوْفُوا بِالْعُقُود
اس کو آنکھوں پر بٹھالو کیا یہی اسلام ہے؟

أَوْفُوا بِالْعُقُود: وعدے پورے کرو

پہلے مصرعے کا قرآنی اقتباس سورۂ مائدہ: ا سے مستعار ہے۔

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ: اے ایمان والو! عہد و پیماں پورے کرو۔

''شہسوار نجد''، ص ۲۴۵

۹۲۔ ابنِ سعود کو ملا مرتبہ یــــــد الـــلّٰھــــی
تازہ بہانہ مل گیا رحمت کردگار کو

یداللّٰھی: اللہ کی مدد

مصرع اولیٰ میں موجود ترکیب اس شکل میں نہیں آئی ہے بلکہ یداللّٰہ کی صورت میں ملتی ہے، تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ (شعر ۳۷)

''خادم حرمین الشریفین''، ص ۲۵۳

۹۳۔ غیب کی تائید ہے حصہ ترا
إِنَّ الـلّٰـــهَ لَـمَـعَ الْـمُـحْـسِنِیْـن [کذا]

دوسرا مصرع سورۂ عنکبوت کی آخری آیت سے لیا گیا ہے۔

وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ: یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔

۹۴۔ فتح کی تیرے لیے آئی نوید
أُزْلِـــفَـــتِ الْـجَـنَّةُ لِـلْـمُتَّـقِیْـن [کذا]

مصرع ثانی سورۂ ق: ۳۱ سے ماخوذ ہے۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ: اور جنت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کردی جائے گی۔

''انگورہ''، ص ۲۵۵

۹۵۔ حشر کے دن تک نہیں ہے جس کو خوف انـفـصـــام
ہے اسی حبـــل الـــمتیـــن سے اعتصام انگورہ کا

انفِصَام: ٹوٹنے والا

حبل المتین: مضبوط رسّی

پہلے مصرعے میں سورۂ بقرہ: ۲۵۶ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقىٰ لاَ انْفِصَامَ لَهَا: اس نے مضبوط کڑے کو تھا لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔

دوسرے مصرعے میں موجود ترکیب کے دونوں الفاظ الگ الگ مقامات سے لیے گئے ہیں۔ یعنی حبل کا لفظ قرآن پاک میں پانچ (۵) مرتبہ، آل عمران: ۱۰۳، ۱۱۲، ۱۱۲ اور سورۂ ق: ۱۶ اور سورۂ لہب: ۵ میں آیا ہے۔

وَاعْتَـصِـمُـوْا بِـحَبْـلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلاَ تَفَرَّقُوْا: اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام اور پھوٹ نہ ڈالو۔ (آل عمران: ۱۰۳)

اور متین کا لفظ تین (۳) مرتبہ یعنی اعراف: ۱۸۳، ذاریات: ۵۸ اور قلم: ۴۵، میں آیا ہے۔

وَأُمْلِیْ لَهُمْ إِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ: اور اُن کو مہلت دیتا ہوں بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ (اعراف)

''جشنِ آزادیِ کشمیر''، ص۲۹۲

۹۶۔ شورِ إِنِ الْـــحُـــکْـــم کا دنیا میں مچانے والو
اپنی ہی شرط کی تعمیل کراتے جاؤ

إِنِ الْحُکْم: حکم کسی کا نہیں

پہلے مصرعے کے قرآنی الفاظ تین (۳) مقامات پر قرآن پاک میں آئے ہیں۔ سورۂ انعام: ۵۷ اور سورۂ یوسف: ۴۰، ۶۷ میں۔

إِنِ الْحُکْمُ إِلاَّ لِلّٰہِ: حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے۔ (انعام)

''شہیدانِ وطن''، ص۲۹۴

۹۷۔ رسول اللہؐ کا ہم گاڑ دیں جھنڈا ہمالہ پر
ہمارے بازوؤں میں گر یدالــلّٰهــی سکت نکلے

یداللّٰہ ی: اللہ کی مدد

مصرع ثانی میں مذکور ترکیب کے بارے میں تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۳۷)

''خدا کی بے آواز لاٹھی''، ص۲۹۸

۹۸۔ خدا وندا مسلمانوں کے رسوا کرنے والوں میں
کوئی مـــخـــذول ہو جائے کوئی مطرود ہو جائے

مخذول: بے بس

دوسرے مصرعے میں آنے والا جزوِ قرآنی کچھ تبدیل شدہ صورت میں سورۂ بنی اسرائیل: ۲۲ میں دکھائی دیتا ہے۔

لَّا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ إِلٰھاً آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوماً مَّخْذُوْلا: اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا کہ آخرش تو برے حالوں بے کس ہو کر بیٹھ رہے گا۔

''انسانیت کبریٰ کا مقام''، ص۳۲۵

۹۹۔ اپنے آبائی شرف کا گر تجھے احساس ہو
شانِ ابراہیمؑ پیدا کر امـــامُ الـــنّـــاس ہو

امام النّاس: لوگوں کا امام

قرآن پاک کی سورۂ بقرہ: ۱۲۴ میں حضرت ابراہیمؑ کو امام الناس کہا گیا ہے اور تھوڑی سی مختلف صورت میں مذکورہ لفظ آیا ہے۔

قَالَ إِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ إِمَاماً: (تو اللہ نے) فرمایا کہ میں تمھیں لوگوں کا امام بنادوں گا۔

''ہنوز دہلی دور است''، ص۳۲۸

۱۰۰۔ کشمیر ہے کہیں تو کہیں کان پور ہے
پیدا ہر ایک گوشہ سے شورِ نُشُــــــــــوُر ہے

نُشُوُر: اٹھ کھڑا ہونا

مصرع ثانی کی ترکیب کا مؤخر الذکر لفظ سورۂ فاطر:۹ اور سورۂ ملک:۱۵ میں نظر آتا ہے۔

وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ: اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف (تمھیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے۔ (ملک)

''لاہور میں مہارانا نصر اللہ خان نو مسلم کا ورودِ مسعود۔ اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح ورایت النّاس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا''، ص ۳۴۷

۱۰۱۔ بج رہے ہیں شادیانے جَــآءَ نَـصْــرُ الــلّٰـــہ کے
صبح سے اسلامیوں کی انجمن کے سامنے

جَآءَ نَصْرُ اللّٰہ: اللہ کی مدد آ گئی

مصرع اولیٰ کا قرآنی اقتباس سورۂ نصر کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ: جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔

''فاعتبروا یا اولی الابصار''ص ۳۵۹

۱۰۲۔ خَبِیْثِیْــن اور خَبِیْثَـــات آج کل ہیں خوب زوروں پر
اگر ہے سنگھٹن سنڈا تو شدھی بھی ہے مُسٹنڈی

خَبِیْثِیْن: ناپاک مرد

خَبِیْثَات: ناپاک عورتیں

مصرع اولیٰ کے دونوں الفاظ سورۂ نور:۲۶ سے ماخوذ ہیں۔

الْـخَبِیْثَـاتُ لِـلْـخَبِیْثِیْـنَ وَالْخَبِیْثُونَ لِلْخَبِیْثَاتِ: خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں۔

''آئیں بائیں شائیں، پیسہ اخبار مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۲ء کے جواب میں''، ص ۳۷۰

۱۰۳۔ ریوٹر نے اہل یاس کا ایماں لیا خرید
ہم کس لیے نہ سکہ 'لَاتَــقْــنَــطُــوْا' چلائیں

لَاتَقْنَطُوْا: ناامید نہ ہو

مصرع ثانی کے الفاظ قرآنی کے بارے میں تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ (شعرا)

''فتنہ کے درخت کی دوٹہنیاں'' ص۳۷۶

۱۰۴۔ جس طرح لاَ شَــرِیْکَ لَــہٗ ہے خدا کی ذات
''ہمدرد'' کے مُدیر بھی ہیں ماورائے ند

پہلے مصرعے کا قرآنی اقتباس سورۂ انعام:۱۶۳ سے ماخوذ ہے۔

لاَ شَرِیْکَ لَہٗ: اُس کا کوئی شریک نہیں۔

''قرولِ باغیِ فتنہ'' ص۳۸۶

۱۰۵۔ سہمے ہوئے ہو کیوں سُــفَھَــا کی پکار سے
آزادیِ ضمیر کا غوغا بپا کرو

سُفَھَا: بے وقوف لوگ

پہلے مصرعے میں مذکور لفظ قرآن پاک میں پانچ (۵) مقامات پر آیا ہے، یعنی بقرہ:۱۳، ۱۴۲،۱۳، نساء:۵ اور اعراف:۱۵۵ میں۔

قَـالُوا أَنُؤْمِنُ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھَآءُ: (تو) جواب دیتے ہیں کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بے وقوف لائے ہیں۔(بقرہ: ۱۳)

''ڈھکّے اور گاوَدی'' ص۳۹۰

۱۰۶۔ جن کا عقیدہ ہے کہ لیا جان بُل نے چھین
وہ قرب جو خدا کو ہے حَبْــلِ الْــوَرِیْــد سے

حَبْلِ الْوَرِیْد: شہ رگ

دوسرے مصرعے کے قرآنی الفاظ سورۂ ق:۱۶ سے ماخوذ ہیں۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ: اور ہم اس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

۱۰۷۔ کس وقت سے ہوا نظری لَاتَــنَــابَــزُوا
دہلی کی محفلوں کے کلام جدید سے

لَاتَنَابَزُوا: عیب مت لگاؤ

مذکورہ ٹکڑا سورۂ حجرات:۱۱ سے ماخوذ ہے۔

وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ: اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو۔

''اخبارِ ٹوڈی کی آمد آمد'' ص۳۹۴

۱۰۸۔ حق کی تلوار کو کھینچے ہوئے اسلام آیا
خَیْــــل باطل کے لیے موت کا پیغام آیا

خَیل: گھوڑے

مصرع ثانی کے اول الذکر لفظ کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ (شعر ۸۸)

''نونیوں کی جناب میں چند بے تکلفانہ گزارشات''، ص ۳۹۵

۱۰۹۔ عَبُوساً قَمطَرِیراً جس کو کہہ کر کوستے آئے
اب اس سے بھی نہیں کہ ہے فقط ضد نہروانی سے

عَبُوساً قَمطَرِیراً: اداسی اور سختی والا

مصرع اولیٰ میں موجود قرآنی الفاظ سورۂ دہر: ۱۰ سے لیے گئے ہیں۔

إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوماً عَبُوساً قَمطَرِيراً: بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔

''بدعہدی کا آسمانی خمیازہ''، ص ۳۹۸

۱۱۰۔ یہ سب کچھ ہو چکا لیکن ندا روما سے آتی ہے
کہ شرح کَانَ مَسئُولاً ہے اپنے عہد کا مہدی

کَانَ مَسئُولاً: پوچھا جائے گا

دوسرے مصرعے میں قرآنی جزو سورۂ بنی اسرائیل: ۳۴ سے ماخوذ ہے۔

وَأَوفُوا بِالعَهدِ إِنَّ العَهدَ كَانَ مَسئُولاً: اور وعدے پورے کرو کیوں کہ قول و قرار کی باز پرس ہونے والی ہے۔

''انجمن اصلاح تمدن حیدرآباد دکن''، ص ۴۱۲

۱۱۱۔ کچھ نہ ہم سمجھے کہ کیا ہیں معنیٔ لَاتُسرِفُوا
سرورق اپنی حکایت کا تَغَابُن چاہیے

لَاتُسرِفُوا: فضول خرچی مت کرو

تَغَابُن: ہار جیت کا دن (قیامت)

پہلے مصرعے میں جزو قرآنی کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ (شعر ۴۴)

اور دوسرے مصرعے میں سورۂ تغابن: ۹ سے استفادہ ہے۔

يَومَ يَجمَعُكُم لِيَومِ الجَمعِ ذَلِكَ يَومُ التَّغَابُنِ: جس دن تم سب کو اُس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا۔

۱۱۲۔ شکر میں اس نعمت عظمیٰ کے ہم کو چومنا
نعل اسپ شہسوار عرصۂ کُن چاہیے

کُن: ہو جا

مصرع ثانی میں نظم کیا گیا لفظ کن سورۂ بقرہ: ۱۱۷ تا سورۂ غافر: ۶۸ میں تنہا گیارہ (۱۱) مرتبہ اور فیکون کے ساتھ آٹھ (۸) مرتبہ آیا ہے۔

وَإِذَا قَضَـى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ :وہ جس کام کو کرنا چاہے کہہ دیتا ہے ہو جا، بس وہ وہیں ہو جاتا ہے۔ (بقرہ)

''اسلامی یونیورسٹی''، ص۴۲۳

۱۱۳۔ سمجھ لو لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا کو تم
کہ یہ ارشاد ہے قرآں کے اندر بے گماں آیا

مندرجہ بالا قرآنی اقتباس سورۂ آل عمران: ۹۲ سے لیا گیا ہے۔

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ :جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے، ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔

''چند حسرت آفریں حقیقتیں''، ص۴۳۹

۱۱۴۔ و انکِحُوا مَا طَابَ سے کرتے ہیں جو مسلم ابا
کیوں نہ وہ پیٹر کے یا ولیم کے گھر پیدا ہوئے

اَنکِحُوا مَا طَابَ: نکاح کرو جو تمھیں اچھی لگیں

مذکورہ الفاظ سورۂ نساء: ۳ سے اخذ کیے گئے ہیں۔

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ :تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمھیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے۔

''حالی کے چند ابیات کی تخمیس''، ص۴۴۰

۱۱۵۔ ع لَاتَقْنَطُوْا کے بادہ کی جس سے ہوئی کشید

لَاتَقْنَطُوْا: ناامید نہ ہو

اس مصرعے میں موجود اقتباس قرآنی کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ (شعرا)

''رزم گاہِ صحافت، محاذ لاہور، ستارۂ صبح اور اس کے حریف و حلیف''، ص۴۴۵

۱۱۶۔ وَالْعَصْر کا سبق انھیں از بر ہے آج کل
ٹوٹے میں آ کے بھول گئے اَللّٰهُ الصَّمَد

پہلے مصرعے میں سورۂ عصر کی پہلی آیت مستعار لی گئی ہے۔

وَالْعَصْر: زمانے کی قسم۔

اور دوسرے مصرعے میں سورۂ اخلاص کی دوسری آیت سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ: اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

۱۱۷۔ اللہ اپنے نور کا خود ہو گیا مُتِمّ
مہ نور مے فشاند و سگ بانگ می زند

مُتِمّ: پورا کرنے والا

مصرع اولیٰ میں مذکور لفظ سورۂ صف: ۸ میں موجود ہے۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منھ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔

''سر مائیکل اوڈوائر کے احسانات''، ص ۴۵۰

۱۱۸۔ عَسىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئاً کی تاویل
سمجھاتے یوں ہیں قرآں کے اشارات

عَسىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئاً: ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو

پہلے مصرعے کے ابتدائی الفاظ سورۂ بقرہ: ۲۱۶ اور سورۂ نساء: ۱۹ سے ماخوذ ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئاً وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ: تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمھیں دشوار معلوم ہو، ممکن ہے تم کسی چیز کو بُری جانو اور دراصل وہی تمھارے لیے بھلی ہو۔ (بقرہ)

''خیالستان''، ص ۴۵۱، یہ پوری نظم اسی نام کے ساتھ ''حبسیات''، مشمولہ: ''کلّیاتِ ظفر علی خان'' میں بھی ص ۶۶۔۶۷ پر موجود ہے۔

۱۱۹۔ چاک تھی قبائے گُل بے نقاب تھے نجوم
بے حجاب ہر طرف حسنِ لایزال تھا

لَایَزَال: جس کو زوال نہ ہو

مصرع ثانی کی ترکیب کا مؤخر الذکر جزو قرآن پاک میں تین (۳) مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے۔ یعنی توبہ: ۱۱۰، رعد: ۳۱ اور حج: ۵۵ میں۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ: کافر اس وحیِ الٰہی میں ہمیشہ شک شبہ ہی کرتے رہیں گے۔ (حج)

۱۲۰۔ دیکھتا تھا میں جدھر سر بسجدہ تھے شجر
ڈال ڈال پات پات ذکر ذُوالجلال تھا

ذُوالْجَلَال: جلال والا

مصرع ثانی میں موجود لفظ کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر ۳)

''علامہ اقبال کی گائے''، ص ۴۵۳

۱۲۱۔ ہو ناظرین کے لیے سرمایۂ سرور
صفراء لونھا کی جھلک ہند کو دکھائے

صفراء لونھا: اس کا رنگ زرد

مصرع ثانی میں موجود ٹکڑا صحیح صورت میں سورۂ بقرہ:۶۹ میں نظر آتا ہے۔

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ: (موسیٰ نے) فرمایا وہ (اللہ) کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہے، چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ ہے۔

''تصویر آرزو''، ص ۴۵۴

۱۲۲۔ آنکھ مَا زَاغَ الْبَصَر کے سرمہ سے بیگانہ ہو
حیف ہے پھر بھی ہو اس کو مَا طَغیٰ کی آرزو

دونوں مصرعوں میں موجود قرآنی الفاظ سورۂ نجم:۱۷ میں ملتے ہیں۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ: نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔

۱۲۳۔ لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ کو بھول کر
آرزو میری بھی ہے کیسی بلا کی آرزو

مصرع اولیٰ کا قرآنی اقتباس سورۂ نجم:۳۹ سے ماخوذ ہے۔

وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ: اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔

''لاتقنطوا من رحمة الله، تضمین بر غزل حافظ''، ص ۴۶۷

۱۲۴۔ تیری گردن پر ہے تیغ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
نَحْنُ أَقْرَبُ بھی ہے لیکن حافظ حَبْلُ الْوَرِيدِ

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ: سرکش اور نافرمان

نَحْنُ أَقْرَبُ: ہم زیادہ قریب ہیں

حَبْلُ الْوَرِيدِ: شہ رگ

مصرع اولیٰ میں موجود الفاظ قرآنِ پاک کی دو سورتوں ہود:۵۹ اور ابراہیم:۱۵ میں آئے ہیں۔

وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ: اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش نافرمان کے حکم کی تابع داری کی۔(ہود)

اور مصرع ثانی کے دونوں اقتباسات قرآنی سورۂ ق:۱۶ سے لیے گئے ہیں۔اوپر تفصیل گزر چکی ہے۔(شعر ۱۰۶)

''تخیل ہفت رنگ''، ص ۴۷۹۔۴۸۰

۱۲۵۔ یہ آگ وہ ہے جس کی جلن لاکھ مرتبہ
بڑھ کر ہے قعر ھَاوِیَة کے اضطرام سے

ھَاوِیَة: دوزخ

دوسرے مصرعے میں سورۂ قارعہ:۹ سے استفادہ ہے۔

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ: اس کا ٹھکانہ ہاویہ (جہنم) ہے۔

۱۲۶۔ اور یہ ستارہ پیشِ روِ آفتاب ہے
ہوگا جواب طلوع حجاب ظلام سے

ظلام: ظلم کرنے والا، اندھیرا

مصرع ثانی کی ترکیب کے مؤخر الذکر لفظ کی تفصیل پہلے بیان کی جا چکی ہے۔(شعر ۵)

۱۲۷۔ کچھ ہم کو ڈر نہیں کہ نوازے گئے ہیں ہم
یَسْتَخْلِفَنَّهُم کے سماوی پیام سے

يَسْتَخْلِفَنَّهُم: ان کو خلیفہ بنائے گا۔

مصرع ثانی میں موجود قرآنی جزو کے بارے میں تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔(شعر ۵۹)

۱۲۸۔ اسلامیوں سے وعدۂ فَتْحٌ قَرِيْب ہے
ثابت ہے جس کا قرب خدا کے کلام سے

فَتْحٌ قَرِيْب: جلد فتح یابی

اگرچہ فتح اور قریب الگ الگ اردو میں عام استعمال ہوتے ہیں لیکن فتح قریب کی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔یہ ترکیب سورۂ صف: ۱۳ سے ماخوذ ہے۔

وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ :اور تمھیں دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو، وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے۔

''مارشل لا کے ایام کی یاد، خواجہ امرتسر''، ص ۴۹۱

۱۲۹۔ سجدہ ٹوپی کو نہ کیجے اور اس کے ساتھ ساتھ
ورسِ حَبْلٌ مِّن مَّسَد کا پڑھیے فرفر آپ بھی

حَبْلٌ مِّن مَّسَد: کھجور کی بٹی ہوئی رسّی

مذکورہ الفاظ قرآن کریم کی سورۂ لہب:۵ سے لیے گئے ہیں۔

فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ: اس کی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی۔

''منکم کی ضمیر کا متصوّ فانہ مرجع'' ص۴۹۱

۱۳۰۔ قرآں میں اُوْلِی الْاَمْر کے معنی ہیں نصاریٰ
پیروں سے کوئی پوچھ لے مِنْکُم کی حقیقت

اُوْلِی الْاَمْر: صاحب اختیار

مِنْکُم: تم میں سے

دونوں مصرعوں کے الفاظ سورۂ نساء:۵۹ سے ماخوذ ہیں، پہلے تذکرہ کیا جاچکا ہے۔(شعر ۴۶)

''اذا زلزلت الارض زلزالھا۔۔۔وقال الانسان مالھا'' ص۴۹۶

۱۳۱۔ فعّال ما یرید ہیں مفعول من یُرَاد
ہندوستاں میں غلبۂ عمّال ہو گیا

فعّال ما یرید: جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

یُرَاد: اس کا ارادہ کیا جاتا ہے۔

مصرع اولیٰ کے اول الذکر الفاظ قرآنی اپنی صحیح صورت میں سورۂ ہود:۱۰۷ اور سورۂ بروج:۱۶ میں آئے ہیں۔

اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ: یقیناً تیرا رب جو کچھ چاہے کر گزرتا ہے۔(ہود)

اور موٴخر الذکر لفظ یراد سورۂ ص:۶ میں ملتا ہے۔

اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ: یقیناً اس بات میں تو کوئی غرض ہے۔

۱۳۲۔ میں نے دیا جواب کہ روتے ہیں آپ کیوں
ہم پر جو فضل ایزد مُتَعَال ہو گیا

مُتَعَال: بلند و بالا

مصرع ثانی کی ترکیب کا جزو آخر سورۂ رعد:۹ سے لیا گیا ہے۔

عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَال: ظاہر و پوشیدہ کا وہ عالم ہے(سب سے) بڑا اور(سب سے) بلند و بالا۔

''کلوا تا گلو فی البدیہ'' ص۴۹۹

۱۳۳۔ خمستان وحدت سے ساقیِ یثربؐ
پلادے مجھے بادہ لَاتَقْنَطُوْا کا

لَاتَقْنَطُوْا: ناامید نہ ہو

مصرع ثانی میں موجود جزو قرآنی کے بارے میں تفصیل پیچھے دیکھی جا سکتی ہے۔(شعر۱)

''کسی صاحبزادہ کی یاد میں''، ص۵۰۳

۱۳۴۔ ورد کیا کام آئے گا یا حَــــــــی یاقَیُّـــــــوم کا
جب شراب غرب سے رنگیں ترا سجّادہ ہے

حَیٌّ: زندہ رہنے والا

قَیُّوم: قائم رہنے والا

مصرع اولیٰ میں حرف ندا کے ہمراہ آنے والے الفاظ قرآن پاک میں اس کے بغیر تین (۳) مقامات پر ایک ساتھ آئے ہیں۔یعنی بقرہ:۲۵۵،آل عمران:۲اور طٰہٰ:۱۱۱میں۔

اللّٰہُ لاَ إِلَـہَ إِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ: اللہ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے۔(بقرہ)

''مسلم اوٹ لک کا پیغام''، ص۵۱۰

۱۳۵۔ تیرے آگے ہے رسول اللہؐ کا نقشِ قدم
امر بالمعروف سے اور نہی منکر سے نہ رک

امر بالمعروف: نیکی کا حکم

نہی منکر: برائی سے روکنا

مصرع ثانی میں موجود الفاظ ایک ساتھ کچھ تبدیل شدہ صورتوں میں سورۂ آل عمران:۱۰۴ تا لقمان:۱۷ میں کل آٹھ (۸) مرتبہ آئے ہیں۔

وَلْتَکُن مِّنکُمْ أُمَّۃٌ یَدْعُونَ إِلَی الْخَیْرِ وَیَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنکَرِ: تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے۔(آل عمران)

''پیمبرؐ کی شفاعت پر میرا حق''، ص۵۱۳

۱۳۶۔ شہادت میں جو لذّت ہے اسے یہ لوگ کیا جانیں
رموزِ عـــلّـــم الاســـمـــاء چہ داند ذوقِ ابلیسی

علّم الاسماء: (تمام چیزوں کے) نام سکھائے۔

کچھ مختلف صورت میں مصرع ثانی میں مذکور ٹکڑا سورۂ بقرہ:۳۱ میں ملتا ہے۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ کُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلاَئِکَۃِ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔

''علی ابن حسین شریف مکّہ کے ہوائی کارنامے'' ص ۵۱۶

۱۳۷۔ مگر بطش شدید ربّ اکبر سے نہ چھوٹے گا
کہ ہے سخت انتقام اس کا اور اس کی ضرب ہے کاری

بطش شدید: سخت پکڑ

پہلے مصرعے میں آنے والے الفاظ کچھ مختلف شکل میں سورۂ بروج:۱۲ میں دکھائی دیتے ہیں۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ: یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

''محافظین حقوق اسلام''، ص ۵۱۸

۱۳۸۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ یوم النُّشُورُ تک
فارغ ہو احتساب سے پنجاب میں شراب

النُّشُورُ: اٹھ کھڑا ہونا

مصرع اولیٰ میں موجود ترکیب کے بارے میں تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۱۰۰)

''چند اچھوتی تشبیہیں''، ص ۵۱۹

۱۳۹۔ سورج سے بھی رخشندہ تر اک مطلع روشن کہوں
الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً کہوں

مصرع ثانی کا اقتباس سورۂ بنی اسرائیل:۱۱۱ سے لیا گیا ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً وَلَم یَکُن لَّہُ شَرِیْکٌ فِیْ الْمُلْکِ: اور یہ کہہ دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک و ساجھی رکھتا ہے۔

''میرزا ہادی علی بیگ اور پوجیہ پاد مالوی جی''، ص ۵۲۵

۱۴۰۔ خدا شرمائے ایسے حسن ظن کو
جو حَبْلُ اللّٰہ سمجھے سنگھٹن کو

حَبْلُ اللّٰہ: اللہ کی رسّی

مصرع ثانی کے قرآنی اقتباس کے بارے میں اوپر تذکرہ ہو چکا ہے۔ (شعر ۲۴)

''الصّلح خیر''، ص ۵۲۸

۱۴۱۔ سن لیں پیام ہم سے بھی اَلصُّلْحُ خَیْر کا
وہ سب سناتنی جو ہیں بھگوان کے بھگت

مصرع اولیٰ میں سورۂ نساء:۱۲۸ سے استفادہ ہے۔

وَالصُّلحُ خَیرٌ: اور صلح بہت بہتر چیز ہے۔

''مارننگ پوسٹ، لندن''ص۵۵۰

۱۴۲۔ لَا تَــــــــــخَف کی ہے قبا زینت دوشِ مسلم
نہیں اب تک پھرے اس عہد اس اقرار سے ہم

لَا تَخَف: ڈرومت

مصرع اولیٰ کے الفاظ قرآن پاک میں نو(۹) مرتبہ آئے ہیں۔ تفصیل گزر چکی ہے۔(شعر۸۱)

''شملوی صحرا (مولانا غلام محمد کی شان میں)''، ص۵۵۵

۱۴۳۔ یہ مجلس جہاں شور ہے وَ انــــــکِـــــحُـــــوْا کا
ہمیں دے رہی ہے پیامِ محمدؐ

اَنکِحُوا: نکاح کرو

پہلے مصرعے میں موجود قرآنی لفظ کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۱۱۴)

''مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی''، ص۵۵۷

۱۴۴۔ ان کے ماحول کو لاحول سے دیجے تشبیہ
کہ ہوا پاس پھٹکتے ہی فَــــفِـــــرُّوا شیطان

فَفِرُّوا: پس بھاگو

مصرع ثانی میں مذکور لفظ سورۂ ذاریات:۵۰ سے ماخوذ ہے۔

فَفِرُّوا اِلَی اللّٰہِ: پس تم اللہ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو۔

''تاریخ مولود مسعود سرکشن پرشاد مدار المہام سرکار آصفیہ''، ص۵۷۶ کے آخری شعر میں مولانا ظفر علی خان نے مادۂ تاریخ قرآنی الفاظ سے نکالا ہے۔

۱۴۵۔ مجھے داد دی دل سے داوٗد نے جب
میں اَجـــعَـــلـــهُ رَبِّ رَضِیّـــا پکارا

مندرجہ بالا الفاظ قرآنی سورۂ مریم:۶ سے ماخوذ ہیں۔

وَاجعَلهُ رَبِّ رَضِیّا: اور میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنا لے۔

''نگارستان''، مشمولہ: ''کلیاتِ ظفر علی خان'' سے مثالیں درج ذیل ہیں:

''چراغ کعبہ''ص۱۰

۱۴۶۔ مرا خس پوش کا شانہ کہیں اچھا ہے راحت میں
اُس ایوانِ مشیَّـــــــد سے جو ہے پروردۂ مرمر

مشیَّد: مضبوط

دوسرے مصرعے کی اوّل الذکر ترکیب کا ثانی الذکر لفظ سورۂ نساء: ۷۸ سے ماخوذ ہے۔

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ: تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمھیں آ پکڑے گی، گو تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

''امت کے حق میں پیغمبر کی دعا''، ص ۱۱

۱۴۷۔ بٹھایا أَنتُــــمُ الأَعْـــلَـــوْنَ کی مسند پر امّت کو
مسلمانوں کے سر پر اس نے رکھا تاج دارائی

أَنتُمُ الأَعْلَوْنَ: تم ہی غالب رہو گے

مصرع اولیٰ کے الفاظ سورۂ آل عمران: ۱۳۹ اور سورۂ محمد: ۳۵ میں آئے ہیں۔

وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ: تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان دار ہو۔ (آل عمران)

''ملت بیضا کی دعا بدرگاہ مجیب الدّعوات''، ص ۱۲

۱۴۸۔ وہ الستی رشتہ ٹوٹا خود ہمارے ہاتھ سے
جو کبھی تھا برتر از اندیشہ ہائے اَنــــفِــصَــــام

اَنفِصَام: ٹوٹنا

مصرع اولیٰ کے آخری لفظ کے بارے میں اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ (شعر ۹۵)

''حجّت حق کا اتمام''، ص ۱۵

۱۴۹۔ اصــــحـــابِ فیــل ارض حرم سے ہوئے فرار
ہر کنکری حجارۂ سجّیل ہو گئی

اصحابِ فیل: ہاتھی والے

حجارۂ سجّیل: مٹی اور پتھر کی کنکریاں

دونوں مصرعوں میں سورۂ فیل: ۱ اور ۴ سے استفادہ ہے۔ پہلے اقتباس کی تفصیل اوپر دی جا چکی ہے۔ (شعر ۲۰) اور دوسرا اقتباس کچھ مختلف صورت میں اس آیت میں نظر آتا ہے۔

تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ: جو انھیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے۔

''نغمۂ فارابی''، ص ۲۱

۱۵۰۔ فلسفی کہتے ہیں ان کا عُـــرْوَـــۃُ الْـــوُثْـــقـــیٰ ہے عقل
اور فقیہوں کے لیے حبـــل الـــمتیـــن بنتی ہے عقل

عُرْوَۃُ الْوُثْقیٰ: مضبوط سہارا

حبل المتین: مضبوط رسّی

مصرع اولیٰ میں مذکور اقتباس کی تفصیل پیچھے دی جا چکی ہے۔(شعر ۲۴)اور مصرع ثانی میں موجود ترکیب کے بارے میں بھی پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔(شعر ۹۵)

۱۵۱۔ مسجدوں میں غلغلہ ہے رَتِّـــلِ الْـــقُـــرآن کا
شور افسانوں میں ہے داوٗد کے الحان کا

رَتِّلِ الْقُرآن: قرآن پڑھو

پہلے مصرعے کے اقتباس قرآنی کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔(شعر ۷۰)

اسی نظم کے ایک اور شعر میں قرآنی الفاظ موجود ہیں۔تاہم شاعر کا انداز بیاں غیر محتاط ہے۔

۱۵۲۔ بیٹھے نغموں پر جو غش ہوتا نہ خود ربِّ قدیر
أَنكَرَ الْأَصْوَات کیوں ہوتی بھلا صَوْتُ الْحَمِيْر

أَنكَرَ الْأَصْوَات: آوازوں میں سب سے بری

صَوْتُ الْحَمِيْر: گدھے کی آواز

مصرع ثانی کے دونوں ٹکڑے سورۂ لقمان:۱۹ سے لیے گئے ہیں۔

إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ: یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔

''ہرمزان''،ص ۳۰

۱۵۳۔ بحکم اشھـــد ان لَا إِلٰـــهَ إِلَّا الـــلّٰـــه
جگہ بہشت میں نکلی مرے مکاں کے لیے

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

مصرع اولیٰ میں نظم کیا گیا کلمۂ طیبہ کا پہلا جز و سورۂ صافات:۳۵ اور سورۂ محمد:۱۹ سے ماخوذ ہے۔

إِذَا قِيْـلَ لَهُـمْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰـهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ: جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے۔ (صافات)

''یورپ کا بین الاقوامی قانون''،ص ۵۶

۱۵۴۔ طبل نمود بجا کر نازاں اپنے نام پر آپ ہوئے
آپ کو لَمَنِ الْمُلْکُ مبارک اور عَلَیْهَا فَانٍ ہمیں

لَمَنِ الْمُلْکُ: کس کی حکومت
عَلَیْهَا فَانٍ: (زمین میں جو ہے وہ) فنا ہونے والی
دوسرے مصرعے کا اول الذکر اقتباس سورۂ غافر:۱۶ سے مستعار ہے۔
لِّمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ: آج کس کی بادشاہی ہے، فقط اللہ واحد وقہار کی۔
اور ثانی الذکر جزو قرآنی کے بارے میں پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ (شعر ۷۶)
''سمندر کی روانی اور تخیل کی جولانی''، ص ۵۹۔۶۳

۱۵۵۔ آخری تجلی عَلَیْهَا فَانٍ کی تُو ہو تو ہو
اے ہم آغوش ازل اور اے ابد سے ہم کنار

عَلَیْهَا فَانٍ: (زمین میں جو ہے وہ) فنا ہونے والی
پہلے مصرعے میں مذکور قرآنی جزو کی تفصیل اوپر دیکھی جاسکتی ہے۔ (شعر ۷۶)

۱۵۶۔ کر تباہ ان کو جو ہیں فرعون بے سامان وقت
تجت أَغْرَقْنَا پھر ظاہر ہو ان پر ایک بار

أَغْرَقْنَا: ہم نے (اللہ نے) ڈبو دیا
مصرع ثانی میں مذکور لفظ قرآن پاک میں سورۂ بقرہ:۵۰ تا سورۂ صافات:۸۲ میں کل آٹھ (۸) مرتبہ آیا ہے۔
وَإِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَیْنَاکُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ: اور جب ہم نے تمھارے لیے دریا چیر (پھاڑ) دیا اور تمھیں اس سے پار کر دیا اور فرعونیوں کو تمھاری نظروں کے سامنے اس میں ڈبو دیا۔ (بقرہ)
''ستارۂ صبح''، ص ۴۷

۱۵۷۔ اے خدا فَلْیَسْتَجِیبُوا لِی کی ہے تفسیر کیا
کام کس دن دے گی یہ میری سحر خیزی مجھے

فَلْیَسْتَجِیبُوا لِی: پس چاہیے کہ وہ میرے احکام مانیں
یہ الفاظ سورۂ بقرہ:۱۸۶ سے ماخوذ ہیں۔
أُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیبُوا لِی: ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں پس چاہیے کہ وہ میرے احکام مانیں۔
''معتصوق فانہ کنکوے بازی''، ص ۵۷

۱۵۸۔ کشورِ نور پر کیا خیلِ ظلام نے خروج
ڈال دیا ہے شیشہ سے سنگ نے ڈھنگ جنگ کا

خیل ظلام: اندھیرے کی فوج (گھوڑے)

مصرع اولیٰ میں مذکور ترکیب اس شکل میں کہیں نہیں آئی ہے۔ البتہ دونوں الفاظ الگ الگ ضرور آئے ہیں۔ تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر۸۸) اور (شعر۵)

''حکم وحکمت''، ص۷۷

۱۵۹۔ جب محمدؐ کو ملا پیغام اَکْمَلْتُ لَکُم
گل ہمیشہ کے لیے شمع نبوّت ہوگئی

اَکْمَلْتُ لَکُم: تمھارے لیے مکمل کردیا

مذکورہ الفاظِ قرآنی سورۂ مائدہ کی تیسری آیت سے مستعار ہیں۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ: آج میں نے تمھارے لیے دین کو کامل کردیا۔

''مدینہ کے ایک کبوتر کی یاد میں''، ص۷۸

۱۶۰۔ ہم کو دیا پیام الٓمّٓ کا
نا آشنا نہ تھا رہ و رسم الم سے تو

مصرع اولیٰ میں مذکور جز حروف مقطعات میں سے ہے۔ تفصیل دی جا چکی ہے۔ (شعر۲۷)

''تاجدار دکن میر عثمان علی خاں مدظلہ العالیٰ''، ص۸۰

۱۶۱۔ ملک پر جو ہے فدا قوم پہ جو ہے قرباں
سر بکف ہے جو اُولِی الْاَمْر کے فرماں کے لیے

اُولِی الْاَمْر: صاحب اختیار

مصرع ثانی کے اقتباس قرآنی کے بارے میں اوپر تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ (شعر۴۶)

''شریعت اور طریقت کی آویزش''، ص۸۴

۱۶۲۔ سمجھ میں آئی ہے اب رمز کُلَّ یَوْمٍ کی
خجستہ تر نظر آتا ہے آج کل سے مجھے

کُلَّ یَوْمٍ: ہر دن

پہلے مصرعے کا قرآنی جز و سورۂ رحمٰن:۲۹ میں جلوہ گر ہے۔

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ: ہر روز وہ ایک شان میں ہے۔

''ربّ کعبہ کا لطف عام''، ص ۸۶

۱۶۳۔ سواری رہ نوردِ منزل اَسریٰ کی جب نکلی
تو جبریل امیں تھامے ہوئے اس کی لگام آیا

اَسریٰ: (رات ہی رات میں) لے گیا

مصرع اولیٰ میں مذکور لفظ کے بارے میں پیچھے تفصیل گزر چکی ہے۔ (شعر ۱۷)

''رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ''، ص ۹۳

۱۶۴۔ ملائکہ کے جُنُود آسمان سے اترے
پیامِ رحمت باری جہاں کے نام آیا

جُنُود: لشکر

مصرع اولیٰ میں موجود قرآنی لفظ کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ (شعر ۵۵)

''انقلاب اے انقلاب''، ص ۹۳-۹۴

۱۶۵۔ پتّی پتّی سے صدا طُوبیٰ لَھُم کی ہے بلند
ارغنون زندگی ہے شاخسار انقلاب

طُوبیٰ لَھُم: ان کے لیے خوش حالی ہے۔

پہلے مصرعے میں اقتباس قرآنی کے لیے سورۂ رعد: ۲۹ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ طُوبَی لَھُمْ وَحُسْنُ مَآب: اور جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام بھی کیے ان کے لیے خوش حالی ہے اور بہترین ٹھکانہ۔

۱۶۶۔ قالبِ مشرق میں پھونکی جا رہی ہے روحِ نو
نغمہ ہائے قُم سے ہے معمور تارِ انقلاب

قُم: کھڑے ہو جاؤ

مصرع ثانی میں مذکور اوّلین ترکیب کا جزو ثالث قرآن پاک میں دو دفعہ آیا ہے۔ یعنی سورۂ مزمل: ۲ اور مدثر: ۲ میں

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً: رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ، مگر کم۔ (مزمل)

۱۶۷۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ہے طغرائے منشور قضا
مَا اسْتَطَعْتُم ہے عنان راہوار انقلاب

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ: تم ہی غالب رہو گے

مَا اسْتَطَعْتُم: استطاعت کے مطابق

مصرع اولیٰ وثانی کے اقتباسات کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔(شعر۱۴۷)اور(شعر۶۱)

''مالابار''،ص۹۹

۱۶۸۔ بہہ گئیں ارناد میں جن کے لہو کی ندیاں
لے کران کے واسطے طُوبیٰ لَھُم کے ہار چل

طُوبیٰ لَھُم: ان کے لیے خوش حالی ہے

مصرع ثانی میں درج ترکیب کے بارے میں تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔(شعر۱۶۵)

''بچھڑی ہوئی دلھن کی یاد، ایک جگر سوختہ شوہر کے قلبی تاثرات''ص۱۰۷

۱۶۹۔ چند ٹکڑے چاند کے باقی ہیں اس کی یادگار
ہے انھی کے دم سے اب لطفِ رَحِیق زندگی

رَحِیق: شراب

مصرع ثانی کے آخر میں مذکور ترکیب کا جزو دوم سورۂ مطففین:۲۵ سے ماخوذ ہے۔

یُسْقَوْنَ مِن رَّحِیقٍ مَّخْتُومٍ: یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔

''صبح امید''،ص۱۰۷

۱۷۰۔ جس کا اللہ پر ایمان ہے اس کو یہ گروہ
إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ کی سناتا ہے وعید

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ: وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے

سورۂ ہود:۴۶ سے مذکورہ بالا جزو لیا گیا ہے۔

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ: اللہ نے فرمایا اے نوحؑ! وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے۔

''دیوبند''،ص۱۰۹

۱۷۱۔ متو علم بردارِ حق ہے حق نگہباں ہے ترا
خَیلِ باطل سے پہنچ سکتا نہیں تجھ کو گزند

خَیل: گھوڑے

مصرع ثانی کے پہلے قرآنی لفظ کے بارے میں تفصیل پیچھے دیکھی جاسکتی ہے۔(شعر۸۸)

۱۷۲۔ ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو
کرلیا ان عالمانِ دینِ قیم نے پسند

دوسرے مصرعے میں موجود ترکیب کا جزو آخر اپنی صحیح شکل میں قرآن پاک میں چار(۴) مرتبہ آیا ہے، یعنی توبہ:۳۶، یوسف:۴۰،

اور روم: ۳۰، ۴۳ میں۔

ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ: یہی سیدھا دین ہے۔(روم:۳۰)

''زندہ دلانِ میمیو'' ص ۱۲۱

۱۷۳۔ نشۂ آمد نسیم زادۂ بادۂ طہور
جنبشِ موجِ سلسبیل آب روانِ میمیو

سلسبیل: جنت کی ایک نہر کا نام

مصرع ثانی میں موجود جزوِ قرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر ۱۸)

''زلزلۂ بہار'' ص ۱۲۶، یہی نظم ''یورپ کا حربی زلزلہ'' کے عنوان سے چمنستان، ص ۹۷ پر بھی موجود ہے۔

۱۷۴۔ غوغائے إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْض بپا ہے
پوری ہوئی اللہ کی قدرت کی وعید آج

اس شعر میں سورۂ زلزال کی پہلی آیت سے استفادہ کیا گیا ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا: جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔

۱۷۵۔ ہے لرزہ بر اندام ہمالہ کی ترائی
ہے فرش زمیں درگرد بطش شدید آج

بطش شدید: سخت پکڑ

مصرع ثانی کا جزوِ قرآنی اپنی اصل صورت میں سورۂ بروج: ۱۲ میں ملتا ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔(شعر ۱۳۷)

۱۷۶۔ مظلوم کی فریاد سنی اس کے خدا نے
کٹنے کو ستم گار کی ہے حبل ورید آج

حبل ورید: شہ رگ

تھوڑی سی مختلف شکل میں مذکورہ الفاظ سورۂ ق: ۱۶ میں آئے ہیں۔ تفصیل پیچھے دیکھی جا سکتی ہے۔(شعر ۱۰۶)

''کفن چوروں کے دروازہ پر اقبال کی دستک'' ص ۱۳۶

۱۷۷۔ عربی فلسفہ کا صاد ہے اس فتوے پر
غَیْرَ بَاغٍ کا لگا ہو اگر اس میں پیوند

غَیْرَ بَاغٍ: باغی نہ ہو

مصرع ثانی کے اوّلین الفاظ سورۂ بقرہ: ۱۷۳، انعام: ۱۴۵ اور نحل: ۱۱۵ میں یعنی تین (۳) مرتبہ آئے ہیں۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیْم: پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے، نہ وہ خواہش مند ہو

اور نہ حد سے گزرنے والا ہو، تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (نحل)

''ذوقِ ادب'' ص ۱۳۸

۱۷۸۔ بَـــلـــــیٰ کہہ کر جسے کشمیر کی مٹی نے باندھا تھا
خدا سے اُستوار اب پھر وہ پیماں ہوتے جاتے ہیں

بَلیٰ: ہاں (کیوں نہیں)

ویسے تو مصرع اولیٰ کا اوّلین لفظ قرآن پاک میں بائیس (۲۲) مرتبہ آیا ہے۔ مگر شعر کے مضمون کی مناسبت سے سورۂ اعراف: ۱۷۲ سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔

أَلَسْتَ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلىٰ شَهِدْنَا: کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں، ہم سب گواہ بنتے ہیں۔

''شیطانی حکومت کے ساتھ گاندھی جی کا مؤدبانہ تعاون'' ص ۱۴۳

۱۷۹۔ مقدر کا پلٹنا دیکھتا جا
کہا اللہ کی قدرت نے جب کُـــــــــنْ

کُنْ: ہو جا

مصرع ثانی کے آخری لفظ کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۱۱۲)

''دعوت وارشاد'' ص ۱۴۸

۱۸۰۔ دیـــــــنِ قیّـــــــم بن گیا بازیچۂ اہلِ ہوا
سو بسو مذہب نئے ایجاد ہو جانے لگے

دینِ قیّم: سیدھا دین

مصرع اولیٰ کی اوّلین ترکیب کے بارے میں تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ (شعر ۱۷۲)

''سرکارِ دو عالم کا دربار'' ص ۱۵۳

۱۸۱۔ ہے عروسِ دیـــــنِ قیّـــــم ایک شرمیلی دلھن
اس کی زینت کے لیے عثمانؓ کا زیور نکال

دینِ قیّم: سیدھا دین

پہلے مصرعے کے قرآنی اقتباس کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۱۷۲)

''یک رنگی'' ص ۱۵۴

۱۸۲۔ ازل سے رنگ ہے اسلامیوں کا صبغۃ اللٰھی
مسلمانو! دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جاؤ

صبغۃ اللٰھی: اللہ کا رنگ ہونا

پہلے مصرعے میں موجود ترکیب اپنی صحیح صورت میں سورۂ بقرہ:۱۳۸ میں دکھائی دیتی ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً: اللہ کا رنگ اختیار کرو، اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا ہو گا۔

''جیش نیلی پوشان جالندھر'' ص۱۵۶

۱۸۳۔ خدا وہ دن کرے حکمت کے چرچے ہوں مدارس میں
مساجد میں ہوں شغل رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً

رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً: قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر

مصرع ثانی کے نصف آخر جزو قرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۷۰)

''نوجوان افغان سے خطاب'' ص۱۵۸

۱۸۴۔ سرنگوں ہونے نہ پائے دینِ قیّم کا علم
اس کی عزت پر تجھے کرنی ہے جاں قربان، اُٹھ

دینِ قیّم: سیدھا دین

پہلے مصرعے میں موجود قرآنی ترکیب کا تذکرہ اوپر کیا جا چکا ہے۔ (شعر ۱۷۲)

۱۸۵۔ حکم فَاسْجُدْ وَاقْتَرِب کا ساری دنیا کو سنا
ہاتھ میں لے کر یہ فرمان قضا جریان، اُٹھ

فَاسْجُدْ وَاقْتَرِب: پس سجدہ کر اور قریب ہو جا

پہلے مصرعے میں خفیف سی تبدیلی کے ساتھ سورۂ علق:۱۹ سے استفادہ ہے۔

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ: خبردار اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہو جا۔

''ملّت کے سواد اعظم کی آواز۔ تاجدار دکن کے گوش حق نیوش کے لیے'' ص۱۶۷

۱۸۶۔ زندہ و پایندہ ہے وہ دل الیٰ یَوْمَ التَّنَاد
جس میں ان چاروں کی الفت کا ہے دریا موجزن

یَوْمَ التَّنَاد: پکار کا دن (قیامت)

پہلے مصرعے میں سورۂ غافر:۳۲ سے جزو قرآنی مستعار لیا گیا ہے۔

وَيَا قَوْمِ إِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ: اور مجھے تم پر ہانک پکار کے دن کا بھی ڈر ہے۔

''نقارۂ خدا'' ص ۱۷۰

۱۸۷۔ یہ غلغلہ ہے طنطنۂ ملّت بیضا
یہ ہمہمہ ہے معشرِ ابرار کی آواز

معشر ابرار: نیک لوگوں کا گروہ

مصرع ثانی میں آنے والی ترکیب اس شکل میں نہیں آئی ہے۔ مذکورہ ترکیب کا پہلا لفظ قرآن پاک میں تین (۳) مرتبہ آیا ہے، یعنی انعام: ۱۲۸، ۱۳۰ اور رحمٰن: ۳۳ میں۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ: اے گروہِ جنات وانسان۔ (رحمٰن)

اور دوسرا لفظ چھے (۶) مرتبہ یعنی آل عمران: ۱۹۳ تا مطففین: ۲۲ میں آیا ہے۔

كَلَّآ إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ: یقیناً یقیناً نیکوکاروں کا نامہ اعمال علیین ہے۔ (مطففین: ۱۸)

''حفظ کلام اللہ کا درجہ'' ص ۱۷۴

۱۸۸۔ فَلْيَعْبُدُوا کا نعرہ جب اس نے کیا بلند
بو ذرؓ کوئی بنا کوئی سلمانؓ ہوگیا

فَلْيَعْبُدُوا: پس عبادت کرو

مصرع اولیٰ میں آنے والے اقتباس قرآنی کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ (شعر ۲)

''لاتخف انک انت الاعلی'' ص ۱۷۵

۱۸۹۔ کیوں نہ اس کے حوصلے آکر بڑھائے جبرئیل
کیوں نہ پہنچے عرش سے اس کو نوید لَاتَخَف

لَاتَخَف: ڈرو مت

مصرع ثانی کے آخری الفاظ کے بارے میں تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۸۱)

''تہذیب جدید کا انڈا'' ص ۱۷۷

۱۹۰۔ مرزائیوں کے ہوش لگے ہونے فَفِرُّوا
جس وقت بخاری نے لیا ہاتھ میں ڈنڈا

فَفِرُّوا: پس بھاگو

مصرع اولیٰ کے آخر میں دیے گئے اقتباس قرآنی کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ (شعر ۱۴۴)

یہی شعر کلّیات کے آخر میں متفرق اشعار کے تحت بھی درج ہے

''فرزندانِ توحید کی روش''ص ۱۸۸

۱۹۱۔ ضعیف اگر نظر پڑے رسولؐ کا جمال بن
قوی اگر ہو سامنے تو قہر ذُوالــــــجَلال بن

ذُوالْجَلَال: جلال ولا

مصرع ثانی کی ترکیب کے مؤخرالذکر قرآنی اقتباس کی تفصیل پیچھے دی جا چکی ہے۔(شعر۳)

''امیر شریعت احرار کے مواعظ حسنہ''ص ۲۰۰

۱۹۲۔ خالی ہوا ہے ترکشِ تقدیر ذُوالــــــجَلَال
باقی نہیں بچا کوئی اُس میں قضا کا تیر

ذُوالْجَلَال: جلال ولا

مصرع اولیٰ کے آخری جزوِ قرآنی کا تذکرہ اوپر کیا جا چکا ہے۔(شعر۳)

۱۹۳۔ ہم کونسلوں میں جائیں گے وہ مسجدوں میں جائے
دیبا ہمارے واسطے اُس کے لیے حصیر

حصیر: قید خانہ

مصرع ثانی کا آخری لفظ تھوڑی سی مختلف شکل میں سورۂ بنی اسرائیل:۸ سے لیا گیا ہے۔

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا: اور ہم نے منکروں کا قید خانہ جہنم کو بنا رکھا ہے۔

''چمنستان''، مشمولہ:''کلیات مولانا ظفر علی خان'' سے مثالیں درج ہیں:

''چشمۂ آبِ بقا''ص ۹

۱۹۴۔ مَـــعْشَـــرِ اسلام ہے خیرالوریٰ کے سامنے
ہیں ستارے جلوہ گر بدرالدّجیٰ کے سامنے

مَعْشَر: گروہ

مصرع اولیٰ کے پہلے لفظ کے بارے میں تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔(شعر۱۸۷)

''کلکتہ''،ص ۱۱

۱۹۵۔ مجلس اتحاد ملّت کو
لکھیے حبـــل الـــمتیـــن کلکتہ

حبل المتین: مضبوط رسّی

مصرع ثانی میں موجود ترکیب کے بارے میں پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔(شعر۹۵)

۱۹۶۔ سارے ہندوستاں کی دولت کو
کہیے ملکِ یَـــمِیْــــنِ کلکتہ

یَمِیْن: دائیں ہاتھ، قوت واختیار

دوسرے مصرعے میں موجود ترکیب کا جز وثانی قرآن پاک میں نحل:۴۸ تا مدثر:۳۹ یعنی کل پندرہ (۱۵) مرتبہ آیا ہے۔

إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ: مگر دائیں ہاتھ والے۔(مدثر)

''مسجد''ص۱۴

۱۹۷۔ پرائے مال کو ہتھیا رہا ہے دستِ شوخ ان کا
انھیں کہہ دو کہ ہے اللہ کی ملکِ یَـــمِیْــــں مسجد

یَمِیْں: دائیں ہاتھ، قوت واختیار

مصرع ثانی میں مذکور ترکیب کے جز وثانی کی تفصیل اوپر دی جا چکی ہے۔(شعر۱۹۶)

''انفاق فی سبیل اللہ''،ص۲۲

۱۹۸۔ نعرۂ اللہ اکبر ہو بلند
اور زبانوں پر ہو وردِ جَـــاهِـــدُوْا

جَاهِدُوْا: جہاد کرو

مصرع ثانی میں آخری لفظ بکسرِ سوم ہے، تفصیل پہلے آ چکی ہے۔(شعر۴۵)

۱۹۹۔ سن لو جبریل امیں کا یہ پیغام
لَـنْ تَـنَـالُـوْ الْبِـرَّ حَتّٰـى تُـنْـفِـقُـوْا

لَنْ تَنَالُوْ الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا: جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے، ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔

یہ جز و قرآنی پہلے بھی آ چکا ہے۔(شعر۱۱۳)

''نوید لاتقنطوا''،ص۲۷

۲۰۰۔ اپنے بندوں کو سنایا مژدۂ لَاتَـقْـنَـطُـوْا
تو نے آباد ان سیہ بختوں کا ڈیرا کر دیا

لَاتَقْنَطُوْا: ناامید نہ ہو

مذکورہ الفاظ کے بارے میں تفصیل شروع میں ملاحظہ کیجیے۔(شعر۱)

''ضبط تولید''،ص۳۰

۲۰۱۔ کُـــلُـــوْا وَاشْـــرَبُـــوْا آج عنوان ہے
کتاب تمدّن کی تمہید کا

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا: کھاؤ اور پیو
مصرع اولیٰ کے الفاظ قرآن میں چھ(٦) بار آئے ہیں۔ تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔(شعر۴۴)
''ایک عالم دین کی رسم عروسی''، ص۳٦

۲۰۲۔ مد بھری راتوں کی تنہائی یہاں دیتی ہے درس
جاہلوں اور عالموں کو و انْــکِــحُــوْا مَــا طَــابَ کا

اَنْکِحُوْا مَاطَابَ: نکاح کرو جو تمھیں اچھی لگے
دوسرے مصرعے کے الفاظ معمولی سی تبدیلی کے ساتھ سورۂ نساء کی تیسری آیت سے لیے گئے ہیں۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔(شعر۱۱۴)
''خلیجِ بنگال''، ص۵۵

۲۰۳۔ جلوے مری نگہ میں ہیں خیر اَلْـــــقُـــــرُوْن کے
اُس قرنِ دل کشا کے تمنائیوں میں ہوں

اَلْقُرُوْن: زمانے، امتیں
مصرع اولیٰ میں مذکور ترکیب کا جزو ثانی قرآن پاک میں یونس:۱۳ تا احقاف:۱۷ یعنی کل دس(۱۰) مرتبہ آیا ہے۔
وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِن قَبْلِیْ: مجھ سے پہلے بھی اُمتیں گزر چکی ہیں۔(احقاف)
''مقناطیس و آہن''، ص۵٦

۲۰۴۔ سنائی داستاں لاہور اور اس کے شہیدوں کی
تو میری پیشوائی کے لیے شور نُشُـــــــــوْر آیا

نُشُوْر: اٹھ کھڑا ہونا
مصرع ثانی میں مندرج قرآنی لفظ کے بارے میں پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔(شعر۱۰۰)

۲۰۵۔ کیا افسانہ دنیا کا سپردِ خامہ جب میں نے
تو افسوں دیـــــنِ قیّـــــم کا نظر بین السطور آیا

دینِ قیّم: سیدھا دین
مصرع ثانی کی ترکیب اولیٰ کے بارے میں تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۱۷۲)
''احرار کی ٹولی''، ص٦٦

۲۰۶۔ جَــآءَ نَــصْــرُ الــلّٰـــہ کی ہریانہ سے آئی صدا
رنگ افضل حق کا سنتے ہی جسے فق ہوگیا

جَآءَ نَصْرُ اللّٰه: اللہ کی مدد آجائے
پہلے مصرعے میں سورۂ نصر کی پہلی آیت سے استفادہ ہے
إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ: جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔
''گجرات کی انتخابی جنگ'' ص ۷۰

۲۰۷۔ گجرات میں کچھ اور بھی ہیں مردِ مجاہد
ہیں بے عدد اس شہر میں اللہ کے اَحْـــــــزَاب

اَحْزَاب: گروہ، فرقے
مصرع ثانی کا آخری لفظ سورۂ ہود: ۱۷ تا سورۂ زخرف: ۶۵، میں کل گیارہ (۱۱) مرتبہ آیا ہے۔
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ: پھر یہ فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ (مریم: ۳۷)
''مغربی تہذیب اور بنارسی تہذیب'' ص ۷۲

۲۰۸۔ عِـــجْـــلٍ حَـــنِـيْـــذ میرے لیے سیّد الطّعام
جس کے خیال سے بھی وہ ہوتے ہیں بد حواس

عِجْلٍ حَنِيْذ: بھنا ہوا بچھڑا
مصرع اولیٰ میں موجود الفاظِ قرآنی سورۂ ہود: ۶۹ سے ماخوذ ہیں
فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذ: اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔
''میزانیۂ پنجاب'' ص ۷۷

۲۰۹۔ خدا کا نام لے کر مالوی جی بھی پکار اٹھیں
هـو الـظّـاهـر هـو الـبـاطـن هو الآخـر هو الاوّل

پورا مصرع ثانی کچھ تبدیل شدہ صورت میں اور تقدیم و تاخیر کے ساتھ قرآنی الفاظ پر مشتمل ہے۔ سورۂ حدید کی تیسری آیت میں اصل صورت اس طرح ہے
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ: وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔
''تقسیم فلسطین'' ص ۸۷

۲۱۰۔ وہ جنگ پلٹ دے گی جو کایا عربوں کی
لکھیں گے اسے غزوۂ اَحْـــــزَابِ فلسطین

اَحْزَاب: گروہ، فرقے

دوسرے مصرعے کی ترکیب کے جزوِ ثانی کے بارے میں پہلے تذکرہ کیا جاچکا ہے۔ (شعر ۲۰۷)

''محمد یعقوب کا نیا مذہب''، ص ۹۴

۲۱۱۔ وعظ ہوتا تھا کہ ہے ملّتِ بیضا واحد
نہیں اسلام میں گنجائش اَحْـــــزَاب و شعوب

اَحْزَاب: گروہ، فرقے

مصرع ثانی کی ترکیب کے اول الذکر لفظ کی تفصیل اوپر موجود ہے۔ (شعر ۲۰۷)

''مولانا ابوالکلام آزاد اور آل انڈیا مسلم لیگ''، ص ۱۰۰

۲۱۲۔ وقت آپہنچا کہ ''یا گاندھی'' پکارے کانگرس
نعرہ مسلم لیگ کا یاحَـــــیّ یا قیّـــــوم ہو

حیّ: زندہ رہنے والا

قیّوم: قائم رہنے والا

مصرع ثانی میں موجود الفاظ قرآن پاک میں حرفِ ندا کے بغیر آئے ہیں، جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا جاچکا ہے۔ (شعر ۱۳۴)

''کانگریس اور مسلم لیگ کی انتخابی جنگ''، ص ۱۰۱

۲۱۳۔ اُس طرف ہاتھوں میں ہے جھنڈا ترنگا اوم کا
اور فضا میں اڑ رہا ہے پرچم حٰـــــمٓ ادھر

حٰمٓ حروف مقطعات میں شامل ہے اور قرآن پاک میں سات (۷) سورتوں یعنی سورۂ غافر تا سورۂ احقاف کا آغاز حٰمٓ سے ہوتا ہے۔

''پردۂ استقبال کی چھنتی ہوئی روشنی''، ص ۱۰۶

۲۱۴۔ پھر نئے محمود ہوں گے حامیِ دینِ متیـــــں
بچہ بچہ غیرتِ الپ ارسلاں ہو جائے گا

متیں: مضبوط

قرآن پاک میں دینِ متیں کی ترکیب کہیں نہیں آئی ہے۔ البتہ متین کا لفظ تین (۳) مرتبہ آیا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ (شعر ۹۵)

''وقت امتحان''،ص۱۰۷

۲۱۵۔ عہد الست کا یہ راگ سن لے مرے رباب سے
نغمہ اگر سنا نہ ہو عَلَّمَهُ الْبَيَان کا

اگر چہ مصرع اولیٰ میں الست بھی قرآنی لفظ ہے اور سورۂ اعراف:۱۷۲ سے ماخوذ ہے۔تاہم عہدِ الست، دورِ الست وغیرہ کی تلمیح اردو میں مستعمل ہے۔

مصرع ثانی کے الفاظ سورۂ رحمٰن کی چوتھی آیت سے مستعار ہیں۔

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ: اور اسے بولنا سکھایا۔

''گوندل''ص۱۱۷

۲۱۶۔ خَیل باطل کو پرستارانِ حق نے دی شکست
پھر گیا آنکھوں میں نقشہ غزوۂ اَحزَاب کا

خَیل: گھوڑے

اَحزَاب: گروہ، فرقے

مصرع اولیٰ وثانی میں آنے والے دونوں الفاظِ قرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۸۸)اور(شعر۲۰۷)

''انبالہ''،ص۱۲۸

۲۱۷۔ غیر از خدا کسی سے مدد مانگتے نہیں
مل کر پکارتے ہیں اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن: صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

مذکورہ الفاظ سورۂ فاتحہ:۴ سے لیے گئے ہیں

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ: ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

''سندیلہ''،ص۱۳۴

۲۱۸۔ گیا بھول تو کب سے اپنے خدا کو
ترا فرض تھا فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا: تو اُسی کو اپنا کارساز بنا لے۔

مندرجہ بالا جزو سورۂ مزمل:۹ سے ماخوذ ہے

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا: مشرق اور مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں،تو اسی کو اپنا کارساز بنا لے۔

۲۱۹۔ نبی کی طرح اٹھ اور اللہ سے مل
برمز قُــــمِ الَّیــــلَ إِلَّا قَــــلِیـــلا

یہ جزوِ قرآنی بھی سورۂ مزمل: ۲ سے لیا گیا ہے
قُمِ الَّیلَ إِلَّا قَلِیلاً: رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔
''اتاترک مصطفیٰ کمال نور اللہ مرقدہٗ'' ص ۱۳۸

۲۲۰۔ ملّت کی مشکلات کو آسان کر دیا
اس کی عزیمتوں نے بتائید ذُوالْــــــــجَلال

ذُوالْجَلال: جلال والا
مصرع ثانی کے قرآنی اقتباس کی تفصیل پہلے آ چکی ہے۔ (شعر ۳)
''کانگریسی علماء'' ص ۱۳۹

۲۲۱۔ کیا پوچھتے ہو ہند میں دینِ ھُــــــــدیٰ کا حال
ویراں ہے خانقاہ تو مسجد ہے پائمال

ھُدیٰ: ہدایت
پہلے مصرعے کی ترکیب کا جزو آخر قرآن پاک میں بقرہ: ۲۰ تا علق: ۱۱ کل اُناسی (۷۹) مرتبہ آیا ہے۔
أَرَأَیتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدىٰ: بھلا بتلا تو اگر وہ ہدایت پر ہو۔ (علق)

۲۲۲۔ کافر بھی مومنوں کے اُولِــــــی الْاَمْــــرِ بن گئے
کل تک تھا جو حرام ہوا آج سے حلال

اُولِی الْاَمْر: صاحب اختیار
مصرع اولیٰ میں مذکور جزوِ قرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۴۶)

۲۲۳۔ لذّت تھی جن کے خوان کی عِــجْــلٍ حَــنِیــذ سے
ہے آج کل پسند انھیں کیوٹی کی دال

عِجْلٍ حَنِیذ: بھنا ہوا بچھڑا
مصرع اولیٰ میں مذکور اقتباس کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔ (شعر ۲۰۸)
''اسلام کا رخشندہ نظام'' ص ۱۵۶

۲۲۴۔ بوبکرؓ بادۂ مَــــعَــــنَــــا کے قرابہ کش
لذت شناس مائدۂ ھَــــلْ اَتــــی علیؓ

مَعَنَا: (اللہ) ہمارے ساتھ

ھَلْ اَتی: یقیناً گزرا ہے۔لیکن یہاں اس سے مراد پوری سورۂ دہر اور خصوصاً اس کی آٹھویں آیت ہے۔ جو بعض مفسّرین کے بقول حضرت علیؓ اور ان کے اہل وعیال کی شان میں نازل ہوئی ہے۔(بحوالہ: کنزالایمان از مولانا احمد رضا خان بریلوی)

پہلے مصرعے میں سورۂ توبہ:۴۰ سے استفادہ کیا گیا ہے

لاَ تَحزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا: غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اور دوسرے مصرعے میں سورۂ دہر کی پہلی آیت سے الفاظ مستعار لیے گئے ہیں

ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئاً مَّذْکُوراً: یقیناً گزرا ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔

''دکن کے اچھوت''، ص ۱۵۹

۲۲۵۔ وقت آپہنچا کہ بخشا جائے موہن بھوگ انھیں
آج تک بھوجن رہا ہے جن کا قوت لَایَمُوْت

لَایَمُوْت: نہیں مرے گا

مصرع ثانی کا جزو آخر سورۂ طٰہٰ:۷۴، سورۂ فرقان:۵۸ اور سورۂ اعلیٰ:۱۳ میں موجود ہے

ثُمَّ لَا یَمُوتُ فِیْھَا وَلَا یَحْییٰ: جہاں پھر نہ وہ مرے گا نہ جیے گا۔(اعلیٰ)

۲۲۶۔ ملّت بیضا کی محفل میں مساوات آگئی
ہوگیا ورن آشرم اک پل میں تارِ عَنکَبُوت

عَنکَبُوت: مکڑی

مصرع ثانی کا آخری لفظ اسی نام کی سورت کی آیت ۴۱ میں دو مرتبہ آیا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰہِ اَوْلِیَاءَ کَمَثَلِ الْعَنکَبُوتِ: جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے۔

''مسجد منزل گاہ سکھر''، ص ۱۶۳

۲۲۷۔ مژدہ ہو اسلام کو باطل کی شہ رگ کٹ گئی
جب لگائی ہم نے آکر ضربِ اِلَّا اللّٰہ کی

اِلَّا اللّٰہ: اللہ کے سوا

مصرع ثانی کا قرآنی اقتباس متعدد مقامات پر آیا ہے۔مثلاً:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔(صافات:۳۵)

''رموز بادشاہی، تاجدار دکن کی شان کجکلاہی'' ص ۱۶۸

۲۲۸۔ نہ منحرف ہو اُولِــی الْاَمْـــر کی اطاعت کا
کہ سب سے فرض بڑا ہے یہی سپاہی کا

اُولِی الْاَمْر: صاحب اختیار

مصرع اولیٰ کی قرآنی ترکیب کی تفصیل پیچھے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۴۶)

''یورپ کے قزّاق'' ص ۱۷۱

۲۲۹۔ ہیکل طاغوت کی بنیاد ڈھا دی جائے گی
حشر تک قائم رہے گی رونق بَیْـــتِ الْـــعَتِیْـــق

بَیْتِ الْعَتِیْق: (اللہ کا) قدیم گھر

مصرع ثانی کا جزو آخر سورۂ حج: ۲۹، ۳۳ میں یعنی دو مرتبہ آیا ہے۔

وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ: اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔ (۲۹)

۲۳۰۔ جس کے ہر قطرہ سے پیدا ہو حیاتِ جاوداں
ساقیا بطحا سے جا کر لا وہ جاں پرور رَحِیْـــق

رَحِیْق: شراب

دوسرے مصرعے کے آخری قرآنی جزو کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (۱۶۹)

''تین سوگندیں'' ص ۱۷۷

۲۳۱۔ ثریا سے بھی اونچا دیـــنِ قیّـــم کا علَم ہوگا
سر اعدائے ملّت عرضۂ تیغِ دو دم ہوگا

دینِ قیّم: سیدھا دین

مصرع اولیٰ میں مذکورہ قرآنی ترکیب کی تفصیل پہلے بیان کی جا چکی ہے۔ (شعر ۱۷۲)

''فتح مبین'' ص ۱۸۱

۲۳۲۔ موحّد ہوں مجھے نسبت ہے ابراہیمؑ آزر سے
سبق جس نے پڑھایا لا اُحِـــبُّ الآفِـلِیْـــں کا ہے

مصرع ثانی کے الفاظ سورۂ انعام: ۷۶ سے ماخوذ ہیں

قَالَ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ: فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔

''جلالۃ الملک عبدالعزیز ابن سعود'' ص ۱۸۴

۲۳۳۔ شریعت کی نگہبانی ہوئی ہو جس کی ارزانی
نہ کیوں پھر ساتھ دے ہر حال میں ربِّ وَدُوْد اس کا

وَدُوْد: بہت محبت کرنے والا

مصرع ثانی کی ترکیب قرآن پاک میں کہیں نہیں دیکھی گئی البتہ ودود دو مقامات پر یعنی ہود:۹۰ اور بروج:۱۴ میں نظر آتا ہے۔

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ: وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔(بروج)

''سال نو کا پیغام''،ص۱۹۲

۲۳۴۔ جلوے سمیٹ معرفت کردگار کے
آوازۂ دَنٰی فَتَدَلّٰی بلند کر

سورۂ نجم:۸ سے مصرع ثانی کے الفاظ لیے گئے ہیں

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی: پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا۔

''سر عبدالرحیم، صدر مجلس وضع آئین و قوانین ہند''،ص۱۹۴

۲۳۵۔ نعرہ لاغَیْرِی کا اوگلوی لگاتے ہیں مگر
کر نہیں سکتے قبول اس کا اثر عبدالرحیم

غَیْرِی: میرے سوا (کوئی اور)

مصرع اولیٰ میں موجود ترکیب اس شکل میں کہیں نہیں آئی ہے۔البتہ لفظ غیری الشعراء:۲۹ اور قصص:۳۸ سے ماخوذ ہے۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهاً غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ: (فرعون) کہنے لگا سن لے اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا۔(الشعراء)

''حبسیات''، مشمولہ:''کلّیات مولانا ظفر علی خان'' سے مثالیں درج ذیل ہیں۔

''مناجات''،ص۶

۲۳۶۔ دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو
کہ شرح لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کردے

مصرع ثانی کے قرآنی الفاظ سورۂ نجم:۳۹ سے لیے گئے ہیں

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى: اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔

''لیس کمثله شئ''،ص۷

۲۳۷۔ وہ جس کی شان ہے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ
چھپا بھی ہے تو سرا پردۂ ظہور میں ہے

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ: اس جیسی کوئی چیز نہیں

مصرع اولیٰ کے الفاظ سورۂ شوریٰ: ۱۱ سے ماخوذ ہیں

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ: اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

''پیغام جبرئیل''، ص ۸

۲۳۸۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی جس کی شان میں آیا ہے
رحمت عالم ہو کے اک امیؐ اس مکتوب کو لایا ہے

پہلے مصرعے کے قرآنی الفاظ سورۂ نجم کی چوتھی آیت سے لیے گئے ہیں

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی: وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔

۲۳۹۔ منکشف اس نے کر دیے سارے عَلَّمَ الْاَسْمَاءَ کے وہ رموز
جن کو سمجھ کر خاک کے آگے قدس نے سر نیوہڑایا ہے

عَلَّمَ الْاَسْمَاءَ: (تمام چیزوں کے) نام سکھائے

مصرع اولیٰ کے جزو قرآنی کی بابت تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ (شعر ۱۳۶)

۲۴۰۔ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اس کی زباں پر آتے ہی
کفر کے برج سربفلک پر پرچم دیں لہرایا ہے

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ: حق آچکا اور ناحق نابود ہو گیا

مذکورہ ٹکڑا اس سے پہلے بھی آچکا ہے۔ (شعر ۹۰)

۲۴۱۔ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا کہہ کے دیا ہے حق کو فروغ
پڑھ کے یہ افسوں منھ کے بل اس نے لات و ہُبل کو گرایا ہے

اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا: یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا

یہ ٹکڑا بھی اوپر آچکا ہے۔ (شعر ۹۰)

۲۴۲۔ بت کی خدائی لے گئی مکھی ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ
بالِ مگس سے نقشۂ توحید اس نے نیا کھنچوایا ہے

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ: طالب اور مطلوب کمزور ہیں

پہلے مصرعے میں آنے والا قرآنی اقتباس سورۂ حج: ۷۳ سے لیا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ: اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں

کر سکتے، گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں بلکہ مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے، بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔

''صاحب قاب قوسین او ادنیٰ''، ص۱۱

۲۴۳۔ جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اَسْریٰ تمھی تو ہو

اَسْریٰ: (رات ہی رات میں) لے گیا

مصرع ثانی کے قرآنی جزو کے بارے میں پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔(شعر ۱۷)

''فریاد بحضور سرورِ کونینؐ''، ص۱۳

۲۴۴۔ ہے اُن کے ایک ہاتھ میں سیفِ یداللّٰھی
اور دوسرے میں ہے تری لائی ہوئی کتاب

یداللّٰھی: اللہ کی مدد

مصرع اولیٰ کے آخری جزو کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر ۳۷)

''رسم ادب''، ص۱۵

۲۴۵۔ یہ ادب کی شرط تھی بزم میں کہ وہ سر اٹھا کے گہِ صلا
جو کہے اَلَسْتُ بِرَبِّکُم تو میں سر جھکا کے کہوں بَلٰی

اَلَسْتُ بِرَبِّکُم: کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟

بَلٰی: ہاں (کیوں نہیں)

مصرع ثانی میں الگ الگ آنے والے الفاظ سورۃ اعراف:۱۷۲ سے ماخوذ ہیں۔

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا: کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں، ہم سب گواہ بنتے ہیں۔

۲۴۶۔ نگہ کرم تری کس لیے ہے ستم زدوں سے پھری ہوئی
ہم اسی کے ہیں ترے لطف نے جسے دی نوید وَمَا قَلٰی

وَمَا قَلٰی: اور (تیرا رب) تجھ سے بیزار نہیں ہوا

مصرع ثانی کا آخر الذکر جزو سورۃ الضحیٰ:۳ سے لیا گیا ہے۔

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی: نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔

۲۴۷۔ لقب اُمَّۃً وَسَطاً دیا جنھیں تیرے فضل نے اے خدا
پس و پیش و راس و چپ آج کیوں وہی سختیوں میں ہیں مبتلا

اُمَّۃً وَسَطاً: عادل امّت

پہلے مصرعے میں سورۂ بقرہ:۱۴۳ سے استفادہ کیا گیا ہے

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَسَطاً لِّتَکُونُوا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ: ہم نے اسی طرح تمھیں عادل امّت بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں۔

''اخلاقِ مرتضوی''ص۲۰

۲۴۸۔ پکار اٹھا کہ ہے اسلام سچا
ہے دنیا قائم اس دین ھُـــدیٰ سے

ھُدیٰ: ہدایت

دوسرے مصرعے کی ترکیب کے جزوِ آخر کے بارے میں پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔(شعر۲۲۱)

''یوم المستضعفین''ص۲۳

۲۴۹۔ شراب معرفت بھر دی گئی ہوگی پیالوں میں
نوید وَاشْـــرَبُـــوْا لے کر کھڑا روح الامیں ہوگا

وَاشْرَبُوْا: اور پیو

مصرع ثانی کے قرآنی اقتباس کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۴۴)

۲۵۰۔ جھکا دے گا سرِ تسلیم وَاسْـــجُـــدْ وَاقْتَـــرِبْ سُن کر
کوئی کافر اگر مجلس میں بت در آستیں ہوگا

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ: اور سجدہ کر اور قریب ہو جا

پہلے مصرعے کے الفاظِ قرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۱۸۵)

۲۵۱۔ بجے گا سطوتِ کبریٰ کا ڈنکا ساری دنیا میں
زمیں مِلکِ یَـــمِیْـــں ہوگی فلک زیرِ نگیں ہوگا

یَمِیْں: قوت، اختیار

دوسرے مصرعے میں ترکیب اولیٰ کے جزوِ ثانی کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔(شعر۱۹۶)

۲۵۲۔ خلافت اقتدار اپنا زمانے پر بٹھالے گی
مُـــطَـــاع وہر قسطنطنیہ کا مسند نشیں ہوگا

مُطَاع: اطاعت کی جاتی ہے

مصرع ثانی کا اوّلین لفظ سورۂ تکویر:۲۱ سے ماخوذ ہے

مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ: جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے امین ہے۔

۲۵۳۔ یہ سارے غیب کے اسرار جس دن منکشف ہوں گے
بلند آفاق میں اس دن سر مُسْتَضْعَفِيْن ہوگا

مُسْتَضْعَفِيْن: بے بس لوگ

مصرع ثانی کا قرآنی جز و سورۂ نساء میں چار مقامات پر یعنی آیت: ۷۵، ۹۷، ۹۸ اور ۱۲۷ میں آیا ہے۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ: مگر جو مرد عورتیں اور بچے بے بس ہیں۔(۹۸)

''حٰمٓ''، ص۲۴۔۲۶

۲۵۴۔ أَسْلَمْتُ پکاروں گا بانداز براہیم
مسلم ہوں مرا شیوۂ دیرینہ ہے تسلیم

أَسْلَمْتُ: میں نے فرمانبرداری کی

مصرع اولیٰ کا پہلا لفظ قرآن پاک کی تین (۳) سورتوں میں آیا ہے۔ یعنی بقرہ: ۱۳۱، آل عمران: ۲۰ اور نمل: ۴۴ میں۔

قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ: انھوں نے کہا میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی۔ (بقرہ)

۲۵۵۔ جاہل ہو مخاطب تو میں کہتا ہوں سَلَاماً
بھولا نہیں میں اپنے پیمبرؐ کی یہ تفہیم

سَلَاماً: سلام ہے

مصرع اولیٰ کا آخری لفظ قرآن پاک میں نو (۹) مرتبہ یعنی سورۂ ہود: ۶۹ تا سورۂ واقعہ: ۲۶ آیا ہے۔ لیکن شعر کے مضمون کی مناسبت سے سورۂ فرقان: ۶۳ سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوْا سَلَاماً: اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔

۲۵۶۔ ہم کفر کی شب خوں سے ڈرے ہیں نہ ڈریں گے
بڑھتے ہیں جو کفار تو ہم پڑھتے ہیں حٰمٓ

مصرع ثانی کا آخری لفظ حروف مقطعات میں سے ہے۔ تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ (شعر ۲۱۳)

''نالہ کی رسائی''، ص۲۶

۲۵۷۔ گر إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامَ آج بھی سچ ہو
تو پھر اسلام پر آفت یہ لائی جا رہی کیوں ہے

پہلے مصرعے کا اقتباس قرآنی سورۂ آل عمران: ۱۹ سے لیا گیا ہے۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِندَ اللّٰهِ الإِسْلَامُ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین، اسلام ہی ہے۔

''صفیرِ سروش''، ص ۲۷

۲۵۸۔ فَلا تَعْجَلْ عَلَيْهِم سن کے بھی تجھ کو نہ صبر آیا
مگر یہ ناصبوری مقتضا ہے تیری فطرت کا

فَلا تَعْجَلْ عَلَيْهِم: پس تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر۔

مصرع اولیٰ میں مذکور جزو قرآنی سورۂ مریم: ۸۴ سے ماخوذ ہے۔

فَلا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدّاً: تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر، ہم تو خود ہی ان کے لیے مدت شماری کر رہے ہیں۔

''ترک''، ص ۲۹

۲۵۹۔ لِيُظْهِرَهُ کے وعدے کے وفا ہونے کا وقت آیا
گدائے بے نوا کے بادشا ہونے کا وقت آیا

لِيُظْهِرَهُ: تاکہ اسے (دین کو) غالب کرے۔

پہلے مصرعے کا اولین لفظ سورۂ توبہ: ۳۳، سورۂ فتح: ۲۸ اور سورۂ الصف: ۹ میں گویا کل تین (۳) مرتبہ آیا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدیٰ وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کرے۔ (فتح)

۲۶۰۔ هُوَ اللّٰهُ أَحَد کے نغمہ کو بے تاب ہے گلشن
قفس سے عندلیبوں کے رہا ہونے کا وقت آیا

مصرع اولیٰ میں سورۂ اخلاص کی پہلی آیت سے استفادہ ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ: آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔

''نشاۃ الثانیہ''، ص ۳۴

۲۶۱۔ پھر پرچم اسلام ہے عالم میں سر افراز
پھر دینِ هُدیٰ کی وہی شوکت وہی شاں دیکھ

هُدیٰ: ہدایت

مصرع ثانی کے قرآنی لفظ کے بارے میں اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ (شعر ۲۲۱)

۲۶۲۔ تفسیر سمجھنی ہو اگر کُنْ فَيَكُوْن کی
تاثیر دعا ہائے شہِ کون و مکاں دیکھ

کُنْ فَیَکُوْن: ہو جا پس ہو گیا

مصرع اولیٰ کے قرآنی الفاظ سورۂ بقرہ: ۱۱۷ تا سورۂ غافر: ۶۸، آٹھ (۸) مقامات پر آئے ہیں۔

وَإِذَا قَضَىٰ أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ: وہ جس کام کو کرنا چاہتا ہے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، بس وہ وہیں ہو جاتا ہے۔ (بقرہ)

''آصف جاہ ہفتم کی یاد میں''، ص ۴۷

۲۶۳۔ زبان حال سے کہتا ہے قصر زار ابھی
ہیں عَنْکَبُوْت کے گھر میں بہت سے تار ابھی

عَنْکَبُوْت: مکڑی

مصرع ثانی میں سورۂ عنکبوت سے استفادہ ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔ (شعر ۲۲۶)

''مضیٰ ما مضیٰ''، ص ۵۴

۲۶۴۔ برغم عیسیٰ مریم ''لما سبقتانی''
نہ کہیے بلکہ جو کہیے تو مَا قَلیٰ کہیے

مَا قَلیٰ: (تیرا رب) تجھ سے بیزار نہیں ہوا

مصرع ثانی میں نظم کیے گئے جزو قرآنی کی تفصیل پیچھے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۲۴۶)

۲۶۵۔ برسم مومن قَانِت شب بلا سر سے
جو ٹل گئی تو مَضیٰ کہہ کے مَا مَضیٰ کہیے

قَانِت: (عبادت کے لیے) قیام کرنے والا

مَضیٰ: گزر چکا

مصرع اولیٰ میں نظم کیا گیا قرآنی لفظ سورۂ زمر: ۹ سے ماخوذ ہے

هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِداً: جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو۔

مصرع ثانی کا قرآنی جزو سورۂ زخرف: ۸ سے لیا گیا ہے۔

وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ: اور اگلوں کی مثال گزر چکی ہے۔

''فتنۂ ارتداد و علمائے کرام''، ص ۵۷

۲۶۶۔ مَاطَغیٰ کا لائیں کاجل چشمِ بینا کے لیے
وَالضُّحیٰ سے دیدۂ بد بیں کو نابینا کریں

مَاطَغیٰ: (نگاہ) حد سے نہ بڑھی

وَالضُّحیٰ: چاشت (کے وقت) کی قسم

پہلے مصرعے میں سورۂ نجم: ۱۷ سے استفادہ کیا گیا ہے

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغیٰ: نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔

اور دوسرے مصرعے میں سورۃ الضحیٰ کی پہلی آیت مستعار ہے۔ تفصیل گزر چکی ہے۔ (شعر ۳۲)

۲۶۷۔ وَلْتَکُنْ مِّنْکُم کے اک افسوں سے بدلیں رنگ ہند
منظر ایسا ہو کہ بیٹھے مدّعی دیکھا کریں

وَلْتَکُنْ مِّنْکُم: اور چاہیے کہ تم میں سے ہو (ایک جماعت)

مذکورہ جزو قرآنی سورۂ آل عمران: ۱۰۴ سے ماخوذ ہے

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَدْعُونَ اِلَی الْخَیْرِ: تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے۔

''مدارج ارتقا''، ص ۶۰

۲۶۸۔ سکھایا جا رہا ہے نکتہ اُوذُوا فِیْ سَبِیْلِیْ کا
حق آگاہانِ امّت پا بجو لاں ہوتے جاتے ہیں

اُوذُوا فِیْ سَبِیْلِی: جنھیں میری (یعنی اللہ کی) راہ میں ایذا دی گئی۔

مصرع اولیٰ میں موجود الفاظ قرآنی سورۂ آل عمران: ۱۹۵ سے لیے گئے ہیں

فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِی: اس لیے وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور جنھیں میری راہ میں ایذا دی گئی۔

''اطاعت و استطاعت''، ص ۶۴

۲۶۹۔ جب اک دن سرورِ کون و مکاںؐ کے دستِ اقدس پر
سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا کہہ کے کچھ لوگوں نے بیعت کی

سَمِعْنَا: ہم نے سُنا

اَطَعْنَا: ہم نے اطاعت کی

مصرع ثانی کے دونوں الفاظ ایک ساتھ سورۂ بقرہ: ۲۸۵، سورۂ نساء: ۴۶، سورۂ مائدہ: ۷ اور سورۂ نور: ۵۱ میں یعنی چار (۴) مرتبہ آئے ہیں۔

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا: انھوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ (بقرہ)

''کھری کھری باتیں''، ص ۷۱

۲۷۰۔ محو ہوئے معاش میں بھول گئے مَــعَــادکو
پیشِ نظر نہ رکھ سکے حشر ثمود و عاد کو

مَعَاد: آخرت

پہلے مصرعے میں آنے والا قرآنی جز وسورۂ قصص:۸۵سے ماخوذ ہے۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَآدُکَ اِلیٰ مَعَادٍ: جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے، وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے۔

۲۷۱۔ محو دلوں سے ہوگئی آیۂ لاَ تَــفَــرَّقُــوْا
چھوڑ دیا ہے ہاتھ سے رشتۂ اعتصاد کو

لاَ تَفَرَّقُوْا: پھوٹ نہ ڈالو۔

مصرعِ اولیٰ میں مذکور الفاظ سورۂ آل عمران:۱۰۳سے ماخوذ ہیں

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلاَ تَفَرَّقُوْا: اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

۲۷۲۔ حکمت نص وَلْتَــکُــن پہ نہ کیا جنھوں نے غور
بیٹھ کے رو رہے ہیں آج فتنۂ ارتداد کو

وَلْتَکُن: (ضرور) ہونی چاہیے۔

پہلے مصرعے کے جز وقرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر ۲۶۷)

''خطاب چہارگانہ۔ ملکانوں سے''، ص ۴۷

۲۷۳۔ یاد کر بھولا ہوا اَلــرُّجْــزَ فَــاهْــجُــر کا سبق
شرک کی رسموں سے باز آ کفر کی ریتوں کو چھوڑ

سورۂ مدثر:۵ سے مصرعِ اولیٰ میں الفاظ لیے گئے ہیں

وَالرُّجْزَ فَاهْجُر: ناپاکی کو چھوڑ دے۔

''اسلام کے کرشمے''، ص ۸۰۔۸۱

۲۷۴۔ فرض اولیٰ وَاصْبِــرُوْا ہے فرض اُخریٰ فَــاقْتُــلُــوْا
بند دروازے ہوں جب تفہیم اور افہام کے

وَاصْبِرُوْا: اور صبر کرو

فَاقْتُلُوْا: پس قتل کرو

مصرعِ اولیٰ کا پہلا اقتباس قرآنی سورۂ اعراف:۱۲۸، انفال:۴۶ اور ص:۶ سے ماخوذ ہے۔

قَالَ مُوسیٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا: موسیٰ (علیہ السلام نے) اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کا سہارا حاصل کرو اور صبر کرو۔ (اعراف)

اور دوسرا لفظ سورۂ بقرہ:۵۴ اور توبہ:۵ سے لیا گیا ہے۔

فَتُوْبُوْا إِلىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا أَنْفُسَكُم: اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنے کو آپس میں قتل کرو۔ (بقرہ)

۲۷۵۔ کَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا کے معنی ہیں یہی
مُلک مِلک ان کی ہے جو بندے ہوئے اسلام کے

كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلاً: ہے اللہ تعالیٰ کا کام کیا گیا۔

مصرع اولیٰ میں مذکور اقتباس قرآنی کی تفصیل پیچھے دیکھی جاسکتی ہے۔ (شعر ۱۱)

''ستم زدگانِ مالابار اور آصف جاہ ہفتم'' ص ۸۱

۲۷۶۔ لِمَنْ يُقْتَل کے پھندے میں پھنسادی اس نے خود گردن
الجھتا کس لیے پھر قاتل اس صید زبوں سے ہے

لِمَنْ يُقْتَل: جو قتل کیا گیا

اس جزوِ قرآنی کی تفصیل پہلے دی جاچکی ہے۔ (شعر ۵۰)

''آیۃ الّیل'' ص ۸۴

۲۷۷۔ مجھے یاد آئی قرآں کی عبارت
پڑھا میں نے مَحَوْنَا آيَةَ الَّيْل

مَحَوْنَا آيَةَ الَّيْل: رات کی نشانی کو (اللہ نے) بے نور کردیا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل:۱۲ سے مصرع ثانی کے الفاظ لیے گئے ہیں

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ الَّيْلِ: ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کردیا ہے۔

''انّک انت الاعلیٰ'' ص ۸۷

۲۷۸۔ ہوائی جب وَالضُّحىٰ کی چھوٹی تو سب نے اس کی بہار لوٹی
کرن قُمِ الَّيْل کی جو پھوٹی تو سارے جگ میں ہوا اجالا

وَالضُّحىٰ: چاشت (کے وقت) کی قسم

قُمِ الَّيْل: رات کو قیام کرو

دونوں مصرعوں کے اقتباسات قرآنی کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔(شعر۳۲)اور(شعر۲۱۹)

''انقلاب''،ص۸۸۔۸۹

۲۷۹۔ بے کسوں پر اے خدا بیداد کی حد ہوگئی
تو ہی اُن کا دادرس یا حَـــــیُّ یاقَیُّـــــوم ہو

حَیُّ: زندہ رہنے والا

قَیُّوم: قائم رہنے والا

مصرع ثانی کے دونوں قرآنی الفاظ کے بارے میں اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔(شعر۱۳۴)

۲۸۰۔ رمز استـــــخــــلاف کردے گا مرے معنی کی شرح
گر عسیر الفہم ایسا ہی مرا مفہوم ہو

استخلاف: خلیفہ بنانا

پہلے مصرعے کا جزو قرآنی اصل صورت میں سورۂ نور:۵۵ میں آیا ہے۔تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۱۹)

۲۸۱۔ وقت آپہنچا کہ دور جام عنبر بو چلے
ہر دہان خم ختام مسک سے مَـــخْتُـــــوم ہو

مَخْتُوم: جس پر مہر ہو

مصرع ثانی کا اول الذکر اقتباس صحیح شکل میں سورۂ مطففین:۲۶ میں نظر آتا ہے

خِتَامُهٗ مِسْكٌ: جس پر مشک کی مہر ہوگی۔

اور آخر الذکر لفظ بھی اسی سورت کی آیت ۲۵ سے ماخوذ ہے

يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ: یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔

۲۸۲۔ اَنْتُـــمُ الْاَعْـــلَـــوْنَ کا غل مچ رہا ہو عرش پر
اور پرستارانِ حق کی قدسیوں میں دھوم ہو

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ: تم ہی غالب رہو گے

مصرع اولیٰ کے الفاظ قرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۱۴۷)

''عالم آشوب''،ص۹۰

۲۸۳۔ ثمرہ انھیں ملا یہ اَضَـــاعُـــوا الـــصَّـــلٰـــوۃ کا
مغرب کی لعنتوں میں گرفتار ہو گئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃ: (جنھوں نے) نماز ضائع کی

سورۂ مریم:۵۹ سے مذکورہ بالا قرآنی الفاظ لیے گئے ہیں۔

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوٰةَ: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی۔

''تفاخر و تذلّل''، ص۹۱

۲۸۴۔ ہو غلغلہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰه کا بلند
فَتْحٌ قَرِيْب کی جو بشارت رقم کروں

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰه: یقیناً اللہ نے سچّا کردیا

فَتْحٌ قَرِيْب: جلد کامیابی

مصرعِ اولیٰ میں سورۂ فتح:۲۷ سے الفاظ مستعار ہیں

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا۔

مصرعِ ثانی کی ترکیب کے الفاظ اردو میں الگ الگ تو رائج ہیں لیکن موجودہ شکل میں رائج نہیں ہیں۔ یہ پوری ترکیب سورۂ صف:۱۳ سے ماخوذ ہے۔

وَأُخْرىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ: اور تمھیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو، وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے۔

۲۸۵۔ پہلا سبق ملا ہے الٓمّ کا
پھر کیا ضرور ہے کہ میں شرح الم کروں

الٓمّ حروف مقطعات میں سے ہے، تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۲۷)

''خروشِ مسلم''، ص۹۲

۲۸۶۔ جلایا اس نے مردوں کو باذن اللّٰه قم کہہ کر
جگایا اس نے ایک آواز میں ہندوستاں بھر کو

باذن اللّٰه قم: اللہ کی اجازت سے اٹھ

مصرعِ اولیٰ میں نمایاں کیے گئے الفاظِ قرآنی ایک ساتھ کہیں نہیں آئے ہیں۔ البتہ باذن اللہ کا ٹکڑا قرآن پاک میں ۱۸ مرتبہ آیا ہے یعنی بقرہ:۹۷ تا تغابن:۱۱ میں

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ: کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی۔(تغابن)

اور قم کا لفظ کل دو (۲) مرتبہ آیا ہے۔ تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔(شعر:۱۶۶)

''سیاسیات عالیہ''، ص۹۳

۲۸۷۔ بسکہ تھا تثلیث عنواں دین قسطنطین کا
پڑھ گیا آ کر سبق انگورہ میں وَالتِّیــــــــن کا

وَالتِّین: انجیر کی قسم
مصرع ثانی کے لفظ سے سورۃ التّین کا آغاز ہوتا ہے۔
وَالتِّینِ وَالزَّیْتُونِ: قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔

''انّ اکرمکم عند اللہ اتقکم''،ص۹۶

۲۸۸۔ گئے وہ دن کہ اَکْــرَم کے لیے تھی شرط اَتْــقــیٰ کی
شرف سب سے بڑا یہ تھا کہ دل میں حرمتِ دیں ہو

اَکْرَم: زیادہ معزز
اَتْقٰی: زیادہ پرہیز گار
اکرم اگرچہ اردو میں بھی مستعمل ہے لیکن یہاں اَتْــقــیٰ کے ساتھ سورۂ حجرات:۱۳ سے ماخوذ ہے۔اس لیے اس مثال کو اختیار کیا گیا ہے۔تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔(شعر۸۵)

''زہر اور اس کا تریاق''،ص۹۹

۲۸۹۔ خروشِ کفر تھم سکتا نہیں گر دیں کے حلقوں سے
سرود رَتِّــلِ الْــقُــرْآنَ تَــرْتِیْلاً نہیں ہوگا

رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً: قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر
مندرجہ بالا الفاظ کی تفصیل پیچھے دیکھی جا سکتی ہے۔(شعر۷۰)

''تاجدار دکن کو سنگھٹن کی دھمکی''،ص۱۰۰

۲۹۰۔ مانا کہ مجتنب ہیں وہ عِــجْــلِ حَــنِــیْــذ سے
خو ان خلیل میں ہے شرف جس طعام کو

عِجْلِ حَنِیْذ: بھنا ہوا بچھڑا
مصرع اولیٰ میں آنے والے اقتباس قرآنی کا پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔(شعر۲۰۸)

''فرعون کی آرزو''،ص۱۰۳

۲۹۱۔ کہتے ہیں کہ ہم سقف ہمالہ پہ پہنچ کر
چھینیں گے سب اسرار ازل جــــــوفِ سما سے

جوف: سینہ، پیٹ

مصرع ثانی کی موخر الذکر ترکیب کا پہلا لفظ سورۂ احزاب:۴ سے معمولی تبدیلی کے ساتھ لیا گیا ہے۔

مَّا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ: کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے۔

''شریعت اسلامی اور یورپ'' ص۱۰۹

۲۹۲۔ قطع ید سارق پہ ہے یورپ کا یہ فتویٰ
وحشی ہے وہ قانون جو دیتا یہ سزا ہے

قطع ید سارق: چور کے ہاتھ کاٹنا

مصرع اولیٰ کے ابتدائی تینوں الفاظ قرآن پاک میں اس صورت میں کہیں نہیں آئے ہیں البتہ اپنی صحیح شکل میں سورۂ مائدہ:۳۸ میں دکھائی دیتے ہیں۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا: چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔

''گولیوں کا کھیل''، ص۱۱۲

۲۹۳۔ قادیاں جب حجتِ اَکْمَلْتُ کا منکر نہیں
پھر اسے انکار ہے ختم رسالت ہی سے کیوں

اَکْمَلْتُ: میں نے مکمل کر دیا

مصرع اولیٰ میں مذکور لفظ سورۂ مائدہ:۳ سے لیا گیا ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ: آج میں نے تمھارے لیے دین کو کامل کر دیا۔

''چاند میں تیل'' ص۱۱۳

۲۹۴۔ یہیں موجود لائڈ جارج ہوتے
بناتے کیوں مقر اپنا سَقَر میں

سَقَر: دوزخ

مصرع ثانی میں دیا گیا قرآنی اقتباس سورۂ قمر:۴۸ اور مدثر:۲۶، ۲۷، ۴۲ میں یعنی کل چار (۴) مرتبہ آیا ہے۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ: میں عنقریب اُسے دوزخ میں ڈالوں گا۔(مدثر:۲۶)

''اصلیت۔ هل اتیٰ علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکوراً'' ص۱۱۴

۲۹۵۔ لیکن اے صورت گرِ بت خانۂ تہذیب نو
کچھ تجھے یاد اپنی شان لَمْ يَكُنْ شَيْئًا بھی ہے

لَمْ يَكُنْ شَيْئًا: جب یہ کچھ بھی نہیں تھا

نظم کے نام اور دوسرے مصرعے میں سورۂ دہر کی پہلی آیت سے جزو قرآنی مستعار لیا گیا ہے۔

هَلْ أَتىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَّذْكُوراً: یقیناً گزرا ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں جب کہ یہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔

''منیم جی''، ص۱۲۸

۲۹۶۔ ہے اس عقیدے پہ ہند قائم کہ رام بھی ہے رحیم بھی ہے
ادھر الف و میم بھی ہے ادھر الٓــــمّ بھی ہے

دوسرے مصرعے کا ثانی الذکر جز وحروف مقطعات میں سے ہے۔ جیسا کہ پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔ (شعر ۲۷)

۲۹۷۔ اگر ہم آزاد ہیں تو جنّت، غلام اغیار ہیں تو دوزخ
یہ جاں سے پیارا وطن ہمارا بہشت بھی ہے جَحِیم بھی ہے

جَحِیم: دوزخ

مصرع ثانی میں درج جز وقرآنی کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔ (شعر ۲۸)

''تخت یا تختہ''، ص۱۳۷

۲۹۸۔ تم کہتے ہو کَـالْأَنْـعَـام جنھیں کچھ کر کے وہی دکھلاتے ہیں
سر ہاتھ میں لے کر مسئلہ حل کرتے ہیں عوام آزادی کا

پہلے مصرعے میں سورۂ اعراف: ۱۷۹ سے استفادہ ہے

أُولَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ: یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں۔

''صلّی اللہ علیہ وسلّم''، ص۱۴۱

۲۹۹۔ خیر ممثّل فضل مجسّم صورت احساں پیکرِ رحمت
آیۂ لطفِ رَبُّکَ الْأَكْــــرَم صلّی اللہ علیہ وسلّم

مصرع ثانی میں سورۂ علق: ۳ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ: تُو پڑھتا رہ، تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔

۳۰۰۔ خَیْــلِ ملک تھا اس کے جلو میں یعنی قضا کا رخش تھا رو میں
تاکہ جہاں ہو درہم و برہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

خَیْل: گھوڑے

مصرع اولیٰ کے اوّلین لفظ کے بارے میں پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ (شعر ۸۸)

''حیات جاوید''، ص۱۴۳

۳۰۱۔ منزل خوف خدا ہے مومن قَـــانِـــت کا دل
بیت قید فرنگ اس میں اتر سکتی نہیں

قَانِت: عبادت کے لیے قیام کرنے والا

مصرع اولیٰ میں نظم کیے گئے جزو قرآنی کے بارے میں تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔(شعر۲۱۵)

''ارمغان قادیان''، مشمولہ:''کلیات مولانا ظفر علی خان'' سے ایسے اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں جن میں قرآنی الفاظ جلوہ گر ہیں۔

سورۂ ہود کی آیت:۳۸،۳۹ کے ساتھ ایک نظم کا طویل عنوان ہے:

''قادیاں کا تھیٹر، قولِ فیصل، اِن تَسخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسخَرُ مِنكُم كَمَا تَسخَرُونَ. فَسَوفَ تَعلَمُونَ مَن يَّأتِيهِ عَذَابٌ يُخزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيهِ عَذَابٌ مُّقِيم''، ص۲۲۔۲۴

۳۰۲۔ ماروں اگر اک نعرہ هُـــوَ الـلّٰـــهُ اَحَـــد کا
ہر بت کدۂ شرک کے گنبد کو ہلا دوں

هُوَ اللّٰهُ اَحَد: وہ اللہ ایک ہے

پہلے مصرعے کے اقتباس قرآنی کے بارے میں تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔(شعر۲۶۰)

۳۰۳۔ جس ہاتھ نے اَلْـــفِيْـــل کو ماالفیل بنایا
طوطے اڑیں اس کے جو ابابیل اڑا دوں

اَلْفِيْل: ہاتھی

مصرع اولیٰ کے جزو قرآنی کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔(شعر۲۰)

۳۰۴۔ ہے جن کو محمدؐ کی مساوات کا دعویٰ
مثـــواہ جهـــنّـــم کی وعیدان کو سنا دوں

مثواہ جهنّم: اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

مصرع ثانی میں قرآنی ترتیب سے مختلف صورت میں الفاظ موجود ہیں۔ تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔(شعر۶۷)

۳۰۵ میرے لیے تفسیر تو ان کے لیے تاویل
خود کھاؤں میں رمّـــان انھیں زَقُّـــوم کھلا دوں

رُمّان: انار

زَقُّوم: تھوہر کا درخت

مصرع ثانی میں اول الذکر لفظ تین (۳) مقامات پر یعنی سورۂ انعام:۹۹ اور ۱۴۱ اور سورۂ رحمٰن:۶۸ میں آیا ہے۔

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ: ان دونوں میں میوے اور کھجور اور انار ہوں گے۔(رحمٰن)

ثانی الذکر لفظ بھی تین (۳) مرتبہ آیا ہے یعنی سورۂ صافات: ۶۲، دخان: ۴۳ اور واقعہ: ۵۲ میں۔

أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ: کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا سینڈھ (زقوم) کا درخت۔(صافات)

۳۰۶۔ اَکْمَلْتُ لَکُم پڑھ کے زبان عربی میں
ظلّی و بروزی کی نبوّت کو مٹا دوں

اَکْمَلْتُ لَکُم: میں نے تمھارے لیے مکمل کر دیا

پہلے مصرعے کے قرآنی اقتباس کا تذکرہ اوپر کیا جا چکا ہے۔(شعر ۲۹۳)

۳۰۷۔ میں قائلِ الہام تو وہ مائلِ ایہام
کوثر میں پیوں آبِ حَمِیْم ان کو پلا دوں

حَمِیْم: کھولتا ہوا گرم

دوسرے مصرعے میں مذکور قرآنی جزو کی تفصیل پہلے دی جا چکی ہے (شعر ۱۸)

''تھوہر کے دودھ کی کھیر ارتقا کی ہنڈیا میں''، ص ۲۶

۳۰۸۔ بھول سکتی ہے مجھے کیوں کر حدیثِ خَاسِئِیْن
جلد ہی میں اس خبر کا مبتدا ہو جاؤں گا

خَاسِئِیْن: ذلیل

مصرع اولیٰ کا آخری لفظ سورۂ بقرہ: ۶۵ اور سورۂ اعراف: ۱۶۶ سے ماخوذ ہے

فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ: ہم نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔(بقرہ)

''پیغامِ جنگ''، ص ۳۳

۳۰۹۔ امّت رسولؐ کی ہیں امانت خدا کی ہیں
ہیں جنّتِ النّعیم کے انعامیوں میں ہم

جنّت النّعیم: نعمتوں والی جنّت

مصرع ثانی کے الفاظ قرآن پاک خفیف سے ردّ و بدل کے ساتھ دس (۱۰) مرتبہ آئے ہیں۔ تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔(شعر ۴۲)

''لیس کمثله شیءٌ کی قادیانی شرح''، ص ۳۴ میں مولانا ظفر علی خان نبوّت کے جھوٹے دعوے دار کو مخاطب کر کے طنزیہ لہجے میں کہتے ہیں:

۳۱۰۔ معنیٔ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ آپ ہیں
یعنی آپ اللہ میاں کے باپ ہیں

لَیسَ کَمِثْلِہٖ شَیءٌ: اس جیسی کوئی چیز نہیں

اوّل الذکر مصرعے کے اقتباس قرآنی کی تفصیل پہلے آچکی ہے۔(شعر ۲۳۷)

۳۱۱۔ قادیاں ہے چشمۂ آب حَـــمِیْـــم
باپ پانی تھے تو بیٹے بھاپ ہیں

حَمِیْم: کھولتا ہوا گرم

پہلے مصرعے کا آخری لفظ قرآن پاک میں کل سترہ (۱۷) مرتبہ آیا ہے۔جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔(شعر ۱۸)

۳۱۲۔ فـــاتبـــعـــہ کی انگیٹھی گرم ہے
آگ اس کی آپ لیتے تاپ ہیں

فاتبعه: پھر پیچھے لگ گیا (شیطان)

پہلے مصرعے کا اوّلین لفظ اصل شکل میں سورۂ قصص:۴۹،اعراف:۱۷۵،حجر:۱۸اور صافات:۱۰ میں گویا کل چار(۴) مرتبہ آیا ہے۔

فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِيْنَ: پھر شیطان اُس کے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا۔(اعراف)

''پیغمبر قادیاں کا برزخی ترانہ''،ص ۳۷

۳۱۳۔ اُس اُخْـــرِجُـــوْا لیہود کا قائل نہیں ہوں میں
برطانیہ سے جس کی سند مل چکی نہ ہو

اُخْرِجُوْا: نکالے گئے

مصرع اولیٰ میں آنے والی ترکیب اس شکل میں قرآن پاک میں کہیں نہیں آئی ہے۔البتہ ترکیب کا پہلا لفظ جو بضم اوّل ہے وہ آل عمران:۱۹۵ تا حشر:۱۲ میں کل چھے (۶) بار آیا ہے۔

لَئِنْ أُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ: اگر وہ جلاوطن کیے گئے تو یہ اُن کے ساتھ نہ جائیں گے۔(حشر)

''اسرار دربارِ قادیاں''،ص ۴۳

۳۱۴۔ دبستانوں میں درس مشیٔ فی الـــنَّـــوم ملتا ہے
شبستانوں میں دہراتے ہیں اس رنگیں کہانی کو

اَلنَّوْم: نیند

مشیٔ فی النوم کی ترکیب قرآن میں نہیں ہے البتہ نوم کا لفظ قرآن پاک میں دو (۲) مرتبہ یعنی بقرہ:۲۵۵ اور فرقان:۴۷ میں آیا ہے۔

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ: جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند۔(بقرہ)

''تہذیب نو کے ابلقی جلوے''،ص ۴۸

۳۱۵۔ کان والو اَنکَرَ الۡاَصۡوَات ہے صَوۡتُ الۡحَمِیۡر
گر یہ ڈھینچوں ڈھینچوں سُنی ہو تو جاؤ قادیاں

اَنکَرَ الۡاَصۡوَات: آوازوں میں سب سے بُری
صَوۡتُ الۡحَمِیۡر: گدھے کی آواز
مصرع اولیٰ کے دونوں قرآنی اقتباسات کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔(شعر۱۵۲)
''شرح تقصیر''،ص۴۹

۳۱۶۔ باپ لندن، شملہ بیٹا، قادیاں روح القدس
اے مسلمانو! یہی تفسیر ہے وَالتِّیۡـــــــــن کی

وَالتِّیۡن: انجیر کی قسم
مصرع ثانی میں موجود جزو قرآنی سے سورۃ التّین کا آغاز ہوتا ہے۔جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔(شعر۲۸۷)

۳۱۷۔ کل بنے پھرتے تھے جو اپنے زمانے کے نبی
آج چادران کے مرقد پر چڑھی سِـــجِّیۡـــــن کی

سِجِّیۡن: (دوزخیوں کا) قید خانہ
دوسرے مصرعے میں سورۂ مطففین:۷،۸ سے استفادہ کیا گیا ہے۔
وَمَا أَدۡرَاکَ مَا سِجِّیۡنٌ: تجھے کیا معلوم سجّین (دوزخیوں کا قید خانہ) کیا ہے۔(۸)
''متبنّیٰ کی الماری''،ص۵۱

۳۱۸۔ مشیٔ فی الـــنَّـــــوۡم اور اُس کے فلسفے پر کرنظر
قادیاں کے نازنینوں کی طرحداری بھی دیکھ

اَلنَّوۡم: نیند
مصرع اولیٰ میں مذکور قرآنی لفظ کی تفصیل اوپر دی جا چکی ہے۔(۳۱۴)
''مداری کی پٹاری''،ص۶۱

۳۱۹۔ جواب الفضل کا ترکی بہ ترکی دے تو دیں ہم بھی
اتاریں کیسے لیکن نقل اصـــوات حـــمـــاری کی

اصوات حماری: گدھوں کی آواز
مصرع ثانی میں موجود ترکیب اپنی اصل شکل میں سورۂ لقمان:۱۹ میں آئی ہے جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔(شعر۱۵۲)
''منکرِ ختم نبوت کا حشر''،ص۶۷

۳۲۰۔ منکرِ ختم نبوّت کے مقدّر میں ہے درج
ذلّت وخواری ورسوائی الیٰ یَـــوْمَ التَّـــنَــاد

یَوْمَ التَّنَاد: پکار کا دن (قیامت)

مصرع ثانی کے آخری الفاظ کے بارے میں تفصیل پہلے دی جاچکی ہے۔(شعر ۱۸۶)

''تابوت قادیاں میں آخری میخ''، ص ۴۳

۳۲۱۔ نبی کی شرم نہ ہو خوف لَا اِلٰــــــــــــہ نہ ہو
ہوس نہ جس کی ہو ایسا کوئی گناہ نہ ہو

لَا اِلٰه: کوئی معبود نہیں

پہلے مصرعے کے جزوِ قرآنی کے بارے میں تفصیل پہلے دی جاچکی ہے۔(شعر ۱۵۳)

''متفرق اشعار'' ص ۸۷

۳۲۲۔ ہے مسیلمہ کی دولت جو ملی ہے میرزا کو
یہ غُــــــرَابِ آخریں ہے جو وہ تھا کلاغ پہلا

غُرَاب: کوّا

مصرع ثانی کی ترکیب کا اول الذکر لفظ سورۂ مائدہ:۳۱ میں دو (۲) مرتبہ آیا ہے۔

قَالَ یَا وَیْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَکُونَ مِثْلَ هَـٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِیَ سَوْءَةَ أَخِي: وہ کہنے لگا، ہائے افسوس! کیا میں ایسا کرنے سے بھی گیا گزرا ہو گیا کہ اس کوّے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا۔

''گنج شائگاں'' کے عنوان سے مولانا ظفر علی خان نے چالیس (۴۰) احادیث کا منظوم ترجمہ کیا تھا۔ لیکن یہ اُن کی کلّیات میں شامل نہیں ہے۔ اس کے ایک شعر میں بھی قرآنی لفظ مستعار لیا گیا ہے۔

۳۲۳۔ سعادت اُس نے کی ہے ایزدِ مُتَـعَـــال سے حاصل
ہوئی ہو جس کو عبرت دوسروں کے حال سے حاصل

مُتَعَال: بلند وبالا

مصرع اولیٰ میں مندرج ترکیب کی تفصیل پیچھے دیکھی جاسکتی ہے۔(شعر ۱۳۲)

نظموں کے عنوانات:

قرآنِ پاک سے مولانا ظفر علی خان کے غیر معمولی شغف کا ثبوت ان کی نظموں کے عنوانات سے بھی ملتا ہے۔ بعض عنوانات جزواً اور بعض کلیتاً قرآنی الفاظ پر مشتمل ہیں۔ کچھ عنوانات ایسے بھی ہیں جن میں الفاظِ قرآنی تھوڑی بہت تبدیل شدہ صورت

میں ملتے ہیں۔ بعض میں پوری پوری آیات عنوانات کا حصہ بنادی گئی ہیں۔ اور کہیں دو مختلف مقامات سے قرآنی الفاظ لے کر انھیں یکجا کر دیا گیا ہے۔

بہارستان میں موجود امثال درج ذیل ہیں:

۱۔ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ (ص ۸) کلمے کا اول الذکر جز وصافات: ۳۵ اور محمد: ۱۹ میں آیا ہے اور ثانی الذکر جز وفتح: ۲۹ سے ماخوذ ہے۔

۲۔ اسلام۔ فطرۃ اللّٰہ الّتی فطر النّاس علیھا (ص ۴۳) روم: ۳۰

۳۔ پھروہی تو اور تیرا شبستان غم نہ کھا۔ امّن یجیب المضطرّ اذا دعاہ ویکشف السّوء ویجعلکم خلفاء الارض ءَ الٰہ مع اللّٰہ قلیلاً ما تذکّرون (ص ۸۸) نمل: ۶۲

۴۔ اتمام نور۔ یریدون لیطفؤ نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متمّ نورہ ولو کرہ الکٰفرون (ص ۹۸) صف: ۹۴

۵۔ لا تائیسوا من روح اللّٰہ (ص ۱۲۱) یوسف: ۸۷

۶۔ انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتّیٰ یغیّروا ما بانفسھم (ص ۱۸۲) رعد: ۱۱

۷۔ لاتخف انّک انت الاعلیٰ (ص ۱۸۴) طٰہٰ: ۶۸

۸۔ کیف تکفرون باللّٰہ و کنتم امواتاً فاحیاکم۔ احیاء زمیندار (ص ۲۶۱) بقرہ: ۲۸

۹۔ لاہور میں مہاراجا نصر اللہ خان نومسلم کا ورودِ مسعود۔ اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح ورایت النّاس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً (ص ۳۴۷) نصر: ۱

۱۰۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (ص ۳۵۹) حشر: ۲

۱۱۔ سر عبداللہ ماموں السہر وردی کی شان میمونی، الہ دین کے چراغ کی لو اور ریمزے میکڈانلڈ کے برقی قمقہ کی ضو۔ یریدون لیطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم (ص ۳۹۷) صف: ۸

۱۲۔ لا تقنطوا من رحمت اللّٰہ۔ تضمین بر غزل حافظ (ص ۴۶۷) زمر: ۵۳

۱۳۔ اذا زلزلت الارض زلزالھا... وقال الانسان مالھا۔ (ص ۴۹۶) زلزال: ۱، ۳

۱۴۔ منکم کی ضمیر کا متصوّ فانہ مرجع (ص ۴۹۹) ویسے تو منکم کا لفظ اور مقامات پر بھی آیا ہے لیکن نظم کے مندرجات کے لحاظ سے یہ لفظ نساء: ۵۹ سے ماخوذ ہے

۱۵۔ الصّلح خیر (ص ۵۲۸) نساء: ۱۲۸

نگارستان میں ایک نظم کا عنوان قرآنی الفاظ پر مبنی ہے:

۱۶۔ لاتخف انّک انت الاعلیٰ (ص ۱۷۴) طٰہٰ: ۶۸

چمنستان سے بھی تین (۳) مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

۱۷۔ انفاق فی سبیل اللّٰہ (ص۲۲) دو مختلف مقامات سے قرآنی الفاظ لیے گئے ہیں۔ اول الذکر لفظ انفاق بنی اسرائیل:۱۰۰ سے ماخوذ ہے اور ثانی الذکر جز و بقرہ:۱۵۴ تا مزمل:۲۰ یعنی کل ۴۵ مرتبہ آیا ہے۔

۱۸۔ نوید لا تقنطوا (ص۲۷) زمر:۵۳

۱۹۔ الیس اللّٰہ بکاف عبدہ (ص۴۷) زمر:۳۶

حبسیات سے چند مثالیں:

۲۰۔ لیس کمثلہ شی (ص۷) شوریٰ:۱۱

۲۱۔ صاحب قاب قوسین او ادنیٰ (ص۱۰) نجم:۹

۲۲۔ انسان کی آزادی کا اسلامی تصور، فطرت اللّٰہ الّتی فطر النّاس علیھا (ص۲۱) روم:۳۰

۲۳۔ یوم المستضعفین (ص۲۳) سورۂ نساء:۷۵، ۹۷، ۹۸ اور ۱۲۷

۲۴۔ حٰمٓ (ص۲۴) اس لفظ سے قرآن کریم کی سات (۷) سورتوں کا آغاز ہوتا ہے جو سورۂ غافر سے احقاف تک مسلسل آئی ہیں۔

۲۵۔ مضیٰ ما مضیٰ (ص۵۴) زمر:۹

۲۶۔ آیۃ الّیل (ص۸۳) بنی اسرائیل:۱۲

۲۷۔ اِنّک انت الاعلیٰ (ص۸۷) طٰہٰ:۶۸

۲۸۔ انّ اکرمکم عنداللّٰہ اتقکم (ص۹۲) حجرات:۱۳

۲۹۔ اصلیت۔ ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدّھر لم یکن شیئا مذکورا (ص۱۱۳) دہر:۱

ارمغانِ قادیان سے چند مثالیں:

۳۰۔ قادیان کا تھیٹر، قولِ فیصل۔ انّ تسخروا منّا فانّا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخذیہ ویحلّ علیہ عذاب مقیم (ص۲۲) ہود:۳۸-۳۹

۳۱۔ ذالک مبلّغھم من العلم (ص۳۰) نجم:۳۰

۳۲۔ انّ بعض الظنّ اثم (ص۳۱) حجرات:۱۲

۳۳۔ لیس کمثلہ شئٌ کی قادیانی شرح (ص۳۴) شوریٰ:۱۱

مکمل مصرعے یا مصرعے کے غالب حصے میں قرآنی الفاظ:

مولانا ظفر علی خان کی قادر الکلامی اور قرآن فہمی کا ثبوت ان اشعار سے بھی ملتا ہے جن میں پورے کا پورا مصرع ہی قرآنی الفاظ پر مشتمل ہے۔ مثلاً:

خادم حرمین شریفین، ص۲۵۳ (بہارستان)، بالترتیب شعراء:۱۹۰ اور ق:۳۱

غیب کی تائید ہے حصہ ترا
اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْن
فتح کی تیرے لیے آئی نوید
اُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْن

انفاق فی سبیل اللہ، ص۲۲ (چمنستان)، آل عمران:۹۲

سن لو جبریل امیںؑ کا یہ پیام
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

اگرچہ چھوٹی بحر میں بھی قرآنی آیت یا آیت کا کوئی جزو باندھنا آسان نہیں ہے لیکن لمبی بحر میں تو ایسا کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ مولانا اس مشکل سے بھی بآسانی گزرے ہیں۔

بچہ سقہ کی مسند نشینی، ص۲۲۹ (بہارستان)، بنی اسرائیل:۸۱

چُپ ہوئے پاپا، چل دیے پطرس، گُم ہوئے مرقس، مٹ گئے لُوقا
جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ، ص۷۳ (چمنستان)، حدید:۳

خدا کا نام لے کر مالوی جی بھی پکار اٹھیں
ھوالظّاھر ھوالباطن ھوالآخر ھوالاوّل

تاہم ضرورت شعری کے تحت مصرع ثانی کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ متعدد اشعار ایسے ہیں جن میں مکمل مصرع تو نہیں البتہ مصرعے کا غالب جزو الفاظ قرآنی پر مبنی ہے جو مولانا کی ہر دو زبان پر ماہرانہ عبور کی روشن دلیل ہے۔ پہلے بہارستان، مشمولہ: کلیّات سے مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

جشن میلادِ نبویؐ، ص۳۲ ذیل کے شعر میں اول الذّکر جزو بقرہ:۲۵۶ اور لقمان:۲۲ اور ثانی الذّکر جزو: آل عمران ۱۰۳ سے ماخوذ ہے

تمھارا عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہ
پھر اس رسی کو یارو تھام لیتے کیوں نہیں تم ہو

توکل، ص۵۷ (طلاق:۳)

وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِب پر

ہے ایماں تو کرلے توکّل کی خو بھی

نفیرِ اسلام، ص۱۰۲ (انفال:۶۰)

بحکم اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُم
بڑھے جس قدر اپنی طاقت بڑھاؤ

اسلامی یونیورسٹی، ص۴۲۳ (آل عمران:۹۲)

سمجھ لو لَنْ تَنَالُوْا لْبِرَّ حَتّیٰ تُنْفِقُوْا کو تم
کہ یہ ارشاد ہے قرآں کے اندر بے گماں آیا

سرمائیکل اوڈوائر کے احسانات، ص۴۵۰ (بقرہ:۲۱۶)

عسیٰ ان تکرهوا شیئاً کی تاویل
سجھاتے یوں ہیں قرآں کے اشارات

تصویرِ آرزو، ص۴۵۴ (نجم:۳۹)

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعیٰ کو بھول کر
آرزو میری بھی ہے کیسی بلا کی آرزو

اذا زلزلت الارض زلزالها... وقال الانسان مالها، ص۴۹۶۔ ذیل کے شعر کے مصرع اولیٰ میں کچھ تبدیل شدہ صورت میں اول الذکر قرآنی الفاظ بالترتیب سورۂ ہود:۱۰۷ اور بروج:۱۶ سے ماخوذ ہیں اور ثانی الذکر الفاظ سورۂ ص:۶ سے لیے گئے ہیں۔

فَعَّالُ مَا یُرِیْد ہیں مفعول مَنْ یُّرَاد
ہندوستاں میں غلبۂ عمّال ہو گیا

چند اچھوتی تشبیہیں، ص۵۱۹ (بنی اسرائیل:۱۱۱)

سورج سے بھی رخشندہ تر اک مطلع روشن کہوں
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً کہوں

تاریخ مولود مسعود سر کشن پرشاد مدار المہام سرکار آصفیہ، ص۵۷۶ (مریم:۶)

مجھے داد دی دل سے داوَر نے جب
میں اَجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا پکارا

نگارستان، مشمولہ: کلّیات سے امثال:

نغمۂ فارابی، ص۲۲ (لقمان:۱۹)

میٹھے نغموں پر جو غش ہوتا نہ خود ربّ قدیر
اَنکَرَ الْاَصْوَات کیوں ہوتی بھلا صَوْتُ الْحَمِیْر

صبح امید، ص ۱۰۷ (ہود:۴۲)

جس کا اللہ پر ایمان ہے اس کو یہ گروہ
اِنَّهُ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ کی سناتا ہے وعید

چمنستان، مشمولہ: کلّیات سے مثال:

سندیلہ، ص ۱۳۴ (مزّمل:۲)

نبیؐ کی طرح اٹھ اور اللہ سے مل
برمز قُمِ الَّیْلِ اِلَّا قَلِیْلًا

حبسیات، مشمولہ: کلّیات سے مثال:

مناجات، ص ۶ (نجم:۳۹)

دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو
کہ شرح لَیْسَ لِلْاِنْسَانَ اِلَّا مَا سَعٰی کردے

ارمغان قادیان، مشمولہ: کلّیات سے مثال:

تہذیب نو کے ابلقی جلوے، ص ۴۸ (لقمان:۱۹)

کان والو اَنکَرَ الْاَصْوَات ہے صَوْتُ الْحَمِیْر
گر یہ ڈھینچوں ڈھینچوں سُنی ہو تو جاؤ قادیاں

الفاظِ قرآنی بطور قوافی

ظفر علی خان سنگلاخ زمین میں عمدہ اشعار کہنے پر قدرت رکھتے ہیں۔''اور یہ قدرت زبان و بیان ہی ہے جو غیر متوازن الفاظ کو بھی شعر میں موزوں کر کے ان الفاظ کی کرختگی کو دور کر دیتی ہے''[۱۲] یقیناً بعض مقامات پر محسوس ہوتا ہے کہ مولانا نے محض ادق قافیے کو باندھنے کے لیے شعر کہنے کی مشقت اٹھائی ہے۔لیکن اس سے بہر حال مولانا کی زبان دانی کی مہارت کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔مشکل اور کڈھب قافیے انھوں نے صرف اردو ہی سے نہیں لیے بلکہ عربی، فارسی سے بھی جا بجا استفادہ کیا ہے۔اور کہیں کہیں مقامی زبانوں سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔یہ مطالعہ چوں کہ صرف قرآنی الفاظ تک ہی محدود ہے اس لیے ذیل میں ایسے اشعار درج کیے جاتے ہیں

جن میں الفاظِ قرآنی کو بطور قافیہ باندھا گیا ہے۔ ان امثال سے مولانا ظفر علی خان کا نہ صرف فن شاعری پر مکمل عبور ثابت ہوتا ہے بلکہ اس بات کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن پاک مولانا کے دل و دماغ پر معنوی اور لفظی ہر دو حیثیت سے کتنا حاوی ہے۔

بہارستان سے امثال درج ذیل ہیں:

نورِ حقیقت، ص ۱۳۷ اور رجعت منتظر کا انتظار، ص ۵۷ (نگارستان)

پھر اس نے کیا مغربی کشوروں میں
جدا نقش وَالَّیْــــل سے وَالْـــــضُّــــحـــیٰ کو

توکل، ص ۵۷، اس نظم کے آٹھ (۸) میں سے پانچ (۵) اشعار میں قرآنی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور ان پانچ میں سے چار الفاظ بطور قافیہ نظم کیے گئے ہیں۔

ہے از بر کُــلُــوْا بھی تجھے وَاشْــرَبُــوْا بھی
کبھی یاد آیا ہے لَاتُسْــرِفُــوْا بھی
جہاں غل مچاتا ہے فَــلْــیَــعْــبُــدُوْا کا
لگا ایک تو نعرۂ جَــاهِــدُوْا بھی
یہ مانا کہ ہے بے پنہ عدل اس کا
مگر شان رحمت ہے لَاتَــقْــنَــطُــوْا بھی

مغربی تہذیب کے پتلے، ص ۱۵۷

جیئیں گے کب تک آخر بال میں یہ ناچنے والے
چھڑا ہے قاف سے تا قاف آہنگ اِذَا مِتْــنَــا

ترک اور اطالوی، ص ۱۶۴

گھمنڈ اپنے جہازوں پر ہے جس کو
سبق بھولا ہے جو اَیْــنَ الْــمَــفَــر کا

حضور نظام کی مساوات پسندی، ص ۱۹۳، تین اشعار کے قوافی قرآن سے ماخوذ ہیں۔

شب معراج وہ شب ہے کہ کھولے ربّ اکبر نے
رسول اللہ پر اسرار خلوت گاہِ اَوْ اَدْنــــیٰ
اسی دن مکہ مسجد میں جب اگلے دن نظام آئے
تو قدوسی پکار اٹھے کہ سُبْــحَــانَ الَّــذِیْ اَسْــریٰ

کسی کو گر کسی پر کچھ فضیلت ہے تو اتنی ہے
کہ عند اللہ اکرم ہیں وہی جو ہم میں ہیں اتقیٰ

اسی نظم کا ایک اور شعر کلّیات میں نہیں ہے تاہم بہارستان کی دیگر اشاعتوں میں درج ہے۔

یہ وہ شب ہے کہ مسلم کو ملی دنیا بھی اور دیں بھی
وہ تعبیر فَتَرضیٰ اور یہ تفسیر مِنَ الْاُوْلیٰ

اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں کی شریعت نوازی، ص ۱۹۵

کس قدر ہم پر ہے حق اس شاہِ حق آگاہ کا
جو سبق ہم کو پڑھائے وَاسْجُدُوْا لِلّٰہ کا

بچہ سقّہ کی مسند نشینی، ص ۲۲۹، لوقا کا قافیہ زھوقا باندھنا مولانا ہی کا حصہ ہے

چُپ ہوئے پاپا، چل دیے پطرس، گُم ہوئے مرقس، مٹ گئے لُوقا
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

خادم حرمین الشریفین، ص ۲۵۳

غیب کی تائید ہے حصہ ترا
اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْن
فتح کی تیرے لیے آئی نوید
اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْن

ڈھگے اور گاؤ دی، ص ۳۹۰

جن کا عقیدہ ہے کہ لیا جان بُل نے چھین
وہ قرب جو خدا کو ہے حَبْلُ الْوَرِيْد سے

انجمن اصلاح تمدن حیدر آباد دکن، ص ۴۱۴

کچھ نہ ہم سمجھے کہ کیا ہیں معنیٔ لَاتُسْرِفُوْا
سرورق اپنی حکایت کا تَغَابُن چاہیے

تصویر آرزو، ص ۴۵۴

آنکھ مَازَاغَ الْبَصَر کے سرمہ سے بیگانہ ہو
حیف ہے پھر بھی ہوا اس کو مَاطَغیٰ کی آرزو

رزم گاہ صحافت، محاذ لاہور۔ ستارۂ صبح اور اس کے حریف و حلیف، ص ۴۴۵

وَالْعَصْر کا سبق انھیں از بر ہے آج کل
ٹوٹے میں آ گئے بھول گئے اللّٰہُ الصَّمَد

لاتقنطوا من رحمة الله، تضمین بر غزل حافظ، ص ۴۶۷، شعر کے دونوں مصرعوں میں قرآنی الفاظ کو بطور قوافی باندھا گیا ہے۔

تیری گردن پر ہے تیغ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِید
نَحْنُ اَقْرَب بھی ہے لیکن حافظ حَبْلُ الْوَرِید

کلوا تا گلو، فی البدیہہ، ص ۴۹۹

خمستانِ وحدت سے ساقیِ یثربؐ
پلا دے مجھے بادہ لَاتَقْنَطُوْا کا

چند اچھوتی تشبیہیں، ص ۵۱۹، روشن کا قافیہ دیکھیے

سورج سے بھی رخشندہ تر اک مطلع روشن کہوں
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً کہوں

نگارستان سے مثالیں درج ذیل ہیں:

حجّت حق کا اتمام، ص ۱۵

اصحاب فیل ارض حرم سے ہوئے فرار
ہر کنکری حجارۂ سجّیل ہو گئی

نغمۂ فارابی، ص ۲۱

مسجدوں میں غلغلہ ہے رَتِّلِ الْقُرْآن کا
شور افسانوں میں ہے داؤد کے الحان کا
بیٹھے نغموں پر جو غش ہوتا نہ خود ربِّ قدیر
اَنْکَرَ الْاَصْوَات کیوں ہوتی بھلا صَوْتُ الْحَمِیْر

زلزلۂ بہار، ص ۱۲۶

ہے لرزہ براندام ہمالہ کی ترائی
ہے فرش زمیں در گرد بطش شدید آج

مظلوم کی فریاد سنی اس کے خدا نے

کٹنے کو ستم گار کی ہے حبـــــل وریـــــد آج

جیش نیلی پوشان جالندھر، ص ۱۵۶

خدا وہ دن کرے حکمت کے چرچے ہوں مدارس میں
مساجد میں ہو شغل رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا

لاتخف انک انت الاعلیٰ، ص ۱۷۵

کیوں نہ اس کے حوصلے آکر بڑھائے جبرئیل
کیوں نہ پہنچے عرش سے اس کو نوید لاتَخف

چمنستان سے امثال:

انفاق فی سبیل اللہ، ص ۲۲

نعرۂ اللہ اکبر ہو بلند
اور زبانوں پر ہو وردِ جَاهِدُوْا
سن لو جبریل امیں کا یہ پیام
لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

ایک عالم دین کی رسم عروسی، ص ۳۶

مد بھری راتوں کی تنہائی یہاں دیتی ہے درس
جاہلوں اور عالموں کو وَانْكِحُوْا مَا طَابَ کا

میزانیۂ پنجاب، ص ۷۷

خدا کا نام لے کر مالوی جی بھی پکار اٹھیں
هو الظّاهر هو الباطن هو الآخر هو الاوّل

کانگریس اور مسلم لیگ کی انتخابی جنگ، ص ۱۰۱

اس طرف ہاتھوں میں ہے جھنڈا ترنگا اوم کا
اور فضا میں اڑ رہا ہے پرچم خَتَمَ ادھر

وقت امتحان، ص ۱۰۷

عہد الست کا یہ راگ سن لے مرے رباب سے
نغمہ اگر سنا نہ ہو عَلَّمَهُ الْبَيَانَ کا

انبالہ، ص ۱۲۸

غیر از خدا کسی سے مدد مانگتے نہیں
مل کر پکارتے ہیں کہ اِیَّـــاکَ نَسْتَـعِیْـن

سندیلہ، ص ۱۳۴

گیا بھول تو کب سے اپنے خدا کو
ترا فرض تھا فَـــاتَّـــخِـــذْہُ وکیـــلا
نبی کی طرح اٹھ اور اللہ سے مل
برمزِ قُــمِ الَّیْــلِ اِلَّا قَــلِیْــلَا

اسلام کا رخشندہ نظام، ص ۱۵۶

بوبکرؓ بادۂ مَــعَــنَــا کے قرابہ کش
لذّت شناس مائدۂ ھَــلْ اَتـــیٰ علیؓ

فتح مبین، ص ۱۸۱

موحّد ہوں مجھے نسبت ہے ابراہیمؑ آزر سے
سبق جس نے پڑھایا لَا اُحِـبُّ الْاٰفِـلِیْـن کا ہے

حبسیات سے امثال:

مناجات، ص ۲

دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو
کہ شرح لَیْــسَ لِلْاِنْسَــانِ اِلَّا مَــا سَعٰــی کر دے

رسمِ ادب، ص ۱۵

یہ ادب کی شرط تھی بزم میں کہ وہ سر اٹھا کے گہِ صلا
جو کہے اَلَسْــتُ بِــرَبِّــکُم تو میں سر جھکا کے کہوں بَـلٰـی
نگہِ کرم تری کس لیے ہے ستم زدوں سے پھری ہوئی
ہم اسی کے ہیں ترے لطف نے جسے دی نوید وَمَــا قَــلٰـی

ختم، ص ۲۶

ہم کفر کی شب خوں سے ڈرے ہیں نہ ڈریں گے

بڑھتے ہیں جو کفار تو ہم پڑھتے ہیں حٰـــــــــــــــم

آیۃ الّیل، ص۷۴

مجھے یاد آئی قرآں کی عبارت
پڑھا میں نے مَــــحَـــــوْنَـــــا آیۃَ الَّیـــــل

سیاسیات عالیہ، ص۹۳

بسکہ تھا تثلیث عنواں دین قسطنطین کا
پڑھ گیا آ کر سبق انگورہ میں وَالتِّیـــــــــــــــــن کا

زہر اور اس کا تریاق، ص۹۹

خروش کفر تھم سکتا نہیں گر دیں کے حلقوں میں
سرودِ رَتِّـــلِ الْــــقُـــرْآنَ تَــــرْتِیْلاً نہیں ہوگا

اصلیت، هل اتیٰ علی الانسان حین من الدّهر لم یکن شیئاً مذکورا، ص۱۱۴

لیکن اے صورت گر بت خانۂ تہذیب نو
کچھ تجھے یاد اپنی شان لَـــمْ یَـــکُـــنْ شَیْـــئـــاً بھی ہے

منیم جی، ص۱۲۸

ہے اس عقیدے پہ ہند قائم کہ رام بھی ہے رحیم بھی ہے
ادھر الف واؤ میم بھی ہے ادھر الٓـــــــــــمّٓ بھی ہے

ارمغان قادیان سے دو مثالیں درج ذیل ہیں:

شرح تفصیر، ص۴۹

باپ لندن، شملہ بیٹا ، قادیاں روح القدس
اے مسلمانو! یہی تفسیر ہے وَالتِّیـــــــــــــــن کی

منکر ختم نبوت کا حشر، ص۶۷

منکر ختم نبوّت کے مقدر میں ہے درج
ذلت وخواری ورسوائی الـــــیٰ یَـــوْمَ التَّـــنَـــاد

ماحصل:

مولانا ظفر علی خان کے مندرجہ بالا اشعار میں قرآنی الفاظ وتراکیب کے استعمال سے ان اشعار کی شعریت اور حسن کس

قدر مجروح ہوا ہے اس کا جائزہ لینے سے پہلے ایک بات پیش نظر رہنی چاہیے وہ یہ کہ اگر چہ مولانا ایک قادر الکلام اور زود گو شاعر تھے تاہم شاعری ان کے لیے مقصود بالذّات نہیں تھی۔ وہ اس سے ملک وقوم اور خصوصاً مسلمانوں کی اصلاح کا کام لینا چاہتے تھے۔ ان کی دینی اور ملّی حمیت اتنی بڑھی ہوئی تھی اور قرآن پاک سے وابستگی اور شیفتگی کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے اشعار میں الفاظ قرآنی استعمال کرتے وقت شعری لطافت کو بآسانی قربان کر سکتے تھے۔ ان کا بلند آہنگ اور گھن گرج سے بھر پور لہجہ نزاکت اور دھیمے پن کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا اسی لیے محولہ بالا اشعار میں ایسے اشعار کی کمی نہیں جن میں اقتباسات قرآنی کی شمولیت سے شعری نزاکت بہر حال متاثر ہوئی ہے۔ اور بعض مقامات پر ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ مولانا نے صرف الفاظ قرآنی کی شمولیت کی خاطر شعر کہے ہیں محض شاعری مد نظر نہیں ہے۔ نیز بعض مقامات پر بندش کی سستی بھی نمایاں طور سے دکھائی دیتی ہے۔ کئی مرتبہ انھوں نے رعایت شعری کا سہارا لے کر قرآنی الفاظ کے مروّجہ تلفظ میں ترمیم وتخفیف کی ہے اور کہیں ضرورت شعری کے تحت الفاظ میں تقدیم وتاخیر بھی کر دی گئی ہے۔ ایسے بعض اشعار درج ذیل ہیں جن میں شعری حسن کی کمی تو ہے مگر مولانا ظفر علی خان کا تبلیغی اور اصلاحی نقطۂ نظر حاوی ہے۔ بنظرِ احتیاط ان اشعار سے صرف نظر کیا گیا ہے جن میں پورا مصرع یا مصرعے کا جزوِ غالب قرآنی الفاظ وتراکیب پر مشتمل ہے۔ کیوں کہ اس قبیل کے اشعار کو مروّجہ تنقید کے پیمانوں پر پرکھنا مناسب نہیں۔ البتہ ایسے اشعار کو منتخب کیا گیا ہے جن میں غالب حصہ قرآنی الفاظ پر مشتمل نہیں ہے۔ اور جن میں ایک یا زائد الفاظ قرآنی کو نظم کرنے سے شعری لطافت بہر حال کسی نہ کسی درجے میں مجروح ضرور ہوئی ہے۔ مثلاً:

نَاشِئَۃَ الّیل آج سے دے گا میری روح کو نشو و نما
اَقْوَمُ قِیْلا آج سے ہوگا میری اقامت کا معمول

مجلس کے آداب میں باقی عہد کہن کا رنگ نہیں
اب نہ وہ انداز ھِیَ اَحْسَن اور نہ وہ طرز قال اقول

پھر گئی آنکھ میں فردوس بریں کی تصویر
ظِلٍّ مَّمْدُوْد میں تھا جلوۂ سِدْرٍ مَّخْضُوْد

جھوم کے پی رہا ہوں میں جام مُتِمُّ نُوْرِہٖ
گھوم رہا ہے جام میں نشّۂ بادۂ حجاز

دعوتِ داع ہوگئی درگرِ اِذَا دَعَانِ
یا کہ ہے خوابِ ناز میں چشم سیاہ نیم باز

سرمایہ ہے خون شہداء روزِ ازل سے
منشور ہے بَــلْ اَحْیَــاء کے عنوان جلی کا

کہہ دو انھیں سنا کے لَیَسْتَــخْــلِــفَــنَّهُــم
تقدیر کا نشان مٹایا نہ جائے گا

غافل ہے فَــرَقْــنَــا بِــکُــمُ الْبَــحْــر سے فرعون
یا رب یہ ندا موسیٰ عمران کو مبارک

کسی کے حصہ میں انعام اَنْــزَلْــنَــا الْــحَــدِیْــد آیا
کسی کے حق میں مثــواہ جھّــنــم کی وعید آئی

جب اڑائی رَتِّــلِ الْــقُــرْآنَ تَــرْتِیْلًا کی تان
جبرئیلی ساز تھا گت بھی سریلی ہو گی

کر جا کے تُــرْهِبُــوْنَ بِــهٖ کا علم بلند
دیں کا جو ہو حلیف ملا اس کو اپنے ساتھ

وَانْــکِــحُــوْا مَــا طَــابَ سے کرتے ہیں جو مسلم ابا
کیوں نہ وہ پیٹر کے یا ولیم کے گھر پیدا ہوئے

ہو ناظرین کے لیے سرمایۂ سرور
صَــفْــرَاءُ لَّــوْنُهَــا کی جھلک ہند کو دکھائے

سجدہ ٹوپی کو نہ کیجیے اور اس کے ساتھ ساتھ

درس حَبۡلُ مِّنۡ مَسَد کا پڑھیے فرفر آپ بھی

بٹھایا اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ کی مسند پر امّت کو
مسلمانوں کے سر پر اس نے رکھا تاج دارائی

حکم فَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ کا ساری دنیا کو سنا
ہاتھ میں لے کر یہ فرمان قضا جریان اٹھ

جلوے سمیٹ معرفت کردگار کے
آوازۂ دَنٰی فَتَدَلّٰی بلند کر

اِنۡ ھُوَ اِلّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی جس کی شان میں آیا ہے
رحمت عالمؐ ہو کے اک امّیؐ اس مکتوب کو لایا ہے

اگر اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَاللّٰہِ الۡاِسۡلَام آج بھی سچ ہو
تو پھر اسلام پر آفت یہ لائی جا رہی کیوں ہے

سکھایا جا رہا ہے نکتہ اُوۡذُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِی کا
حق آگاہان امّت پا بجو لاں ہوتے جاتے ہیں

یاد کر بھولا ہوا اَلرُّجۡزُ فَاھۡجُرۡ کا سبق
شرک کی رسموں سے باز آ کفر کی ریتوں کو چھوڑ

فَاتَّبِعۡہ کی انگیٹھی گرم ہے
آگ اس کی آپ لیتے تاپ ہیں

ایسی مثالیں اور بھی ہیں، مندرجہ بالا اشعار صرف وہی شخص درست پڑھ سکتا ہے جس نے قرآن پاک اچھی طرح پڑھا ہو۔ ایک عام اردو دان کے لیے معانی و مفاہیم تو ایک طرف ان اشعار کی قرأت بھی مشکل ہے۔ لہٰذا خالص فنی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ اشعار شعریت کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ لیکن اگر شاعری صرف فن نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے اور اگر شاعری کا کوئی مقصدی پہلو بھی ہو سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ بلند تر مقاصد کی خاطر شعری نزاکتوں کی قربانی برداشت نہ کی جا سکے۔ کیوں کہ مولانا ظفر علی خان کی شاعری بلکہ زندگی کا اوّل و آخر مقصد مسلمانانِ ہند کے دینی اور ملّی تشخّص کا دفاع تھا۔ اور یہ مقصد کوئی معمولی مقصد نہیں ہے۔

بایں ہمہ مولانا کے ہاں ایسے اشعار کی بھی کمی نہیں جن میں الفاظ قرآنی کو پوری فنی مہارت سے سمویا گیا ہے۔ ذیل میں ایسے بعض اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔ کہیں کہیں رعایت لفظی سے بھی کام لیا گیا ہے۔

ہے ازبر کُلُوْا بھی تجھے وَاشْرَبُوْا بھی
کبھی یاد آیا ہے لَاتُسْرِفُوْا بھی

ماہ و انجم نے سر راہ بچھادیں آنکھیں
کیونکہ ہے ناقۂ اَسْریٰ کا سفر آج کی رات

حشر کے دن جن کو ملتا آب حَمِیْم
تو نے پلوایا انھیں شراب سلسبیل

اگر ہم آزاد ہیں تو جنّت غلام اغیار ہیں تو دوزخ
یہ جاں سے پیارا وطن ہمارا بہشت بھی ہے حَمِیْم بھی ہے

دیتے ہیں قرار آپ نصاریٰ کو اُولِی الْاَمْر
فرمودۂ شاہِ دوسراؐ اور ہی کچھ ہے

گھمنڈ اپنے جہازوں پر ہے جس کو
سبق بھولا ہے جو اَیْنَ الْمَفَر کا

شبِ معراج وہ شب ہے کہ کھولے ربّ اکبر نے
رسول اللہؐ پر اسرارِ خلوت گاہِ اَوْ اَدْنـــــــــــــــیٰ

خمستان وحدت سے ساقیِ یثربؐ
پلا دے مجھے بادہ لَاتَـــــقْـــــنَـــــطُـــــوْا کا

خدا شرمائے ایسے حسن ظن کو
جو حَبْـــــلُ الـــــلّٰـــــہ سمجھے سنگھٹن کو

جب محمدؐ کو ملا پیغام اَکْـــــمَـــــلْـــــتُ لَـــــکُـــــم
گل ہمیشہ کے لیے شمعِ رسالت ہوگئی

مظلوم کی فریاد سنی اس کے خدا نے
کٹنے کو ستم گار کی ہے حبـــــــــل وریـــــــــد آج

کیوں نہ اس کے حوصلے آکر بڑھائے جبرئیل
کیوں نہ پہنچے عرش سے اس کو نوید لَاتَـــــــــــــخَف

کافر بھی مومنوں کے اُوْلِـــــــــی الْاَمْـــــــــر بن گئے
کل تک جو تھا حرام ہوا آج سے حلال

تفسیر سمجھنی ہو اگر کُـــــنْ فَیَـــــکُـــــوْن کی
تاثیر دعا ہائے شہ کون و مکاںؐ دیکھ

باپ لندن، شملہ بیٹا، قادیاں روح القدس

اے مسلمانو! یہی تفسیر ہے وَالتِّیـــــــــن کی

پھر اس نے کیا مغربی کشوروں میں
جدا نقش وَالَّیـــل سے وَالـــضُّـــحیٰ کو

آنکھ مَـــازَاغَ الْبَـــصَـــر کے سرمہ سے بیگانہ ہو
حیف ہے پھر بھی ہو اس کو مَـــاطَـــغـــیٰ کی آرزو

ان کے ماحول کو لاحول سے دیجے تشبیہ
کہ ہوا پاس پھٹکتے ہی فَـــفِـــرُّوْا شیطان

یہ ادب کی شرط تھی بزم میں کہ وہ سر اٹھا کے گہِ صلا
جو کہے اَلَسْـــتُ بِـــرَبِّـــکُم تو میں سر جھکا کے کہوں بَـــلٰـــی

پہلا سبق ملا ہے الـــــــــــمٓ کا
پھر کیا ضرور ہے کہ میں شرح الم کروں

وغیرہ۔

بلاشبہ مولانا ظفر علی خان کی شاعری کا بیشتر حصہ ہنگامی اور وقتی موضوعات پر مشتمل ہے لیکن ان کا شعری سرمایہ ''تاریخ آزادی کی دستاویز ہے جو منظوم یاداشت کی صورت میں محفوظ ہے''۔[۱۳] ان کا دینی پس منظر، قرآن اور صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی وابستگی کی جھلکیاں ان کی شاعری میں قدم قدم پر نظر آتی ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق کم از کم اردو کی حد تک مولانا ظفر علی خان سے زیادہ اقتباسات قرآنی کو شاید ہی کسی شاعر نے نظم کیا ہو۔ جہاں تک اقبال کا تعلق ہے بلاشبہ مولانا اُن کے شاعرانہ مقام و مرتبے کو نہیں پہنچتے اور قرآن پاک کے معنوی اثرات اقبال کے کلام پر بہت زیادہ نظر آتے ہیں۔ جس کی پوری تفصیل ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے اپنی کتاب ''اقبال اور قرآن'' میں بیان کی ہے۔ (اگر چہ مولانا ظفر علی خان کے کلام کا جائزہ لینے کے بعد اب یہ بات بھی تحقیق طلب ہے)۔ تاہم لفظی اثرات کے لحاظ سے اقبال، مولانا ظفر علی خان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

زیر نظر مقالے میں مولانا ظفر علی خان کی اردو شاعری میں لفظیات قرآن سے راست استفادے کا ایک محدود سطح پر جائزہ لیا گیا ہے اور زیادہ توجہ قرآنی اقتباسات کے حامل اشعار کو اجاگر کرنے پر دی گئی ہے۔ تاہم مولانا کی شاعری کے مطالعے سے

اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی شاعری پر کئی جہتوں میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔[۱۴۲] مثلاً ان کی شاعری پر قرآن پاک کے معنوی اثرات کا جائزہ لیا جا سکتا ہے نیز عروضی مطالعہ بھی دلچسپی کا حامل ہوگا۔ مولانا کا عشق رسول ﷺ اس بات کا متقاضی ہے کہ ان کی شاعری کو اس پہلو سے بھی دیکھا جائے کہ خالص نعت کے علاوہ ان کی ملّی، قومی، سیاسی اور صحافتی قسم کی شاعری میں بھی نعتیہ عناصر اردو کے کسی بھی ملّی شاعر سے زیادہ تعداد میں ملتے ہیں۔ اسی طرح شدّھی، سنگھٹن اور فتنہ قادیانیت کے خلاف غالباً مولانا سے زیادہ کسی شاعر نے قلمی جہاد نہیں کیا۔ اسے بھی موضوع بحث بنایا جا سکتا ہے۔ نیز مولانا ظفر علی خان کے کلام میں بے شمار شخصیات، مقامات، تحریکات اور نظریات کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان میں بہت سے ایسے ہیں جو غیر معروف ہیں، اس پہلو پر بھی توجہ دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ خود مولانا کے نظریات تغیّر و تبدّل کے عمل سے گزرے۔ اس پر بھی قلم اٹھایا جا سکتا ہے۔

سب سے زیادہ مولانا کے کلام کی مکمل اور ممکنہ طور پر صحیح تدوین کی ضرورت ہے تا کہ منظومات اور اشعار کی تکرار سے بچا جا سکے۔ اور اس ضمن میں سب سے بڑی ادبی خدمت مولانا کے کلّیات میں حواشی کا اضافہ اور اشاریے کا اہتمام ہے جس کی طرف جلد اور خصوصی توجہ مطلوب ہے۔

حواشی

۱۔ محمد عبدالمقیت شاکر علیمی نے اس کی نہایت عمدہ تفصیل پیش کی ہے۔ ملاحظہ ہو'' اردو شاعری میں قرآن وحدیث کے اقتباسات''، مشمولہ: معیار، اسلام آباد، جولائی۔ دسمبر ۲۰۰۹ء، جلد ا شمارہ ۲۔

۲۔ مرتب، فواد عبدالباقی، البتہ قرآنی آیات کی جانچ احتیاطاً حافظ قاری پروفیسر حسن عامر صاحب سے بھی کرائی گئی ہے۔

۳۔ حالی، ''کلیاتِ حالی''، ص۳۲۲۔۳۲۳

۴۔ شورش کاشمیری، ''ظفر علی خان''، ص ۱۲۲

۵۔ ایضاً ص ۱۹۱

۶۔ ذوالفقار، ''ظفر علی خان، ادیب و شاعر''، ص ۲۱۶

۷۔ زیدی، ''مولانا ظفر علی خان بحیثیت شاعر''، ص ۱۸۴

۸۔ عطا، ''مولانا ظفر علی خان''، ص ۲۲

۹۔ ایضاً

۱۰۔ نسیم سوہدروی، ''مولانا ظفر علی خان اور ان کا عہد''، ص ۱۶

۱۱۔ مرتب، زاہد علی خان

۱۲۔ زیدی، محولہ بالا، ص ۱۹۴

۱۳۔ ذوالفقار، محولہ بالا، ص ۶۲

۱۴۔ بعض اچھے مطالعے ہوئے ہیں، جن سے اس مقالے میں بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تفصیل کتب فہرست اسناد محولہ میں ملاحظہ کیجیے۔

فہرستِ اسنادِ محولہ

حالی، الطاف حسین، مولانا، ۱۹۶۸ء، ''کلّیاتِ حالی''، مرتب، ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی مجلس ترقی ادب، لاہور، بار اول۔

خان، ظفر علی، دیکھیے: ظفر علی خان۔

ذوالفقار، غلام حسین، ڈاکٹر، ۱۹۶۷ء، ''ظفر علی خان، ادیب و شاعر''، مکتبہ خیابانِ ادب، لاہور زیدی، نظیر حسنین، پروفیسر ڈاکٹر، ۸۰۔۱۹۷۹ء، ''مولانا ظفر علی خان، بحیثیت شاعر''، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی۔

سوہدروی، عنایت اللہ نسیم، دیکھیے: نسیم سوہدروی، عنایت اللہ۔

شورش کاشمیری، ۱۹۵۷ء، ''ظفر علی خان''، مطبوعات چٹان، لاہور، بار اول۔

ظفر علی خان، ۲۰۰۷ء، ''کلّیاتِ ظفر علی خان''، مرتب، زاہد علی خان، مولانا ظفر علی خان ٹرسٹ، لاہور۔

عبدالباقی، محمد فواد، ۲۰۰۴ء، ''المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الكريم''، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی۔

عطا، محمد اشرف خاں (مرتب)، ۱۹۶۲ء، ''مولانا ظفر علی خان''، مکتبہ کارواں، لاہور۔

علیمی، محمد عبدالمقیت شاکر، ۲۰۰۹ء، ''اردو شاعری میں قرآن وحدیث کے اقتباسات''، مشمولہ: معیار، اسلام آباد، جولائی۔ دسمبر، جلد ا، شمارہ ۲۔

کاشمیری، شورش، دیکھیے: شورش کاشمیری۔

نسیم سوہدروی، عنایت اللہ، ۱۹۸۲ء، ''ظفر علی خان اور ان کا عہد''، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور، بار اول۔